عمران سیریز

فائنل گیم

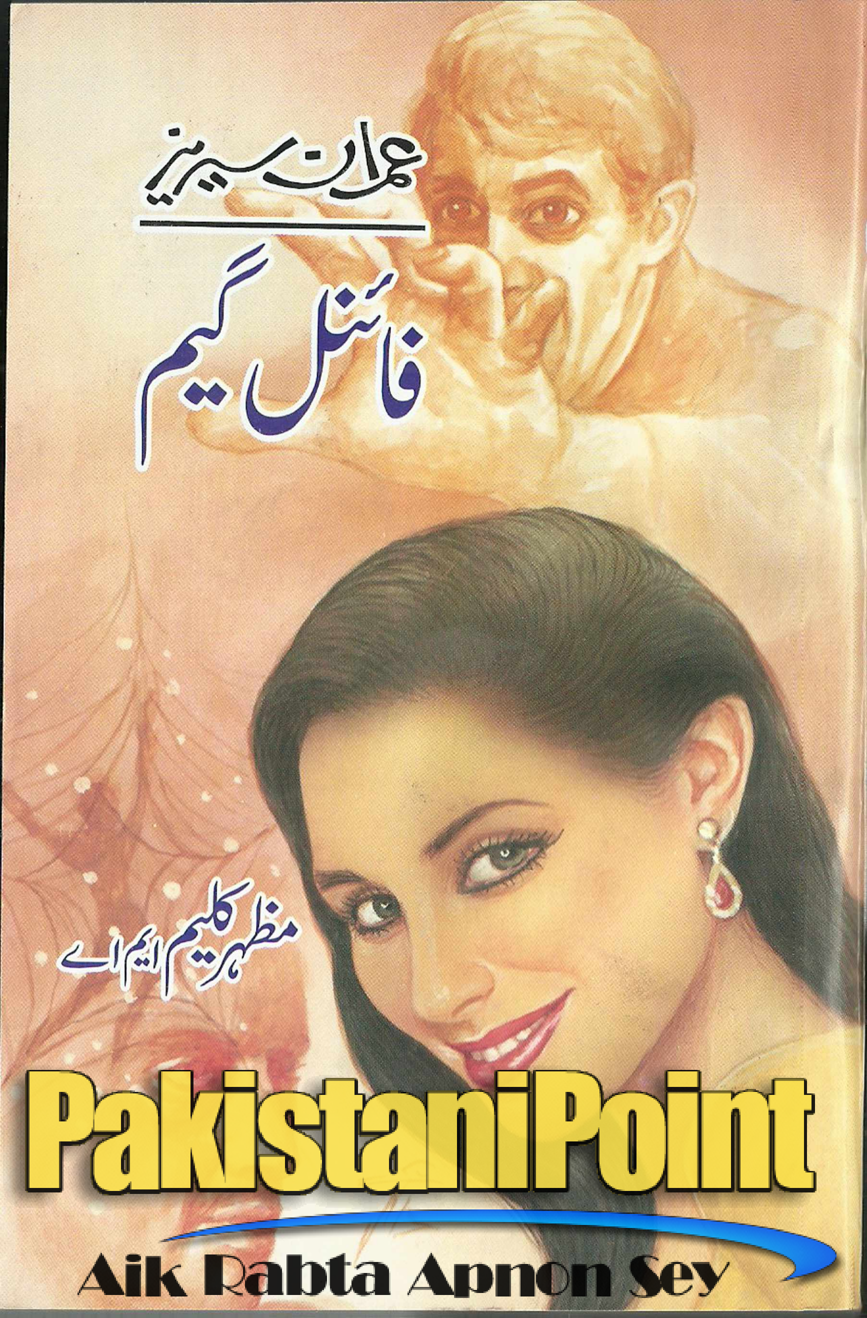

مظہر کلیم ایم اے

PakistaniPoint
Aik Rabta Apnon Sey

عمران سیریز

فائنل گیم

حصہ دوم

مظہر کلیم ایم اے

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

جملہ حقوق دائمی بحق ناشران محفوظ ہیں

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں، بعض نام بطور استعارہ ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
---------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
کمپوزنگ، ایڈیٹنگ محمد اسلم انصاری
طابع ------ شہکار سعیدی پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 175/-

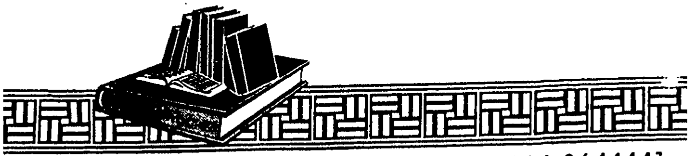

Mob 0333-6106573 0336-3644440 0336-3644441
Phone 061-4018666

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ میرے نئے ناول 'فائنل گیم' کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ناول کی کہانی اور اس کا ٹیمپو جس عروج کی طرف بڑھ رہا ہے مجھے یقین ہے کہ اسے پڑھنے کے لئے آپ یقیناً انتہائی حد تک بے چین ہو رہے ہوں گے لیکن ناول پڑھنے سے پہلے ایک خط پڑھ لیں جو دلچسپی کے لحاظ سے کسی بھی طرح کم نہیں ہے۔

ڈیرہ اسماعیل خان سے محمد عباس اور ان کے دوست لکھتے ہیں۔ آپ کے ناولوں میں ملک کی فلاح و بہبود کے ساتھ، حب الوطنی، انتہائی حد تک اعلیٰ کردار سازی کا درس دیا جاتا ہے جس سے اس ملک کی نوجوان نسل کی درست میں اور صحیح رہنمائی ہو رہی ہے۔ اس کے لئے میں آپ کو تہہ دل سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ البتہ آپ کے ناولوں میں مزاح کافی کم ہو گیا ہے۔ عمران اب پہلے سے کہیں زیادہ تیز اور ذہین ہو گیا ہے اور اپنی انہی صلاحیتوں کو بروکار لاکر وہ مجرموں کی گردنیں پکڑنے میں کامیاب ہو جاتا ہے لیکن اس کی بھاگ دوڑ، ہنسی مذاق کی باتیں اور دشمنوں کے خلاف عملی جدوجہد بہت کم نظر آتی ہیں۔ امید ہے آپ اس پر ضرور توجہ دیں گے۔

محترم محمد عباس صاحب۔ میں آپ کا اور آپ کے تمام دوستوں

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو میرے ناول پسند کرتے ہیں۔ آپ نے جس خلوص اور محبت سے خط لکھا ہے اس کے لئے میں دلی طور پر آپ کا ممنون ہوں۔ آپ کے کہنے کے مطابق ناولوں میں آپ کو ایکشن اور مزاح کم نظر آتا ہے تو ایسی بات نہیں ہے۔ ناول اپنے مخصوص ٹیمپو میں آگے بڑھتے ہیں اور جہاں مزاح کی ضرورت ہے مزاح ہوتا ہے اور جہاں ایکشن کی ضرورت ہوتی ہے وہاں ایکشن کی بھی کمی نہیں ہوتی۔ بے شمار دشمنوں، مجرموں اور غیر ملکی ایجنسیوں کے ساتھ مجرم تنظیموں سے ٹکراتے ہوئے عمران ان کی نفسیات اور ان کے کام کرنے کے مخصوص انداز کو سمجھ چکا ہے۔ اس کے سامنے جب بھی کوئی نئی تنظیم، نیا مجرم یا کوئی ایجنٹ آتا ہے تو وہ اس کی نفسیات کے مطابق اسے ڈیل کرتا ہے اور اس کا مقصد محض مجرم کو ہی ختم کرنا نہیں ہوتا وہ اس کے جرم کو بھی جڑ سے ختم کرنے کی کوشش کرتا ہے جس سے ملک کی سلامتی اور بقاء کو خطرہ ہو۔

اگر اس سازش کا تار و پود بکھیرنے کے لئے عمران کو سنجیدہ ہونا پڑتا ہے یا جسمانی فائٹ سے زیادہ ذہنی فائٹ کرنی پڑتی ہے تو یہ اس کی ذہانت ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

چارلس کا چہرہ بری طرح بجھا ہوا تھا۔ اب تک کہیں سے بھی کوئی مثبت رپورٹ نہ مل رہی تھی۔ کارل بھی ان مقامی افراد کو پراگ ویلی میں چھوڑ کر واپس آ گیا تھا۔

”کیا واقعی میرا اندازہ غلط ہے۔ اگر ایسا ہے تو چیف تو مجھے کچا چبا جائے گا“...... چارلس نے اٹھ کر خیمے میں ادھر ادھر ٹہلتے ہوئے بڑبڑانا شروع کر دیا۔ لیکن پھر ٹہلتے ٹہلتے اچانک وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔ ایک لمحے کے لئے وہ اس طرح ساکت کھڑا رہا۔ جیسے اچانک اسے کسی نے جادو کی چھڑی گھما کر مجسمے میں تبدیل کر دیا ہو مگر دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے دوڑتا ہوا ٹرانسمیٹر کی طرف بڑھ گیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ مجھ سے بڑی حماقت ہوئی ہے اوہ یہ عمران واقعی دنیا کا سب سے بڑا دھوکہ باز ہے۔ کاش مجھے اس بات کا پہلے خیال آ جاتا۔ اوہ، اوہ“...... چارلس نے جلدی جلدی سے ٹرانسمیٹر پر

فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ یکلخت چونک کر ایک بار پھر اچھلا اور پھر تیزی سے بھاگتا ہوا خیمے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا کیونکہ اس کے دونوں ماتحت خیمے سے باہر تھے۔ چارلس نے خود ہی انہیں باہر کھڑے ہونے کا کہا تھا۔

”کارل۔ ادھر آؤ جلدی“...... دروازے پر پڑا پردہ ہٹا کر چارلس نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

”یس باس۔ باہر سے کارل کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے کارل بوکھلائے ہوئے انداز میں اندر داخل ہوا۔

”کارل، چیف کہاں ہیں“...... چارلس نے تیز لہجے میں پوچھا۔

”وہ تو شاید دارالحکومت چلے گئے ہیں“...... کارل نے جواب دیا۔

”ہونہہ۔ کارل کیا تم نے اس مائیکل کی قدوقامت کو غور سے دیکھا تھا“...... چارلس نے تیز لہجے میں کہا۔

”نو باس میں نے تو کچھ خاص غور نہیں کیا تھا“...... کارل نے فوراً کہا۔

”میں نے ایک سپیشل مخبر ایجنسی سے عمران کی مکمل تفصیلات حاصل کی تھیں۔ عمران اور مائیکل کی قدوقامت میں کوئی فرق نہیں تھا“...... چارلس نے تیز لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ مگر میں نے تو غور نہیں کیا تھا“...... کارل نے بوکھلائے

ہوئے لہجے میں جواب دیا تھا۔

”اوہ۔ اوہ۔ وہ یقیناً عمران تھا۔ کاش مجھے پہلے خیال آ جاتا“...... چارلس نے دانت پیسنے کے انداز میں کہا۔

”بب بب۔ باس۔ ہوسکتا ہے کہ یہ آپ کا اندازہ ہو۔ میری راستے میں اس سے بات چیت ہوئی تھی لیکن وہ انتہائی معصوم اور بے ضرر سا آدمی تھا“...... کارل نے جھجکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”وہ لوگ کس طرف گئے ہیں۔ تم نے انہیں کہاں چھوڑا تھا۔ جلدی بتاؤ“...... چارلس نے پوچھا۔

”وہ پراگ ویلی کی طرف جانا چاہتے تھے باس اور میں نے انہیں فرسٹ پوائنٹ چیک پوسٹ سے ایک میل پہلے چھوڑ دیا تھا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ آگے وہ خود چلے جائیں گے۔ ظاہر ہے وہ لوگ چیک پوسٹ سے بچنے کے لئے سائیڈ کے راستوں سے جانا چاہتے ہوں گے اس لئے میں نے کوئی اعتراض نہیں کیا تھا“...... کارل نے کہا۔

”ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ اب مجھے خود ہی کچھ کرنا ہو گا“...... چارلس نے کہا اور وہ ٹرانسمیٹر پر جھک گیا۔ اس نے جلدی سے پہلے سے ایڈجسٹ ہوئی فریکوئنسی کو تبدیل کرنا شروع کر دیا۔

”ہیلو ہیلو۔ چارلس کالنگ۔ اوور“...... فریکوئنسی ایڈجسٹ ہوتے ہی چارلس نے چیخنا شروع کر دیا۔

”یس۔ ہارسن اٹنڈنگ فرام فرسٹ پوائنٹ۔ اوور“...... چندلمحوں

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

کے بعد دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"سنو ہارسن۔ کیا یہاں فرسٹ چیک پوسٹ کے پاس سے یا اردگرد کے علاقے سے ایسے چار افراد گزرے ہیں جن میں دو مقامی ہیں اور دو لمبے تڑنگے سیاہ فام۔ اوور"...... چارلس نے پوچھا۔

"نو باس۔ ہم نے تو اس طرف ایسے کسی افراد کو آتے نہیں دیکھا۔ اوور"...... دوسری طرف سے ہارسن نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ میں خود فرسٹ پوائنٹ پر آرہا ہوں۔ اوور اینڈ آل"۔ چارلس نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ کارل کی طرف مڑ گیا۔

"کارل۔ تم مجھے فرسٹ پوائنٹ پر پہنچا کر یہاں واپس آجانا اور اگر کراڈ کی طرف سے کوئی اطلاع آئے تو تم مجھے فرسٹ پوائنٹ پر اطلاع دینا۔ سمجھ گئے"...... چارلس نے کارل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... کارل نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔ اور چارلس سر ہلاتا ہوا باہر آگیا۔ وہاں دوسرا ماتحت موجود تھا۔ چارلس نے اسے وہیں رکنے اور پوری طرح چوکنا رہنے کی تلقین کی اور پھر تیزی سے جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ کارل نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور دوسرے لمحے جیپ کافی تیزی رفتاری سے پہاڑی راستوں پر چلتی ہوئی پراگ ویلی کی طرف بڑھنے لگی۔ چارلس پورے سفر کے دوران بالکل خاموش بیٹھا رہا۔

جب جیپ پراگ ویلی کے قریب پہنچی تو رات کے سائے گہرے ہو چکے تھے۔ فرسٹ چیک پوسٹ آبادی سے کچھ دور شمال کی طرف کراچ علاقہ کی طرف جانے والے راستے پر تھا۔ اس لئے کارل جیپ کو پراگ ویلی کی سائیڈ سے گزر کر فرسٹ پوائنٹ کی طرف بڑھتا گیا۔ علاقہ کے اختتام کے بعد ایک بار پھر خشک پہاڑی سلسلہ شروع ہو گیا۔ لیکن کچھ ہی دور جانے کے بعد پہاڑی راستہ جیسے ہی دائیں طرف مڑا۔ موڑ کے فوراً بعد راستے کی سائیڈ پر پہاڑی کے دامن میں دو بڑے بڑے خیمے نصب دکھائی دیئے۔ موڑ سے آگے راستے پر باقاعدہ لکڑی کا راڈ لگا کر راستہ بلاک کر دیا گیا تھا اور راستے کے دونوں اطراف میں چار مسلح افراد فوجی وردی پہنے بڑے چوکنا انداز میں کھڑے تھے۔

"خیموں کے ساتھ موجود ایک چھوٹے مگر تیز رفتار ہیلی کاپٹر کو کھڑا دیکھ کر چارلس چونک پڑا کیونکہ یہ وہی ہیلی کاپٹر تھا جس سے چیف کرنل الیگزینڈر اس کے پاس آیا تھا۔ اس ہیلی کاپٹر کی یہاں موجودگی کا مطلب تھا کہ کرنل الیگزینڈر واپس آچکا تھا۔ اس کے ہونٹ بھینچ گئے۔ جیپ بڑے خیمے کے قریب جا کر جیسے ہی رکی۔ خیمے کا پردہ ہٹا اور کرنل الیگزینڈر دو مسلح افراد کے ساتھ باہر آگیا۔ چارلس کو جیپ سے اترتے ہوئے دیکھ کر وہ چونک پڑا۔

"اوہ چارلس۔ تم اور یہاں۔ کیا ہوا۔ کیا پہاڑی پر سے چیکنگ ختم کر دی ہے"...... کرنل الیگزینڈر نے چونک کر پوچھا۔

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

"نو چیف۔ میں آپ کو ایک اہم رپورٹ دینے آیا ہوں۔ آپ بے حد تجربہ کار اور سینئیر آفیسر ہیں اس لئے آپ کا مشورہ یقیناً میرے لئے بھی انتہائی اہم اور قابل قدر ہو گا"...... چارلس نے جان بوجھ کر کرنل الیگزینڈر کی تعریف کرتے ہوئے کہا اور نتیجہ بالکل اس کی توقع کے عین مطابق نکلا۔ اپنی تعریف سن کر کرنل الیگزینڈر کا چہرہ فخر و مسرت سے نہ صرف دمک اٹھا بلکہ اس کا سینہ بھی خود بخود کئی انچ تک چوڑا ہو گیا۔

"اوہ۔ چارلس۔ تمہاری ذہانت کا تو میں خود بھی قائل ہوں۔ آؤ خصوصی خیمے میں آ جاؤ"...... کرنل الیگزینڈر نے مسکراتے ہوئے کہا اور چارلس مسکراتا ہوا اس کے پیچھے چلتا ہوا دوسرے چھوٹے خیمے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اپنی ذہانت سے کرنل الیگزینڈر کی نفسیات کو اچھی طرح سمجھتا تھا۔

"ہاں اب بتاؤ۔ کیا بات ہے"...... کرنل الیگزینڈر نے خیمے میں موجود کرسی پر چارلس کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا اس نے خود بھی چارلس کے بیٹھنے کے بعد ایک کرسی سنبھال لی تھی۔

"چیف شوالا کی رہائش گاہ میں جانے سے پہلے کراؤ نے آپ کے سامنے پہاڑیوں میں آنے والے جن چار افراد کے بارے میں بتایا تھا۔ انہیں میں نے گرفتار کرایا تھا۔ ان کے بارے میں آپ کو میں نے پوری تفصیل بتائی تھی"...... چارلس نے بات شروع کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تم نے بتایا تھا کہ وہ مقامی اسمگلر تھے اس لئے تم نے انہیں چھوڑ دیا تھا"...... کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

"یس چیف۔ میں نے ان سے مکمل چھان بین کی تھی اور ان کے بھی میک اپ صاف کرانے کی کوشش کی تھی لیکن نہ تو وہ میرے سامنے کوئی غلط بیانی کر رہے تھے اور نہ ہی ان کے میک اپ صاف ہوئے تھے۔ میں انہیں گولیاں مار کر ہلاک کر دینا چاہتا تھا لیکن ان میں ایک آدمی مائیکل نے مجھ سے رحم کی درخواست کی تھی۔ مجھے نجانے کیوں اس سے ہمدردی ہو گئی اس لئے میں نے اسے جانے کی اجازت دے دی تھی۔ لیکن اب اچانک مجھے اس آدمی مائیکل کی قدوقامت کا خیال آیا ہے اس کی قدوقامت اور عمران کی قدوقامت میں کوئی فرق نہیں تھا اور میں اسی لئے آپ کے پاس آیا ہوں تاکہ اس خیال پر ڈسکس کر لی جائے"۔ چارلس نے جواب دیتے ہوئے تو کرنل الیگزینڈر اس کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"...... کرنل الیگزینڈر نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ ویسے تو اس کا مائیکل کا قدوقامت بالکل اس علی عمران جیسا ہے۔ لیکن میک اپ واشر نے بتایا ہے کہ وہ میک اپ میں نہیں ہے۔ پھر میں نے تفصیل انکوائری کی لیکن اب اس کی قدوقامت نے مجھے الجھن میں ڈال دیا ہے"...... چارلس نے مزید

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا تمہیں شک ہے کہ وہ علی عمران ہی تھا"...... کرنل الیگزینڈر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اب مجھے یقین ہوتا جا رہا ہے چیف کہ وہ علی عمران ہی تھا اور اس نے مجھے واقعی زبردست ڈاج دیا ہے"...... چارلس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو کرنل الیگزینڈر نے بھی ہونٹ بھینچ لئے۔

"عمران واقعی ایک شیطانی روح ہے وہ ایسے میک اپ بھی کر سکتا ہے جو دنیا کے کسی کیمیکل سے صاف نہ ہوں بلکہ سادہ اور نمک ملے پانی سے صاف ہوسکیں۔ اب وہ نجانے کہاں سے کہاں نکل گئے ہوں"...... کرنل الیگزینڈر نے جواب دیا۔

"یس باس مجھے بھی یہی خدشہ ہے"...... چارلس نے چونکتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب کیا کیا جائے۔ بولو۔ کوئی آئیڈیا ہے تمہارے پاس اس مائیکل تک پہنچنے کا"...... کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

"چیف اگر یہ مائیکل یا وہ سیاح واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہیں تو ان کا مشن بہرحال کوبرا میزائل فیکٹری کے خلاف ہی ہو گا۔ اگر ہم کوبرا میزائل فیکٹری کے اردگرد کے علاقے کا اس طرح محاصرہ کر لیں کہ کسی کو اس کا علم نہ ہو سکے تو پھر ہم لازماً انہیں گرفتار کر سکتے ہیں۔ کوبرا میزائل فیکٹری کے اوپر اڈہ ہے اور اس کے اوپر نگرانی چوکی ہے۔ ان دونوں جگہوں سے بھی انہیں

چیک کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اس اڈے کے گرد چاروں طرف بھی ہم اپنے آدمی تعینات کر سکتے ہیں"...... چارلس نے کہا۔

"ہونہہ۔ تمہاری تجویز بالکل درست ہے۔ واقعی اصل ٹارگٹ کی حفاظت زیادہ ضروری ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم یہاں اور ادھر پہاڑیوں میں ان کے انتظار میں بیٹھے رہیں اور وہ کسی بھی روپ میں یہاں پہنچ کر لیبارٹری کو ہی اڑا دیں۔ اگر واقعی انہوں نے کوبرا میزائل فیکٹری کو نقصان پہنچا دیا تو وزیراعظم صاحب ہم دونوں کو کچا چبا جائیں گے"...... کرنل الیگزینڈر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ میں اپنے گروپ کو ان پہاڑیوں سے واپس طلب کر لیتا ہوں اور انہیں اس کوبرا میزائل فیکٹری کے گرد پھیلا دیتا ہوں۔ آپ کے مزید گروپ یہاں ناکہ بندی کئے ہوئے ہے۔ اس طرح وہ لوگ کسی بھی طرح اصل ٹارگٹ تک نہ پہنچ سکیں گے"...... چارلس نے کہا۔

"نہیں۔ اس محاصرے کو اس طرح ایڈجسٹ کرو کہ تم اپنے گروپ سمیت اس اڈے اور نگران چوکی کو کور کرو۔ میرے آدمی پہاڑیوں کے گرد اور یہاں کی ناکہ بندی کریں گے۔ تم خود وہاں نگران چوکی میں رہنا۔ وہاں سے تم چاروں طرف کی بخوبی نگرانی کر سکتے ہو۔ جبکہ میں باہر مورچہ بند رہوں گا۔ ہم دونوں کے درمیان ٹرانسمیٹر پر رابطہ رہے گا۔ اس طرح کوئی بھی مشکوک آدمی آسانی سے گرفتار کیا جا سکتا ہے اور کوبرا میزائل فیکٹری کی بھی مکمل

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

طور پر حفاظت کی جا سکتی ہے“...... کرنل الیگزینڈر نے فوراً ہی فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو وہ خود گرفتار کرلے۔ اس لئے بیرونی نگرانی کا چارج اس نے اپنے پاس رکھا تھا۔

”ٹھیک ہے چیف۔ آپ کا یہ فیصلہ بے حد دانش مندانہ ہے“...... چارلس نے کہا

”اوکے۔ پھر آؤ۔ اس کے مطابق فوری طور پر عمل درآمد شروع کر دیا جائے“...... کرنل الیگزینڈر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اٹھ کر خیمے سے باہر کی طرف چل پڑا۔ چارلس بھی سر ہلاتا ہوا اس کے عقب میں چل پڑا۔

یہ ایک چھوٹا کمرہ تھا جسے دفتری انداز میں سجایا گیا تھا۔ درمیان میں ایک خوبصورت میز بچھی ہوئی تھی اور اس میز کے پیچھے ایک ریوالونگ چیئر پر ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ یہ میکارنو تھا۔ کوبرا میزائل فیکٹری کا چیف سیکورٹی آفیسر اور ایک لحاظ سے مکمل انچارج۔ یہ فیکٹری مکمل طور پر زیر زمین بنائی گئی تھی۔ اس کا ایریا زیادہ وسیع نہیں تھا۔

جس جگہ فیکٹری بنائی جا رہی تھی یہ چونکہ پہاڑی علاقہ تھا اس لئے پہاڑیوں کے اندر زیادہ وسیع رقبے کی گنجائش نہ ہو سکتی تھی۔ البتہ اوپر ٹرانگا کلب کی ایک منزلہ لیکن پھیلی ہوئی عمارت بنائی گئی تھی۔ شوالا میں معدنیات نکالنے اور اسے صاف کرنے کا کام ہوتا تھا اس لئے یہاں ان فیکٹریوں میں کام کرنے والے مزدوروں سے لے کر آفیسروں تک سب لوگ ہر وقت وہاں موجود رہتے تھے اوران لوگوں سے یہ کلب ہر وقت آباد رہتا تھا کیونکہ یہ اس قصبے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

کے گرد کے وسیع علاقے کا واحد کلب تھا اس کے ساتھ ساتھ اس کلب میں ہر طرح کی تفریح کے مواقع مہیا کیے گئے تھے اس لئے یہاں خاصا رش رہتا تھا۔ میکارنو اس کلب کا منیجر بھی تھا اور بظاہر مالک بھی۔

کلب کے منیجر اور مالک کے طور پر اسے لارڈ کہا جاتا تھا۔ اس کا اصل نام نہیں لیا جاتا تھا۔ البتہ فیکٹری کی حد تک وہ اپنا نام میکارنو استعمال کرتا تھا لیکن یہ کسی کو بھی معلوم نہیں تھا کہ میکارنو اور لارڈ دونوں ایک ہی شخصیت کے نام ہیں۔ میکارنو نے کلب میں اپنا دباؤ قائم رکھنے اور کلب کے ساتھ فیکٹری کی حفاظت کے لئے باقاعدہ حکومت سے کہہ کر بلیک اسکائی ایجنسی سے معاہدہ کیا ہوا تھا۔ اس کی ہدایات پر بلیک اسکائی ایجنسی کے ایجنٹ عام ایجنٹوں کی طرح رہنے کی بجائے مسلح غنڈوں اور بدمعاشوں کی طرح خاصی تعداد میں ہر وقت موجود رہتے تھے۔ یہ چونکہ انتہائی سفاک لوگ تھے اور کسی کا کوئی لحاظ نہ کرتے تھے اس لئے ٹرانگا کلب میں کوئی غلط حرکت کرنا تو ایک طرف غلط بات کرنے کی جرأت نہ کرتا تھا ورنہ اس کی لاش تک غائب کر دی جاتی تھی۔

یہی وجہ تھی کہ فیکٹریوں کے کارکن جو کہ مزدور پیشہ ہونے کی وجہ سے ہر وقت لڑنے بھڑنے کے لئے تیار رہتے تھے کلب میں داخل ہوتے ہی بھیڑیں بن جاتے تھے۔ کلب کے اندر میکارنو نے انٹر کام کا سسٹم رکھا ہوا تھا جبکہ باہر سے ٹرانسمیٹر کے ذریعے رابطہ

رکھا جاتا تھا کیونکہ یہاں فون کی سہولت دستیاب نہیں تھی۔ اس وقت میکارنو بطور لارڈ اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی۔ میکارنو نے جلدی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

”ہیلو ہیلو۔ مورس کالنگ چیف آف بلیک اسکائی۔ اوور“۔ ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”یس میکارنو اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... میکارنو نے تیز لہجے میں کہا۔

”لارڈ میکارنو۔ جن لوگوں کو ٹارج ایجنسی کے افراد نے نواحی علاقے میں چیک کیا تھا۔ ان سے ملنے ٹارج ایجنسی کا چیف الیگزینڈر خود آیا تھا۔ اس نے ان سے پوچھ گچھ کی ہے اور ان کے میک اپ بھی صاف کئے ہیں لیکن نہ تو ان سے کچھ پتہ چلا ہے اور نہ ہی ان کے میک اپ صاف ہوئے ہیں۔ چیف الیگزینڈر نے انہیں کلیئر کر دیا ہے۔ اوور“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ چیف الیگزینڈر انہیں کلیئر کیسے کر سکتا ہے۔ کیا ان کی تعداد سے چیف الیگزینڈر کو پتہ نہیں چلا کہ یہ انہی افراد کا گروپ ہے جو فیکٹری کو تباہ کرنے کے درپے ہے۔ اوور“...... میکارنو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ آخر یہ سب ہو کیا رہا ہے۔ اوور۔ میرا ایک آدمی ان کی نگرانی کر رہا تھا۔ اس کے پاس ایک

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

سائنسی آلہ بھی تھا۔ اس نے ان کی باتیں بھی سنی تھیں۔ اس کے کہنے کے مطابق وہ ایشیائی زبان میں بھی بات کر رہے تھے۔ ان کی آوازیں اسے صاف سنائی نہ دے رہی تھیں پھر نجانے اسے کیا ہوا میرا اس سے رابطہ ختم ہو گیا اور وہ آلہ بھی بند ہو گیا“...... مورس نے کہا۔

”جو بھی ہے۔ اگر چیف الیگزینڈر نے انہیں کلیئر قرار دیا ہے تو اس کے پیچھے یقیناً کوئی وجہ ہو گی ورنہ میں کرنل الیگزینڈر کو بخوبی جانتا ہوں۔ وہ تو معمولی سے شک پر گولی مار دینے کا عادی ہے۔ ان لوگوں کو اس طرح زندہ چھوڑ دینا عجیب سی بات ہے یا ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اس بات کا کرنل الیگزینڈر کو پروف دے دیا ہو کہ وہ واقعی سیاح ہیں۔ بہرحال جو بھی ہے ابھی تم انہیں نہ چھیڑو۔ تم ان کی نگرانی کرتے رہو۔ اگر کوئی خاص بات ہو تو مجھے کال کر لینا۔ اور ہاں اس بات کا خیال رکھنا انہیں نگرانی کا علم نہیں ہونا چاہئے۔ اوور“...... میکارنو نے کہا۔

”اگر تم کہو تو کیوں نہ ان سب کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اوور“۔ مورس نے کہا۔

”اوہ نہیں۔ اگر تم نے ایسا کیا تو اس کا مطلب انہیں یہ کنفرم کرانا ہے کہ ان کا ٹارگٹ واقعی شوالا میں ہی ہے۔ اوور“...... میکارنو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”یہ زندہ بچیں گے تو کنفرم ہوں گے۔ اس کوٹھی کو بھی میزائلوں

سے اڑایا جا سکتا ہے۔ اوور“...... مورس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ تم ایسا نہ ہی کرو تو اچھا ہے۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک اور تیز ایجنٹ ہیں مگر یہ کسی بھی صورت یہ معلوم نہیں کر سکتے کہ یہاں شوالا میں ان کا ٹارگٹ ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہم نے صرف ان کی نگرانی کرنی ہے۔ یہ خود ہی یہاں سے واپس چلے جائیں گے۔ ہاں۔ یہ بات اگر کنفرم ہو جائے کہ انہیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ یہاں ان کا ٹارگٹ موجود ہے اور وہ اسے ٹریس بھی کر لیں تو پھر ہم یقیناً حرکت میں آئیں گے ورنہ نہیں۔ اوور“...... میکارنو نے کہا۔

”اوکے۔ اوور“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”نگرانی کرنا اور خود ان کے سامنے نہ آنا۔ اوور“...... میکارنو نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم میرے دوست ہو اور پھر تم نے خصوصی طور پر ہماری ایجنسی کے لئے چیف سیکرٹری سے بات کی تھی اور چیف سیکرٹری نے مجھے تمہاری ہدایات پر عمل کرنے کا حکم دیا تھا اس لئے میں تمہاری ہر بات ماننے کے لئے پابند ہوں۔ اوور“...... دوسری طرف سے کہا گیا تو میکارنو نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ پھر اس نے سائیڈ پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

"یس باس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"فرانک کو میرے پاس بھیجو"...... میکارنو نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک قوی ہیکل آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے چلنے کا انداز اور چہرے پر موجود زخموں کے نشانات بتا رہے تھے کہ وہ انتہائی خطرناک غنڈہ اور لڑاکا آدمی ہے۔ اس کے چہرے پر بے رحمی اور سفاکی کے تاثرات نمایاں دکھائی دے رہے تھے جبکہ وہ میک اپ میں بھی تھا اور اس کا تعلق بھی مورس ایجنسی سے ہی تھا اور یہ مورس کا نمبر ٹو تھا جو خصوصی طور پر میکارنو کے ساتھ رہتا تھا۔

"یس باس"...... آنے والے نے جھٹکے دار لہجے میں کہا۔

"بیٹھو"...... میکارنو نے کہا تو آنے والا میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"سنو۔ تم فوراً اپنے آدمیوں کو الرٹ کر دو۔ پاکیشیائی ایجنٹ یہاں ہمارے خلاف کام کرنے کے لئے پہنچ گئے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ لوگ یہاں کلب میں بھی آئیں اس لئے جب تک یہ کلب میں رہیں تم نے ان کو نظروں میں رکھنا ہے لیکن ایسی کوئی حرکت نہیں ہونی چاہئے جس سے یہ مشکوک ہوسکیں۔ ہاں اگر یہ خود کوئی غلط حرکت کریں تو جس طرح تم دوسروں کو سزا دیتے ہو اس طرح انہیں بھی سزا دے سکتے ہو لیکن ازخود تم نے کوئی کارروائی نہیں

کرنی"...... میکارنو نے فرانک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس۔ اس طرح جھجکنے کی کیا ضرورت ہے۔ دس بارہ افراد ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔ ہم ان کی ہڈیاں بھی توڑ سکتے ہیں اور ان کی بوٹیاں بھی اُڑا سکتے ہیں"...... فرانک نے جھٹکے دار لہجے میں کہا۔

"جو تم سے کہا جا رہا ہے وہ کرو فرانک۔ ان معاملات کو تم نہیں سمجھ سکتے"...... میکارنو نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی لیکن اگر انہوں نے یہاں غنڈہ گردی کرنے کی کوشش کی تو پھر آپ ہمارا ہاتھ نہیں روکیں گے"...... فرانک نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں تو خود یہی بات کہہ رہا ہوں لیکن از خود تم نے انہیں نہیں چھیڑنا"...... میکارنو نے کہا۔

"یس باس۔ میں خیال رکھوں گا"...... فرانک نے جواب دیا اور واپس مڑ کر آفس سے باہر چلا گیا تو میکارنو نے اطمینان کا سانس لیا اسے معلوم تھا کہ فرانک اور اس کے ساتھی صرف غنڈے ہیں اس لئے وہ ان سے غنڈوں کے عام سٹائل سے ہی نمٹیں گے۔ اس طرح ان کا خاتمہ بھی ہو جائے گا اور انہیں آخری لمحات تک یہ شک بھی نہیں پڑے گا کہ ان کے ساتھ کوئی مخصوص کارروائی کی جا رہی ہے۔ فرانک کے جانے کے بعد میکارنو اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ تین گھنٹے گزر گئے۔ اس دوران اسے نہ تو کوئی کال آیا اور نہ اس کے سامنے میز پر رکھا ہوا ٹرانسمیٹر جاگا۔ اس نے کام ختم کیا

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

اور پھر اس کی نظریں ٹرانسمیٹر پر پڑیں تو وہ چونک پڑا۔ چند لمحے وہ ٹرانسمیٹر کی طرف دیکھتا رہا پھر کچھ سوچ کر اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور ایک بٹن پریس کیا اور ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔ اس نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

”ہیلو ہیلو۔ میکارنو کالنگ۔ اوور“...... میکارنو نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”یس مورس اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے مورس کی آواز سنائی دی۔

”تم نے ابھی تک مجھے رپورٹ کیوں نہیں دی مورس۔ مجھے بتاؤ کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔ اوور“۔ میکارنو نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

”وہ لوگ اسی کوٹھی میں موجود ہیں۔ جو چار افراد باہر گئے تھے وہ بھی واپس آ چکے ہیں۔ ہم ان کی مسلسل نگرانی کر رہے ہیں اور میں تو اب بھی کہوں گا کہ انہیں موقع نہ دیا جائے تو بہتر رہے گا۔ اوور“...... مورس نے کہا۔

”کیا مطلب۔ کہیں تم یہ تو نہیں کہنا چاہتے ہو کہ انہیں ان کی رہائش گاہ سمیت ختم کر دیا جائے۔ اوور“...... میکارنو نے کہا۔

”ہاں۔ میرا اب بھی یہی خیال ہے کہ یا تو اس کوٹھی کو ہی میزائلوں سے اڑا دیا جائے یا دوسری صورت یہ ہے کہ ہم پہلے انہیں بے ہوش کریں اور پھر ان سے پوچھ گچھ کر کے انہیں ہلاک کر

دیں۔ یہ بہرحال تربیت یافتہ لوگ ہیں۔ گو یہ ایشیائی ہیں اور ایشیائی پسماندہ لوگ ہوتے ہیں لیکن پھر بھی یہ ایجنٹ ہیں اور اب تک ایسا ہو بھی چکا ہوتا لیکن تمہاری وجہ سے میں خاموش رہا ورنہ میں تو اپنے دشمنوں کو معمولی سی مہلت دینے کا بھی قائل نہیں ہوں۔ اوور“۔ مورس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”نہیں مورس۔ تم صرف ان لوگوں کو دیکھ رہے ہو جبکہ میں وسیع منظر کو سامنے رکھ کر سوچ رہا ہوں۔ مجھے یہ معلوم ہے کہ یہ لوگ آسانی سے مارے جا سکتے ہیں لیکن یہ پاکیشیا کے سرکاری ایجنٹ ہیں اور پاکیشیا میں صرف یہی لوگ اس ایجنسی سے متعلق نہ ہو گے۔ ان کے یہاں مارے جانے کا مطلب ہے کہ یہ بات کنفرم ہو جائے کہ یہاں کوبرا میزائل فیکٹری موجود ہے۔ اس کے بعد ظاہر ہے اس ایجنسی کے دوسرے لوگ یہاں پہنچ جائیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس فیکٹری کو پوری دنیا سے خفیہ رکھا ہوا ہے۔ اوور“...... میکارنو نے کہا۔

”اوہ۔ واقعی تم نے درست بات کی ہے۔ تم واقعی بے حد دور تک سوچتے ہو۔ یہ سارے زاویے تو میرے ذہن میں ہی نہ تھے۔ اوور“...... مورس نے جواب دیا تو میکارنو بے اختیار مسکرا دیا۔

”ایک بار یہ لوگ یہاں سے مایوس ہو کر واپس چلے گئے تو پھر یہ جگہ ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے گی۔ باقی جہاں بھی یہ ٹکریں مارتے پھریں اس سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ بس یہ لوگ

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

کسی طرح کوبرا میزائل فیکٹری تک نہ پہنچ جائیں اور بس۔ اوور“...... میکارنو نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ اوور“...... مورس نے کہا۔

”جب یہ چلے جائیں تو پھر تم نے مجھے رپورٹ دینی ہے۔ میں تمہاری رپورٹ کا منتظر رہوں گا۔ اوور“...... میکارنو نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

”اوکے۔ میں رپورٹ دے دوں گا۔ اوور“...... مورس نے جواب دیا تو میکارنو نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس کوٹھی میں موجود تھا۔ اس نے آتے ہی اپنے ساتھیوں کو ساری صورتحال سے آگاہ کر دیا تھا۔ اس کے کہنے کے مطابق دو ٹارگٹ تھے اور وہ دونوں ہی ایسے ٹارگٹ تھے جن میں سے ایک نقلی اور ایک اصل تھا یا پھر دونوں فیکٹریوں میں پارٹس کی شکل میں کوبرا میزائل ہی تیار ہو رہے تھے۔ یا پھر اس کے خیال کے مطابق شوالا میں کوبرا میزائل فیکٹری تھی اور بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں میزائل اسٹیشن۔ چونکہ یہ ایک ٹاپ سیکرٹ منصوبہ تھا اس لئے اسے جن افراد سے معلومات ملی تھیں وہ حتمی نہ تھیں اور اسے دونوں طرف سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق کوبرا میزائل فیکٹری کا نام ہی سامنے آیا تھا۔

عمران نے کئی گھنٹے اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھ کر سنجیدگی سے ڈسکس کی تھی۔ ان سب نے بھی عمران کے خیال کی تائید کی تھی کہ انہیں دونوں ٹارگٹس کو ہی ہٹ کر دینا چاہئے تھا تاکہ نہ رہے بانس

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

اور نہ بجے بانسری۔ دونوں ٹارگٹس کے ہٹ ہونے سے اصل اور نقل فیکٹری کا بھی مسئلہ حل ہو جاتا اور وہ اپنے مشن میں یقینی طور پر کامیاب ہو جاتے۔

اس کے بعد عمران نے اپنے ساتھیوں سے یہ مشورہ کیا کہ دونوں مشن پر الگ الگ کام کیا جائے یا پھر ایک ساتھ تو اس کے ساتھیوں نے دونوں ٹارگٹس پر ایک ساتھ ہی حملہ کرنے کی منصوبہ بندی کی کہ وہ ایک ساتھ رہ کر پہلے ایک اور پھر دوسرے ٹارگٹ کو ہٹ کریں گے۔ ایک ٹارگٹ کے تباہ ہوتے ہی ٹارج ایجنسی اور بلیک اسکائی ایجنسی کو یہ تاثر مل جائے گا کہ ایک فیکٹری تباہ کر کے یہ لوگ واپس چلے گئے ہیں تو دوسری طرف ان کی توجہ کم ہو جائے گی اور وہ جلد سے جلد دوسرے ٹارگٹ تک پہنچ کر اسے بھی ہٹ کر دیں گے۔ انہوں نے باقاعدہ دونوں ٹارگٹس کو ہٹ کرنے کی پلاننگ بنائی اور پھر شام ہوتے ہی فرسٹ ٹارگٹ کے لئے وہ نکل کھڑے ہوئے۔ ان کا فرسٹ ٹارگٹ شوالا کے علاقے میں موجود فیکٹری تھی جس کے بارے میں انہیں ٹرانگا کلب سے ہی پتہ چل سکتا تھا جس کی لوکیشن میکارنو کی ٹرانسمیٹر فریکونسی سے معلوم ہوئی تھی۔

وہ سب رہائش گاہ سے الگ الگ یہاں ٹرانگا کلب کے سامنے پہنچے تھے۔ وہ سب اس وقت مقامی میک اپ میں تھے۔ البتہ انہوں نے خصوصی اسلحہ اپنی جیبوں میں رکھا ہوا تھا۔ ٹرانگا کلب ایک عام

سا کلب تھا۔ البتہ اس کی عقبی طرف ایک تنگ سی گلی تھی جو آگے جا کر بند ہو جاتی تھی۔ اس گلی میں ٹرانگا کلب کا کوئی راستہ موجود نہ تھا۔ البتہ گلی کے دوسری طرف دو رہائشی کوٹھیاں تھیں جن میں سے ایک کوٹھی کے گیٹ پر دو مسلح دربان موجود تھے اور گیٹ پر مورس کے نام کی پلیٹ بھی موجود تھی۔

یہ جائزہ صفدر نے لے لیا تھا۔ وہ اس گلی میں اس انداز میں داخل ہوا تھا جیسے اسے کسی نے اس گلی میں وقت دیا ہو لیکن گلی میں داخل ہوتے ہی گیٹ کے سامنے موجود دونوں دربان چونکنا ہو گئے تھے لیکن صفدر کے چہرے پر انتہائی اطمینان اور سکون کے تاثرات تھے۔ اس کے ہاتھ میں ایک کارڈ تھا جس پر قلم سے ڈی اسکارٹ کا نام اور عقب میں ٹرانگا کلب لکھا ہوا تھا۔ صفدر اطمینان سے چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر جب دربانوں نے اسے روکا تو اس نے کارڈ ان کے سامنے کر دیا کہ وہ ان سے ملنے آیا ہے۔ دونوں دربانوں نے اسے بتایا کہ اس نام کا کوئی آدمی یہاں نہیں رہتا تو صفدر نے اس انداز میں منہ بنایا جیسے اسے شدید مایوسی ہوئی ہو اور پھر وہ واپس پلٹ گیا اور ایک چکر کاٹ کر ٹرانگا کلب کے سامنے پہنچ گیا جہاں اس کے ساتھی اکٹھے ہو رہے تھے۔ اس دوران وہ یہ جائزہ لے آیا تھا۔

”ان دونوں دربانوں کا اس انداز میں خاتمہ کرنا ہے کہ اندر کسی کو معلوم نہ ہو سکے اور دوسری بات یہ کہ اندر باقاعدہ آپریشن روم

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

اور اڈہ ہے اس لئے اندر بھی حفاظت کا خاص انتظام ہوگا اور ہوسکتا ہے کافی سے زیادہ لوگ ہوں لیکن ہم نے اس مورس کو اس انداز میں گھیرنا ہے کہ آخری لمحے تک اسے معلوم نہ ہوسکے ورنہ وہ ایک ایجنسی کا چیف ہے اور اس ایجنسی کے ایک ایجنٹ رہوڈس نے اس انداز میں مدافعت کی تھی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ انتہائی تربیت یافتہ ہیں اور یہ ہمارے حق میں اور اچھا ہوگیا ہے کہ بلیک اسکائی کے چیف مورس کا ہمیں چل گیا ہے کہ وہ بھی یہیں موجود ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر رسک لینے کی کیا ضرورت ہے۔ اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دیتے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ ہوسکتا ہے کہ اندر ایسا انتظام کیا گیا ہو کہ یہ گیس ان کے خصوصی حصے میں داخل ہی نہ ہو سکے۔ یا پھر انہوں نے اینٹی گیس ادویہ لی ہوں جیسا کہ ڈارسی نے لے رکھی تھیں۔ ہم نے ریڈ کرنا ہے اور سائیلنسر لگے مشین پسٹل استعمال کرنے ہیں اور سوائے مورس کے اور کسی کو چھوڑنے کی ضرورت نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن یہ تو بتاؤ کہ یہ کیسے معلوم ہوگا کہ مورس کہا ہے اور کون ہے''...... تنویر نے کہا۔

''ان میں سے کسی آدمی سے معلوم کرنا ہوگا۔ آؤ میرے ساتھ اور الرٹ رہنا''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا

دیئے اور پھر وہ ٹرانگا کلب کی عمارت کی عقبی طرف گلی میں داخل ہو گئے۔ عمران سب سے آگے تھا جبکہ باقی ساتھی اس کے پیچھے تھے۔ وہاں موجود دربانوں نے جب پانچ افراد کو گلی میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے بجلی کی سی تیزی سے کاندھوں سے لٹکی ہوئی مشین گنیں اتار کر ہاتھوں میں پکڑ لیں۔

''ارے ارے۔ رکو۔ ہم دوست ہیں دشمن نہیں۔ ہم نے صرف چند باتیں معلوم کرنی ہیں''...... عمران نے دور سے ہی مسکراتے ہوئے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

''وہیں رک جاؤ۔ آگے مت آؤ ورنہ گولیوں سے چھلنی کر دیں گے''...... ان میں سے ایک دربان نے انتہائی سخت لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے عمران کا ہاتھ جیب سے باہر آیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں دربان سنبھلتے ٹھک ٹھک کی آوازیں سنائی دیں اور دونوں دربان چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرے تو عمران نے دوڑ کر ان میں سے ایک آدمی کی گردن پر پیر رکھ کر موڑ دیا۔

اس آدمی پر اس نے فائرنگ جان بوجھ کر جسم کے نچلے حصے پر کی تھی جبکہ دوسرے آدمی کے دل کو نشانہ بنایا گیا تھا اس لئے وہ نیچے گر کر صرف چند لمحے تڑپ سکا تھا جبکہ یہ آدمی اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''مورس کہاں ہے۔ بولو۔ جلدی بولو''...... عمران نے پیر کو دبا کر دوبارہ اٹھاتے ہوئے کہا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

"وہ۔ وہ۔ اپنے آفس میں ہے۔ آفس میں ہے"...... اس آدمی نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہچکی سی لی اور اس کے منہ سے خون کا فوارہ سا ابل پڑا تو عمران نے پیر ہٹا لیا۔ ایک گولی اس کے پیٹ کے نچلے حصے میں لگی تھی اور یہی کارگر ثابت ہوئی تھی۔ وہ آدمی ختم ہو چکا تھا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے سائیڈ پھاٹک کو دھکیل کر کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔

"انہیں بھی ساتھ لے آؤ۔ جلدی کرو"...... عمران نے کہا اور تیزی سے اندر دوڑ پڑا۔ سامنے برآمدے میں دو مسلح افراد موجود تھے۔ ان کی مشین گنیں بھی ان کے کاندھوں پر لٹکی ہوئی تھیں۔ عمران دوڑتا ہوا آگے بڑھا تو وہ دونوں بے اختیار چونک کر سیدھے ہوئے ہی تھے کہ عمران نے وہ ہاتھ جس میں مشین پسٹل موجود تھا اور اپنے عقب میں کیا ہوا تھا، آگے کیا اور دوسرے لمحے ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ دونوں چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرے اور بری طرح پھڑکنے لگے جبکہ اس دوران عمران کے ساتھی بھی دونوں دربانوں کو گھسیٹ کر اندر لے آئے تھے۔

"ہر جانب پھیل جاؤ اور جو نظر آئے اسے ہلاک کر دو۔ یہاں کسی ایک کو بھی زندہ نہیں بچنا چاہئے"...... عمران نے کہا اور تیزی سے سیڑھیاں چڑھ کر برآمدے میں پہنچا اور ان زخمی اور تڑپتے ہوئے دونوں آدمیوں کو پھلانگتا ہوا وہ سامنے موجود راہداری میں داخل ہوا ہی تھا کہ سائیڈ پر موجود دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور

ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی تیزی سے باہر آیا ہی تھا کہ عمران نے اچھل کر اس پر حملہ کر دیا وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر پہلے سائیڈ کی دیوار سے ٹکرایا اور پھر نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کی لات بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور دوسرے لمحے نیچے گر کر اٹھتے ہوئے اس آدمی کی کنپٹی پر پوری قوت سے ضرب لگی اور وہ ایک بار پھر چیختا ہوا نیچے گرا۔ عمران نے بغیر کسی توقف کے دوسری ضرب لگا دی اور اس بار اس آدمی کے ہاتھ پیر سیدھے ہوتے چلے گئے۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

عمران تیزی سے آگے بڑھ کر اس کھلے ہوئے دروازے میں داخل ہوا تو بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔ یہ کمرہ کسی آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا عمران سمجھ گیا کہ یہی برآمدے میں پڑا ہوا آدمی مورس ہے اور یہ اس کا آفس ہے۔ وہ شاید برآمدے میں موجود دربانوں کے چیخنے کی آوازیں سن کر باہر نکلا تھا۔

عمران نے جھک کر اسے بازو سے پکڑا اور تیزی سے گھسیٹتا ہوا کمرے کے اندر لے آیا۔ دوسرے لمحے ایک جھٹکے سے اٹھا کر اس نے اسے ایک کرسی پر ڈال دیا اور پھر واپس دروازے کی طرف بڑھ آیا اور پھر وہ دروازے میں ہی رک گیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اور تنویر راہداری میں داخل ہوئے۔

"کیا ہوا"...... عمران نے پوچھا۔

"نیچے ایک بڑا ہال ہے جس میں مشینری نصب ہے۔ وہاں پانچ

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

افراد تھے جنہیں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ اور کوئی یہاں نہیں ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ بہرحال تم سب باہر رکو گے اور خیال رکھو گے۔ یہ کمرہ آفس کے انداز میں سجا ہوا ہے اس سے نکلنے والے کو میں نے بے ہوش کر دیا ہے اور یقیناً یہی مورس ہے۔ میں اس سے پوچھ گچھ کروں گا''...... عمران نے کہا تو صفدر اور تنویر سر ہلاتے ہوئے واپس مڑ گئے تو عمران تیزی سے مڑا اور اس نے ایک کھڑکی سے لٹکا ہوا پردہ ایک جھٹکے سے کھینچ کر اتار لیا اور پھر اسے رسی کے انداز میں لپیٹ کر اس نے اس کی مدد سے بے ہوش پڑے ہوئے آدمی کو کرسی کے ساتھ اس انداز میں باندھ دیا کہ ہوش میں آنے کے بعد وہ آدمی اسے آسانی سے کھول نہ سکے۔

باندھنے کے بعد عمران نے دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ جب اس آدمی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب سے اس نے خنجر نکال لیا۔ عمران نے خنجر ہاتھ میں پکڑ لیا۔ وہ اب مزید وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ یہ آدمی اسے ہر لحاظ سے انتہائی تربیت یافتہ نظر آ رہا تھا۔ وہ اچانک حملہ کی وجہ سے مار کھا گیا تھا ورنہ اگر وہ سنبھل جاتا تو شاید اتنی آسانی سے مار نہ کھا سکتا تھا۔ چند لمحوں بعد اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں تو عمران نے خنجر کی نوک اس کی گردن پر رکھ کر اسے زور سے

دبا دیا۔

''تمہارا نام مورس ہے اور تم بلیک اسکائی کے چیف ہو''۔ عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ مگر تم کون ہو''...... مورس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن کرسی سے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

''رہوڈس تمہارا آدمی تھا''...... عمران نے کہا تو مورس بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''ہاں۔ مگر تم کون ہو''...... مورس نے کہا۔

''ہم وہی ہیں جن کی نگرانی تمہارا آدمی رہوڈس کر رہا تھا اور یہ بھی سن لو کہ یہاں آپریشن روم میں اور باہر موجود تمہارے تمام آدمی ہلاک کر دیئے گئے ہیں مجھے تمہارے بارے میں رہوڈس سے معلوم ہوا اور ہم یہاں آ گئے''...... عمران نے کہا۔

''م۔ مگر۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تم۔ اوہ۔ تم تو یہاں تک پہنچ ہی نہ سکتے تھے۔ مجھے پہلے ہی اطلاع ہو جاتی''...... مورس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہمیں رہوڈس سے تمام معاملات کی اطلاع مل گئی تھی۔ کوٹھی کے اندرونی حصے پر تمہارے آلات کی چیکنگ نہ تھی اس لئے ہم نے وہیں میک اپ تبدیل کر لئے اور پھر یہاں آ گئے''...... عمران

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

نے جواب دیا تو مورس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”تم اب کیا چاہتے ہو“...... مورس نے اب سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

”تم سرکاری ایجنسی کے آدمی ہو۔ تم اس میکارنو کے کہنے پر کیوں ہمارے خلاف کام کر رہے تھے“...... عمران نے کہا تو مورس ایک بار پھر چونک پڑا۔

”تم۔ تم میکارنو کو جانتے ہو۔ کیا مطلب۔ پھر تو“...... مورس بات کرتے کرتے رک گیا۔

”میں نے اس کا نام اور اس کی آواز ٹرانسمیٹر پر سن لی تھی اور مجھے معلوم ہے کہ وہ کوبرا میزائل فیکٹری کا چیف بھی ہے اور سیکورٹی انچارج بھی اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ یہ فیکٹری ٹرانگا کلب کے نیچے یا اردگرد زیر زمین موجود ہے لیکن اس فیکٹری کا درست محل وقوع اور اس کا راستہ ہمیں معلوم نہیں ہے جو اب تم بتاؤ گے“۔ عمران نے کہا۔

”ایسی کوئی فیکٹری یہاں موجود نہیں ہے تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے اور نہ میں اس بارے میں کچھ جانتا ہوں“...... مورس نے مضبوط لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ اسے صاف محسوس ہو گیا کہ مورس اس سے غلط بیانی کر رہا ہے۔

”میں جانتا تھا کہ تم یہی جواب دو گے۔ تمہارا آدمی رہوڈس

بھی خاصا تربیت یافتہ آدمی تھا اور تم تو بہرحال اس کے انچارج ہو“...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا وہ ہاتھ جس میں خنجر موجود تھا پیچھے ہٹ کر تیزی سے حرکت میں آیا اور مورس کی ناک کا ایک نتھنا آدھے سے زیادہ کٹ گیا۔ مورس کے حلق سے کربناک چیخ نکلی لیکن ابھی چیخ کی گونج کمرے میں موجود تھی کہ عمران کا ہاتھ دوسری بار حرکت میں آیا اور مورس کی ناک کا دوسرا نتھنا بھی کٹ گیا۔ اس کی پیشانی پر رگ ابھر آئی تھی۔ وہ اب نہ صرف چیخ رہا تھا بلکہ اپنا سر بھی دائیں بائیں اس طرح پٹخ رہا تھا جیسے شدید تکلیف میں مبتلا ہو۔

عمران نے خنجر سائیڈ میز پر رکھا اور پھر ایک ہاتھ اس نے مورس کے سر پر رکھا اور دوسرے ہاتھ کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک اس نے اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر مار دیا۔ کمرہ مورس کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ مورس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا لیکن عمران نے چند لمحے رک کر دوسری ضرب لگا دی اور مورس کا پورا جسم اس طرح کانپنے لگ گیا جیسے اسے جاڑے کا تیز بخار ہو گیا ہو۔ اس کا چہرہ پسینے سے شرابور ہو گیا تھا۔ اب اس کا منہ قدرے کھل رہا تھا لیکن تکلیف کی شدت سے اس کے حلق سے پوری طرح چیخ نہ نکل رہی تھی۔ اس کی آنکھیں ابل کر باہر نکل آئی تھیں کہ عمران نے تیسری ضرب لگا دی اور مورس کا جسم یکلخت ایک جھٹکے سے ڈھیلا پڑ گیا اور مورس کی

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

آنکھیں پتھرا سی گئیں۔

''اب بتاؤ میکارنو کہاں ہے اور کس روپ میں ہے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''میکارنو ٹرانگا کلب میں ہے۔ وہاں وہ لارڈ ہے۔ لارڈ ہی میکارنو ہے۔ اس کا پورا نام لارڈ میکارنو ہے''...... مورس نے لاشعوری انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کوبرا میزائل فیکٹری کہاں ہے اور اس کا راستہ کہاں سے جاتا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''کوبرا میزائل فیکٹری، ٹرانگا کلب کے نیچے ہے اور اس کا راستہ مجھے نہیں معلوم۔ صرف میکارنو جانتا ہے''...... مورس نے جواب دیا۔

''تم اس سے کس طرح بات کرتے ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''ٹرانسمیٹر پر۔ یہاں صرف ٹرانسمیٹر پر ہی بات ہو سکتی ہے کیونکہ اس قصبے میں فون لائننگ موجود نہیں ہے''...... مورس نے جواب دیا۔

''اس کی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی بتاؤ''...... عمران نے کہا تو مورس نے اسے فریکوئنسی بتا دی۔ عمران کے چہرے پر اطمینان آ گیا کیونکہ یہ وہی فریکوئنسی تھی جو اس سے پہلے وہ فراسگ سے اور پھر رہوڈس سے معلوم کر چکا تھا اور پھر عمران کے سوالات کے جواب میں مورس نے اب تک میکارنو سے ہونے والی تمام گفتگو بھی بتا دی۔

''اگر کوبرا میزائل فیکٹری یہاں ہے تو پھر بلیک گھوسٹ پہاڑیوں

میں کیا ہے۔ وہاں اس قدر سخت انتظامات کیوں کئے گئے ہیں''۔ عمران نے کہا۔

''وہاں سپر سٹور ہے۔ میزائل یہاں بنائے جاتے ہیں اور سٹور کرنے کے لئے بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کے اڈے پر بھیجے جاتے ہیں۔ اسی اڈے میں ہی میزائل اسٹیشن تعمیر کیا گیا ہے''...... مورس نے جواب دیا۔

''اگر وہاں سٹور ہے تو پھر یہ بات کیوں پھیلائی گئی ہے کہ وہاں فیکٹری ہے''...... عمران نے کہا۔

''فیکٹری پہلے تھی وہاں لیکن پھر فیکٹری کے ایک حصے کو خالی کر کے تمام مشینری یہاں پہنچا دی گئی اور فیکٹری یہاں قائم کر کے پہاڑیوں میں سٹور اور میزائل اسٹیشن بنایا گیا ہے''...... مورس نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے مورس سے مزید معلومات لینی شروع کر دیں اور مورس جو لاشعوری کیفیت میں تھا اس نے عمران کی ہر بات کا سچ سچ جواب دیا تھا۔ عمران نے تمام معلومات جب مورس سے حاصل کر لیں تو اس نے میز پر رکھا ہوا خنجر اٹھایا اور دوسرے لمحے خنجر مورس کی شہ رگ میں اتر گیا اور عمران ہاتھ اس کے سر سے اٹھا کر پیچھے ہٹ گیا۔

چند لمحے تڑپنے کے بعد مورس ساکت ہو گیا تو عمران نے خنجر اس کی گردن سے کھینچ لیا اور پھر اسے اس کے لباس سے اچھی طرح

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

صاف کر کے اس نے خنجر واپس جیب میں ڈالا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس ہال میں پہنچ گیا جہاں مشینری نصب تھی۔ عمران کے کہنے پر اس کے ساتھیوں نے تمام مشینری فائرنگ کر کے ناکارہ کر دی۔

"اس مورس نے کیا بتایا ہے عمران صاحب"...... صفدر نے پوچھا تو عمران نے مورس سے ملنے والی تمام معلومات بتا دیں۔

"اوہ۔ تو وہ لارڈ ہی اصل میں میکارنو تھا۔ حیرت ہے اس نے ذرا سا بھی شک نہیں ہونے دیا"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب ہم نے اس میکارنو تک اس انداز میں پہنچنا ہے کہ اسے آخری لمحے تک معلوم نہ ہو سکے ورنہ وہ کلب چھوڑ کر اگر فیکٹری میں شفٹ ہو گیا تو پھر ہمارے لئے اسے واقعی تلاش کرنا مشکل ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اسے اغوا کر کے یہاں لے آئیں اور پھر اس سے تفصیلی معلومات حاصل کر کے اس فیکٹری پر ریڈ کیا جائے ورنہ وہاں کلب میں ہمیں ایک تو قتل عام کرنے پڑے گا اور دوسرا شاید پھر بھی اس میکارنو سے وہ تفصیلی معلومات حاصل نہ ہو سکیں"...... صفدر نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ بھی تو سوچو کہ وہاں سے اسے اغوا کیسے کیا جائے گا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یہ بات واقعی سوچنے کی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ایک منٹ۔ میں کوشش کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف پڑے ہوئے طاقتور ٹرانسمیٹر کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر پر میکارنو کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اسے آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ مورس کالنگ۔ اوور"...... عمران نے مورس کی آواز اور لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ میکارنو اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد میکارنو کی آواز سنائی دی۔

"وکٹری میکارنو۔ ایشیائی ایجنٹ مارے جا چکے ہیں اوور"۔ عمران نے کہا۔

"مارے جا چکے ہیں۔ کیا مطلب۔ کس نے انہیں ہلاک کیا ہے اوور"...... میکارنو کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ تلخی بھی موجود تھی۔

"انہوں نے اچانک میرے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر دیا۔ نتیجہ یہ کہ وہ میرے آدمیوں کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے۔ اگر ہم انہیں ہلاک نہ کرتے تو تم خود سمجھ سکتے ہو کہ ہم خود مارے جاتے۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ تمہارے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر دیا تھا انہوں نے۔ وہ کیسے۔ تم تو ان کی نگرانی کر رہے تھے۔ پھر یہ کیسے ہو گیا۔ اوور"۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

میکارنو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے رہوڈس کے ہلاک ہونے اور ایشیائیوں کے میک اپ تبدیل کر کے رہوڈس سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات ملنے سے لے کر ہیڈ کوارٹر پر حملے کی تفصیل بتا دی۔

"انہیں اندرونی حفاظتی نظام کا علم نہیں تھا اس لئے انہوں نے اندھا دھند کارروائی کی جس کے نتیجہ میں وہ سب ہلاک ہو گئے۔ البتہ ایک آدمی زخمی ہوا تھا۔ اس سے یہ ساری معلومات ملی ہیں۔ اوور"...... عمران نے مورس کے لہجے اور آواز میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ چلو اچھا ہوا ہے جو یہ سب ہلاک ہو گئے ہیں۔ خواہ مخواہ میں ہمارے سر کا درد بنے ہوئے تھے۔ اب ہم سکون سے تو رہیں گے۔ اوور"...... میکارنو نے جواب دیا۔

"ہاں۔ اب ان کی لاشوں کا کیا کرنا ہے۔ کیا کلب میں بھجوا دوں۔ اوور"...... عمران نے جان بوجھ کر کہا۔

"یہ بتاؤ کہ کیا تم نے ان کے میک اپ واش کر دیئے ہیں۔ اوور"...... میکارنو نے جواب دیا۔

"نہیں۔ ابھی تک تو نہیں کئے۔ بہرحال ہو سکتا ہے کہ وہ ماسک میک اپ میں ہوں۔ اوور"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ان کے میک اپ واش کرو۔ میں اپنے خاص آدمی ہیڈلر کو

بھیج دیتا ہوں وہ انہیں لے آئے گا۔ اوور"...... میکارنو نے کہا۔

"سوری میکارنو۔ ہیڈلر کو میں اپنے ہیڈ کوارٹر میں داخلے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ یہ اجازت صرف تمہارے لئے ہے۔ ویسے تمہیں تکلیف کرنے کی ضرورت بھی نہیں میں اپنے آدمیوں کے ذریعے یہ لاشیں تمہارے کلب پہنچا دیتا ہوں پھر تم جانو اور یہ لاشیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں دراصل چاہتا تھا کہ پہلے انہیں پہچان لیا جائے۔ بہرحال ٹھیک ہے تم اپنے آدمیوں کے ذریعے انہیں کلب بھجوا دو۔ یہاں ہیڈلر انہیں وصول کر لے گا۔ اوور"...... میکارنو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ان کے میک اپ وغیرہ ختم کر کے انہیں بھجوا دیتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ کیا بات ہوئی عمران صاحب۔ وہ تو نہیں آیا یہاں"۔ صدیقی نے کہا۔

"میں نے کوشش تو بہرحال کی تھی اور براہ راست اس لئے نہیں کہا کہ اس طرح وہ مشکوک ہو سکتا تھا۔ بہرحال ہم مورس کے آدمی بن کر وہاں جائیں گے اور اس کے لئے ہمیں میک اپ بدلنے کی بھی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا ٹرانسمیٹر پر سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو عمران

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ میکارنو کالنگ۔ اوور''...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی میکارنو کی آواز سنائی دی اور عمران کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ تیرنے لگی کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ میکارنو نے یہ کال چیکنگ کرنے کے لئے کی ہے۔

''یس۔ مورس اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... عمران نے مورس کی آواز اور لہجے میں کہا۔

''میں نے اس لئے کال کیا ہے کہ مورس کہ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم یہ لاشیں وہیں اپنے ہیڈ کوارٹر میں رکھو۔ میں چیف سیکرٹری سے بات کر کے انہیں بتا دیتا ہوں۔ پھر تم ان کی لاشیں اپنے ہیڈ کوارٹر میں ہی برقی بھٹی میں جلا کر بھسم کر دینا۔ اوور''...... میکارنو نے کہا۔

''کیوں تمہیں ڈر ہے کہ کہیں یہ لاشیں پھر سے زندہ انسانوں میں نہ تبدیل ہو جائیں اور تمہارے ساتھ تمہارے کلب کو بھی تباہ کر دیں۔ اوور''...... عمران نے مورس کی آواز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تم جنہیں ہلاک کرتے ہو وہ شیطانی روحیں بھی ہوں تو دوبارہ نہیں جاگ سکتیں۔ دراصل میں نہیں چاہتا کہ یہ لاشیں کلب میں آئیں کیونکہ اب لازماً ان کا دوسرا گروپ یہاں پہنچے گا اور انہیں بہرحال کلب کا کلیو مل

جائے گا کہ لاشیں یہاں آئی تھیں۔ اوور''...... میکارنو نے کہا۔

''لیکن ان کی چیکنگ کیسے ہو گی۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''تم ہیڈلر کو اجازت دے دو۔ وہ تمہارے پاس پہنچ جاتا ہے اور ان کی چیکنگ کا عمل مکمل کر لیتا ہے۔ اوور''...... میکارنو نے کہا۔

''نہیں سوری۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہیڈلر تمہارے ساتھ آ جائے۔ تم میرے اصول تو جانتے ہو۔ میں کسی کے لئے اپنے اصول نہیں توڑ سکتا۔ رئیلی ویری سوری۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''پہلے تو تم نے کبھی نہ ایسے اصولوں کی بات کی تھی اور نہ ہی اس طرح کبھی ضد کی تھی۔ پھر آج ایسا کیوں کر رہے ہو۔ آج تمہیں اپنے اصولوں کا خیال کیسے آ گیا۔ اوور''...... اس بار میکارنو نے قدرے مشکوک سے لہجے میں کہا۔

''یہ سرکاری ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر ہے میکارنو۔ جس طرح تم کلب کے سلسلے میں محتاط ہو اسی طرح میں اپنے ہیڈ کوارٹر کے سلسلے میں محتاط ہوں۔ تم تو میرے دوست ہو اس لئے تمہاری آمد کا کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن اکیلے ہیڈلر کے آنے سے ہو سکتا ہے کہ میرا کوئی آدمی کہیں مخبری کر دے۔ اوور''...... عمران نے بات بناتے ہوئے کہا۔

''اچھا ٹھیک ہے۔ تم ایسا کرو کہ یہ لاشیں یہاں بھجوا دو۔ کلب کی عقبی سائیڈ پر۔ وہاں میرا آدمی جیکب نہیں وصول کر لے گا اور پھر خفیہ راستے سے ہی انہیں کلب میں لے جائے گا۔ اوور''۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے تم کہو۔ مجھے اس پر بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"او کے۔ اوور"...... میکارنو نے کہا۔

"او کے۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ سن کر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب وہاں موجود ایک ویگن میں سوار ہو کر ٹرانگا کلب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ان کے ساتھ لاشیں نہیں تھیں۔

ڈرائیونگ سیٹ پر عمران موجود تھا جبکہ فرنٹ سیٹ پر صفدر بیٹھا ہوا تھا۔ جولیا اور صالحہ کو عقبی طرف بٹھا دیا گیا تھا کیونکہ جیکب ان کے ساتھ عورتوں کو دیکھ کر مشکوک ہو سکتا تھا اس لئے عمران نے جولیا اور صالحہ کو عقبی سیٹ پر بٹھا دیا تھا اور ان کو یہ ہدایت بھی کر دی تھی کہ وہ اس وقت تک ویگن سے باہر نہیں آئیں گی جب تک کہ جیکب پر قابو نہیں پا لیا جائے گا۔

تھوڑی دیر بعد ویگن ٹرانگا کلب کے عقبی طرف پہنچ گئی چونکہ عمران اور صفدر پہلے ہی ٹرانگا کلب کے اطراف کا جائزہ لے چکے تھے اس لئے انہیں معلوم تھا کہ کلب کے عقبی طرف ایک بند چوڑی سی گلی ہے جس کے آخر میں کوڑا کرکٹ کے بڑے بڑے چار پانچ ڈرم بھی پڑے ہوئے تھے لیکن اس گلی میں کلب کی دیوار میں نہ کوئی دروازہ تھا اور نہ ہی سامنے والی دیوار میں کوئی دروازہ نظر آ رہا تھا

لیکن اب میکارنو نے جس طرح انہیں وہاں بلوایا تھا اس سے صاف ظاہر تھا کہ کوئی خفیہ راستہ اس طرف بھی ہے۔ عمران نے ویگن گلی میں موڑی تو سامنے ہی دیوار کے ساتھ پانچ آدمی کھڑے نظر آ رہے تھے۔

"جولیا اور صالحہ۔ تم دونوں نیچے لیٹ جاؤ"...... عمران نے کہا تو جولیا اور صالحہ تیزی سے سیٹ سے کھسک کر عقبی سیٹوں کے نیچے لیٹ گئیں۔ عمران نے ویگن ان کے قریب لے جا کر روک دی اور دوسرے لمحے ویگن سے اتر آیا جبکہ اس کے ساتھی تیزی سے دروازے سے نیچے اتر آئے۔

"آپ لوگ کون ہیں۔ آپ کو تو پہلے کبھی میں نے نہیں دیکھا"...... ایک لمبے قد اور چوڑے شانوں والے آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چلو اب تو دیکھ لیا ہے مسٹر جیکب"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے جیکب چیختا ہوا اچھل کر دو قدم دور جا گرا۔ اس کے چہرے پر عمران کا زوردار تھپڑ پڑا تھا اور پھر شاید یہ عمران کی طرف سے اپنے ساتھیوں کو اشارہ تھا کہ دوسرے لمحے اس کے ساتھی باقی چاروں افراد پر ٹوٹ پڑے جو بڑے ڈھیلے ڈھالے انداز میں کھڑے تھے۔ شاید جیکب انہیں لاشیں اٹھا کر اندر لے جانے کے لئے ساتھ لایا تھا۔

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

جیکب نیچے گر کر تیزی سے اٹھنے ہی لگا تھا کہ اس سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے عمران نے اس کی کنپٹی پر لات مار دی اور وہ ایک بار پھر چیختا ہوا نیچے گرا اور پھر وہ اٹھ نہ سکا کیونکہ عمران کی لات مسلسل حرکت میں رہی اور چند لمحوں بعد ہی جیکب ساکت ہو گیا۔

اس دوران عمران کے ساتھی باقی افراد کی گردنیں توڑ کر نہ صرف انہیں ہلاک کر چکے تھے بلکہ وہ ان کی لاشوں کو گھسیٹ کر کوڑے کرکٹ کے ڈرموں کے پیچھے لے جا چکے تھے۔ جیکب بے ہوش ہو چکا تھا۔ اس کی ناک اور منہ سے خون بہنے لگ گیا تھا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے جھک کر اسے اٹھایا اور پھر اسے لے کر وہ دوڑتا ہوا ان ڈرموں کے پیچھے لے آیا۔

”تم باہر رکو۔ میں اسے پوچھ گچھ کر لوں۔ خیال رکھنا جو بھی نظر آئے اسے اڑا دینا“...... عمران نے جھک کر جیکب کو نیچے لٹا کر اس کی ناک اور منہ پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور اس کے ساتھی دوڑتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھ کر ویگن کی سائیڈ اور دیوار میں موجود دروازے کی سائیڈوں میں اس طرح کھڑے ہو گئے کہ دور سے دیکھنے والے کو کسی قسم کا شک نہ پڑ سکے جبکہ جولیا اور صالحہ بدستور ویگن کے اندر ہی موجود تھیں۔

ان سب نے جیبوں میں ہاتھ ڈال رکھے تھے جن میں مشین پسٹل موجود تھے اور وہ ہر لمحے کسی بھی قسم کے خطرے سے نمٹنے کے

لئے پوری طرح تیار نظر آ رہے تھے۔ ادھر جب جیکب کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو عمران نے دونوں ہاتھ ہٹائے اور سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا۔

گلی کی طرف سے کوڑے کے چوڑے اور اونچے ڈرم کی اوٹ تھی اس لئے گلی کی طرف سے اسے اس وقت تک نہ دیکھا جا سکتا تھا جب تک کوئی قریب نہ آ جائے اور گلی میں عمران کے ساتھی موجود تھے۔ پھر جیسے ہی جیکب نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کا جسم اٹھنے کے لئے تیزی سے سمٹنے لگا تو عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے موڑ دیا اور جیکب کے جسم نے بے اختیار جھٹکے کھانے شروع کر دیئے۔ اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگ گئیں اور چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا تھا۔ عمران نے پیر کو تھوڑا سا واپس کیا تو جیکب کی حالت جس تیزی سے بگڑی تھی اتنی ہی تیزی سے نارمل ہونا شروع ہو گئی لیکن اس کے چہرے پر تکلیف کے تاثرات ویسے ہی موجود تھے اور تکلیف کی شدت سے اس کی آنکھیں پوری طرح نہ بند ہو رہی تھیں اور نہ ہی پوری طرح کھل رہی تھیں۔ آنکھوں میں سرخی نمایاں نظر آنے لگ گئی تھی۔

”بولو میکارنو کون ہے اور کہاں ہے۔ بولو“...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

”میکارنو لارڈ ہے۔ لارڈ۔ کلب کا لارڈ میکارنو ہی ہے۔ وہ

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

اپنے خصوصی آفس میں ہے“...... جیکب کے منہ سے رک رک کر لیکن مسلسل الفاظ نکل رہے تھے۔

”کوبرا میزائل فیکٹری کا راستہ کہاں ہے“...... عمران نے کہا۔

”لل۔ لل۔ لارڈ کو معلوم ہو گا۔ لارڈ کو۔ مجھے نہیں معلوم کیونکہ راستہ کلب میں نہیں ہے کسی اور جگہ ہے جس کا علم لارڈ کو ہے۔ مجھے نہیں ہے“...... جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے پیر کر ایک جھٹکے سے موڑا تو جیکب کے جسم نے ایک زور دار جھٹکا کھایا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔

عمران نے پیر ہٹایا اور تیزی سے مڑ کر وہ ڈرم کی اوٹ سے نکل کر اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھنے لگا۔

”جولیا اور صالحہ۔ اب تم دونوں بھی باہر آ جاؤ“...... عمران نے کہا تو ویگن میں سے جولیا اور صالحہ بھی باہر آ گئیں۔

”یہ لارڈ ہی اصل میکارنو ہے۔ اس کے دو روپ ہیں اور فیکٹری اس کلب کے نیچے ہے لیکن اس کا راستہ کسی اور جگہ سے ہے۔ اب ہم نے لارڈ یا میکارنو کو پکڑنا ہے اور اس سے تمام معلومات حاصل کرنی ہیں“...... عمران نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا جس کے سامنے جیکب اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ عمران نے دروازے کو دبا کر کھولا اور پھر اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک طویل راہداری تھی جس کے اختتام پر سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔

عمران کے پیچھے اس کے ساتھی بھی اندر داخل ہوئے۔ سب

سے آخر میں صفدر اندر آیا اور پھر اس نے دروازے کو اندر سے لاک کر دیا۔ عمران سیڑھیاں چڑھتا ہوا جب اوپر پہنچا تو یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جو ہر قسم کے سازو سامان سے خالی تھا۔ دروازے کی مقابل دیوار میں ایک اور دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا اور وہاں بھی ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس کا اختتام بھی سیڑھیوں پر ہو رہا تھا۔

عمران اور اس کے ساتھی اس کمرے کو کراس کر کے اس راہداری میں آئے اور پھر عمران سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچا تو سیڑھیوں کے آخر میں بھی دروازہ تھا جو اندر سے بند تھا۔ عمران نے لاک ہٹایا اور دروازے کو آہستہ سے کھولا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ یہ دروازہ ایک چوڑی سی راہداری میں کھلتا تھا اور اسے دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا کہ یہ وہی راہداری ہے جو کلب کے مین ہال سے دائیں طرف کو ہے۔ اس راہداری سے گزر کر وہ لارڈ کے آفس پہنچے تھے۔

راہداری خالی پڑی ہوئی تھی۔ البتہ ہال کی طرف سے مدھم شور سنائی دے رہا تھا جس میں نسوانی آوازیں بھی شامل تھیں۔ عمران اس راہداری میں آ گیا لیکن جہاں پہلے لارڈ کے آفس کا دروازہ تھا اب وہاں سپاٹ دیوار تھی۔ راہداری خالی تھی۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ عمران تیزی سے اس دیوار کی طرف بڑھا جہاں پہلے اس نے آفس کا دروازہ دیکھا تھا۔ اس نے دیوار پر ہاتھ رکھ کر اسے دبایا لیکن دیوار ٹھوس تھی۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

”حیرت ہے۔ شاید اس دیوار سے ملتی جلتی کوئی دوسری دیوار ہو۔ بہرحال آؤ۔ اب ہال سے معلوم ہو گا کہ لارڈ کہاں ہے“۔ عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کے سارے ساتھی خاموشی سے اس کے پیچھے تھے لیکن ابھی وہ ہال کے قریب ہی پہنچے تھے کہ اچانک ایک نوجوان تیزی سے ہال کی طرف سے چلتا ہوا اس راہداری میں آیا اور سامنے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر بے اختیار ٹھٹھک کر رک دیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”لارڈ کہاں ہے“...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

”تم۔ تم لوگ کون ہو اور کہاں سے آ رہے ہو“...... اس نوجوان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہمیں ہیڈلر نے بھیجا ہے لارڈ کے پاس۔ کہاں ہے لارڈ“۔ عمران نے کہا۔

”اوہ اوہ۔ وہ تو دوسری سمت راہداری میں ہے آؤ میرے ساتھ“...... اس نوجوان نے ہیڈلر کا نام سن کر اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی خاموشی سے اس کے پیچھے چلتے ہوئے ہال میں داخل ہوئے۔ ہال میں ہر شخص اپنی مستی میں غرق تھا۔ کاؤنٹر پر موجود چار آدمی سروس دینے میں مصروف تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی اس نوجوان کے پیچھے چلتے ہوئے ہال کے دوسرے کنارے میں موجود راہداری میں پہنچ گئے تو

عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ یہاں بالکل پہلے جیسی راہداری موجود تھی۔ اس کے آخر میں البتہ دیوار تھی جس میں کوئی دروازہ نہیں تھا اور یہاں مشین گنوں سے مسلح چار افراد موجود تھے اور وہاں لارڈ کا آفس کا دروازہ بھی موجود تھا۔ چاروں افراد عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر چوکنا ہو گئے۔

”انہیں ہیڈلر نے بھیجا ہے باس لارڈ کے پاس“...... اس نوجوان نے کہا۔

”باس نہیں ہے۔ واپس جاؤ“...... ان میں سے ایک نے انتہائی سخت لہجے میں کہا لیکن عمران اسی طرح آگے بڑھتا رہا جیسے اس نے اس آدمی کی بات ہی نہ سنی ہو۔

”آگے مت آؤ۔ میں کہہ رہا ہوں کہ واپس جاؤ“...... اس آدمی نے تیزی سے ایک قدم آگے بڑھ کر انتہائی درشت لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے وہ عمران کا زوردار تھپڑ کھا کر چیختا ہوا نیچے گرا اور اس کے ساتھ ہی راہداری ٹھک ٹھک کی آوازوں اور ان مسلح افراد اور انہیں ساتھ لے کر جانے والے نوجوان کی چیخوں سے گونج اٹھی۔ وہ سب چیختے ہوئے نیچے گرے اور بری طرح تڑپنے لگے۔

”کسی کو مت آنے دینا۔ جو نظر آئے بھون ڈالو۔ جولیا میرے ساتھ آئے گی“...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دروازے پر زور سے لات ماری تو دروازہ ایک دھماکے سے کھلتا چلا گیا اور عمران اچھل کر اندر داخل ہوا تو یہ ایک وسیع آفس تھا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

کمرے میں تین مسلح آدمی کھڑے تھے۔ عمران جیسے ہی اندر داخل ہوا اس کے مشین پسٹل نے گولیاں اگلیں اور تینوں مسلح آدمی چیختے ہوئے نیچے گرے ہی تھے کہ عمران نے جمپ لگایا اور دوسرے لمحے میز کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا ادھیڑ عمر مگر مضبوط جسم کا مالک آدمی جس کا ہاتھ تیزی سے کھلی دراز میں موجود مشین پسٹل کی طرف بڑھا تھا چیختا ہوا کرسی سمیت پیچھے عقبی دیوار سے ٹکرایا اور اس کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔

اس کا چہرہ میز کی سطح سے ٹکرا کر جیسے ہی واپس مڑا عمران کی لات ایک بار پھر اس کی تھوڑی پر پوری قوت سے پڑی اور ایک بار پھر لارڈ کا سر کرسی سمیت عقبی دیوار سے پوری قوت سے ٹکرایا اور پلک جھپکنے میں واپس میز کی سطح سے اس کا چہرہ اور تھوڑی پوری قوت سے ٹکرا گیا اور اس کے ساتھ ہی لارڈ کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ اس کا چہرہ دوبارہ ٹکرانے سے ہی شدید زخمی ہو گیا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کسی مشین نے اس کے چہرے کا بھرتہ بنا دیا ہو۔

عمران اچھل کر میز سے نیچے اترا اور اس نے کرسی میں ڈھیلے انداز میں پڑے ہوئے لارڈ کے جسم کو بازو سے پکڑ کر ایک زور دار جھٹکے سے کرسی سے کھینچا اور بازو گھما کر اس نے بے ہوش لارڈ کے جسم کو میز کی دوسری طرف فرش پر بچھے ہوئے قالین پر پھینک دیا۔ جولیا دروازے کے قریب موجود تھی۔ باہر سے تیز فائرنگ اور انسانی چیخوں کی آوازیں مسلسل سنائی دے رہی تھیں۔ یہ آوازیں عمران

نے اب سنی تھیں۔

"باہر زبردست مقابلہ ہو رہا ہے عمران۔ اسے اٹھاؤ اور یہاں سے نکل چلو"...... جولیا نے کہا۔

"بے فکر رہو۔ سیکرٹ سروس کے ممبران اب ان عام سے غنڈوں سے مار نہیں کھاتے۔ باہر کون سی جگہ ہے پوچھ گچھ کی۔ انہیں جا کر کہو کہ بم مار دیں"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی اچھل کر دروازے سے باہر نکلی اور دوڑتی ہوئی ہال کی طرف بڑھ گئی۔ عمران نے جھک کر لارڈ کو اٹھا کر کرسی پر ڈالا اور دوسرے لمحے اس کا بازو گھوما اور لارڈ کے چہرے پر زور دار تھپڑ پڑا۔ اس کے ساتھ ہی عمران کا دوسرا بازو گھوما اور دوسرے گال پر پڑنے والے زور دار تھپڑ نے اس کا گال ہی پھاڑ کر رکھ دیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی لارڈ چیخ مار کر ہوش میں آ گیا۔

اس کے ہوش میں آتے ہی عمران نے ایک ہاتھ سے اس کا سر پکڑ کر کرسی سے لگایا اور دوسرے ہاتھ کی دو انگلیاں اس نے پوری قوت سے لارڈ کے دونوں نتھوں میں اس طرح اندر ڈال دیں جیسے نیزہ کسی خالی جگہ پر مار دیا جاتا ہے اور دوسرے لمحے اس نے اپنے ہاتھ کو ایک خاص انداز میں حرکت دے کر جب کھینچا تو اس کے ناخنوں میں موجود بلیڈوں نے لارڈ کے دونوں نتھنوں کو آدھے سے زیادہ کاٹ کر رکھ دیا۔

اس کے ساتھ ہی لارڈ کی پیشانی پر ایک رگ ابھر آئی اور لارڈ

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

کے حلق سے صرف ایک ہی چیخ نکل سکی۔ اس کے بعد تو اسے شاید چیخنے کا موقع ہی نہ مل سکا تھا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدّت سے بری طرح بگڑ گیا تھا اور چہرہ اور آنکھیں مسلسل اور خوفناک تشدد کی وجہ سے پتھرائی ہوئی سی نظر آ رہی تھیں۔

پیشانی پر رگ ابھرتے ہی عمران کا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے لارڈ کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر پڑا اور لارڈ کا جسم اس انداز میں تڑپا جیسے اس کے جسم سے لاکھوں وولٹیج کا الیکٹرک کرنٹ گزر گیا ہو۔ اس کا منہ چیخنے کے لئے کھلا لیکن اس کے منہ سے چیخ نہ نکل سکی تھی۔

”تمہارا نام میکارنو ہے۔ لارڈ میکارنو۔ بولو۔ بولو“...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر دوسری ضرب لگا دی۔ وہ لارڈ میکارنو کو سنبھلنے کا موقع ہی نہ دینا چاہتا تھا کیونکہ اسے احساس تھا کہ باہر اس کے ساتھیوں کی پوزیشن خاصی نازک ہو گی اور جیسے جیسے وقت گزرتا جائے گا ان کی پوزیشن نازک سے نازک تر ہوتی چلی جائے گی اس لئے وہ جلد از جلد اس لارڈ کے اعصابی نظام کو ختم کر کے اسے لاشعوری کیفیت میں لانا چاہتا تھا تاکہ اسے بغیر کسی مزاحمت کے کوبرا میزائل فیکٹری کے بارے میں تفصیلات مل سکیں۔

”ہاں۔ ہاں۔ میں میں میکارنو ہوں۔ میں ہی لارڈ میکارنو ہوں۔ میں ہی میکارنو“...... میکارنو کے منہ سے رک رک کر الفاظ نکلنے لگے۔

”کوبرا میزائل فیکٹری کا راستہ کہاں سے ہے۔ بولو۔ جلدی بولو“...... عمران نے ایک بار پھر اس کی پیشانی پر ضرب لگاتے ہوئے کہا اور میکارنو کا جسم یکلخت ڈھیلا پڑ گیا۔ اس کا چہرہ اب اس قدر بگڑ گیا تھا کہ شاید اس سے زیادہ بگڑنے کی گنجائش ہی باقی نہ رہی تھی۔

”ماسٹر کلب سے۔ ماسٹر کلب سے“...... میکارنو نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔ شاید تکلیف کی شدت انتہاء تک پہنچنے کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی گولیاں میکارنو کے سینے میں اترتی چلی گئیں اور اس کے ساتھ ہی عمران عقبی دیوار میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عقبی طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کی دیوار میں ایک سیف موجود تھا جس پر نمبروں والا تالا تھا۔ عمران نے مشین پسٹل کی نال اس تالے کی طرف کی اور ٹریگر دبا دیا۔ چند گولیوں کے بعد ہی تالے کے پرزے ٹوٹ گئے اور عمران نے سیف کھولا تو اس کے ایک خانے میں ایک سرخ رنگ کی فائل موجود تھی جبکہ باقی خانے بھاری مالیت کے کرنسی نوٹوں سے بھرے ہوئے تھے۔

عمران نے فائل اٹھائی۔ فائل پر جلی حروف میں کوبرا میزائل فیکٹری لکھا تھا۔ عمران نے اسے کھولا اور سرسری سی نظریں ڈالنے

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

کے بعد اس نے فائل بند کر دی اور پھر اسے تہہ کر کے اس نے کوٹ کی جیب میں ڈال لیا اور تیزی سے واپس مڑا۔ چند لمحوں بعد وہ آفس سے نکل کر راہداری سے ہوتا ہوا جب ہال میں داخل ہوا تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے کے قریب ہو گئیں۔ وہاں فرش پر ہر طرف عورتوں اور مردوں کی لاشیں بکھری ہوئی تھی۔ پورے ہال میں ہر طرف خون ہی خون پھیلا ہوا تھا۔ صفدر اور جولیا ہال کے مین گیٹ کے قریب کھڑے تھے جبکہ باقی ساتھی باہر تھے۔

''جلدی بلاؤ باہر والوں کو بھی۔ ہم اسی خفیہ راستے سے باہر نکلیں گے''...... عمران نے کہا تو جولیا تیزی سے باہر نکل گئی جبکہ عمران دوڑتا ہوا ہال کراس کر کے دوسری طرف راہداری میں پہنچ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کے سارے ساتھی بھی اس کے پیچھے راہداری میں آ گئے اور پھر جس راستے سے وہ اندر آئے تھے اسی راستے سے ہی واپس کلب کے عقبی طرف پہنچ گئے جہاں ابھی تک ان کی ویگن موجود تھی۔

عمران نے بجلی کی سی تیزی سے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی جبکہ اس کے باقی ساتھی عقبی سیٹوں پر بیٹھ گئے اور عمران نے ویگن ایک جھٹکے سے آگے بڑھائی اور پھر سڑک پر پہنچ کر اس نے اسے اس طرف موڑنے کی بجائے جدھر کلب کا مین گیٹ تھا مخالف سمت موڑ دیا اور ویگن انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ عمران کے ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ان کی پیشانی پر

موجود سلوٹیں بتا رہی تھیں کہ اس وقت وہ خاصی الجھن میں مبتلا ہے۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے ویگن ایک سائیڈ پر کر کے ایک تنگ سی گلی میں موڑ کر روک دی۔

''چلو نیچے اترو۔ اب ہمیں پیدل آگے بڑھنا ہو گا ورنہ ہمیں چیک کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے ڈرائیونگ سیٹ سے نیچے اترتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی بھی نیچے اتر آئے اور پھر وہ پیدل ہی عمران کی رہنمائی میں تھوڑا سا آگے بڑھنے کے بعد ایک سائیڈ پر مڑے تو سامنے ہی ایک ویران سا احاطے نما مکان موجود تھا۔ عمران نے احاطے میں داخل ہوا تو اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہو گئے۔

''اب سب نے ماسک میک اپ تبدیل کرنے ہیں اور پھر ہم نے اس کوبرا میزائل فیکٹری کو تباہ کرنے کا مشن مکمل کرنا ہے''۔ عمران نے ایک کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور تیزی سے دوسرے کمروں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ عمران بھی ڈریسنگ روم میں گھس گیا اور لباس بدل کر اپنا میک اپ کرنے میں مصروف ہو گیا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

کوبرا میزائل فیکٹری کے ایک مخصوص حصے میں لارڈ میکارنو کا خاص آدمی ہیڈلر اور اس کے ساتھ ایک درمیانے قد کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا نام جیرم تھا جس کا تعلق بلیک اسکائی ایجنسی کے چیف مورس سے تھا اور یہ ہیڈلر کے ساتھ ہی رہتا تھا۔ ہیڈلر کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے جبکہ جیرم اپنے سامنے رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر کو اس انداز میں دیکھ رہا تھا جیسے اسے ٹرانسمیٹر سے آنے والی کال کا انتہائی شدت سے انتظار ہو۔

"یہ لارڈ آخر کیوں کال اٹنڈ نہیں کر رہا"...... ہیڈلر نے سامنے بیٹھے ہوئے آدمی سے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں جناب۔ میں نے اسی لئے چیف مورس کے لئے پیغام چھوڑا ہے کہ وہ مجھے کال کرے تو پھر میں اسے بتاؤں کہ لارڈ ہماری کال اٹنڈ نہیں کر رہا ہے۔ لیکن چیف مورس بھی کال نہیں کر رہا ہے۔ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ آخر باہر ہو کیا رہا

ہے۔ لارڈ اور چیف مورس کال کیوں اٹنڈ نہیں کر رہے ہیں"۔ جیرم نے پریشانی کے عالم میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو جیرم نے جھپٹ کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ سائمن کالنگ۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایک آدمی کی تیز اور متوحش آواز سنائی دی تو ہیڈلر اور وہ آدمی دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"یس۔ جیرم اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... اس آدمی نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ ٹرانگا کلب میں تباہی مچ چکی ہے۔ ہر طرف قیامت کا سا سماں ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے سہمی ہوئی اور خوفزدہ آواز سنائی دی تو جیرم اور ہیڈلر چونک پڑے۔ ان کے چہروں پر حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

"کیا۔ کیا۔ کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔ اوور"...... جیرم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سچ ہے باس۔ کلب میں موجود تمام افراد کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ بے شمار آدمیوں کو جن کی ہر طرف لاشیں ہی لاشیں بکھری ہوئی ہیں۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے یہاں پر قتل عام کیا گیا ہو۔ اوور"...... سائمن نے جواب دیا اس کے لہجے میں بے پناہ خوف اور دہشت جھلک رہی تھی۔

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

"اور لارڈ۔ لارڈ کہاں ہیں۔ اوور"...... جیرم نے چیختے ہوئے کہا۔

"لارڈ کی بھی لاش اس کے آفس میں پڑی ہوئی ہے اس پر تشدد کیا گیا ہے اور جناب قاتلوں کے بارے میں کسی کو بھی معلوم نہیں ہے۔ پولیس نے کلب کو چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے۔ انتظامیہ کے بڑے افسر پہنچ چکے ہیں۔ ہر طرف افراتفری مچی ہوئی ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے سائمن نے انتہائی متوحش لہجے میں کہا۔

"اوہ، اوہ۔ اس قتل عام کرنے والوں کا کوئی نہ کوئی کلیو حاصل کرو۔ کچھ نہ کچھ تو معلوم ہو جائے گا۔ اوور"...... جیرم نے کہا۔

"صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ کلب میں دو عورتیں اور دس مرد داخل ہوئے تھے۔ ان کے پاس جدید ترین اسلحہ تھا۔ ہال میں داخل ہوتے ہی انہوں نے نہ صرف اندھا دھند فائرنگ کی تھی بلکہ بم بھی پھینکے تھے۔ لوگوں کو مارنے کے لئے انہوں نے کھلے عام فائرنگ کی تھی اور اندرونی حصوں میں بم بلاسٹ کئے گئے تھے اور پھر وہ سارے کلب میں گھس گئے اور انہیں جو بھی دکھائی دیا انہوں نے اسے نہایت بے رحمی سے ہلاک کر دیا تھا۔ ان میں ایک آدمی جو شدید زخمی ہے اسی نے پولیس کو بس یہ بیان دیا ہے مزید معلومات نہیں مل سکیں اور باس کلب میں داخل ہونے سے پہلے ان افراد نے چیف مورس کی رہائش گاہ جو ان کا ہیڈ کوارٹر بھی تھا وہاں بھی

حملہ کیا تھا۔ ہیڈ کوارٹر کے بھی تمام افراد مارے جا چکے ہیں اور چیف مورس کی لاش بھی وہاں ملی ہے اس پر بھی تشدد کیا گیا ہے اوور"...... سائمن نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے لارڈ میکارنو کے ساتھ ساتھ ہماری ایجنسی کا چیف بھی ختم ہو چکا ہے۔ اوور"...... جیرم نے متوحش لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... سائمن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ مزید معلومات حاصل کرو اور پھر رپورٹ دو۔ اوور اینڈ آل"...... جیرم نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ کیا ہو گیا۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ ٹرانگا کلب میں تو کوئی پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا تھا"...... جیرم نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ہیڈلر خاموشی سے ان کی باتیں سن رہا تھا اس کا چہرہ پریشانی سے بگڑا ہوا تھا اور وہ انتہائی متوحش دکھائی دے رہا تھا۔ جیرم کا بھی خوف اور پریشانی سے برا حال تھا۔ اس قدر تباہی اور قتل و غارت کا سن کر اس کے بھی ہوش اُڑے ہوئے تھے۔ سب سے زیادہ دھچکا اسے بلیک اسکائی کے چیف مورس کی ہلاکت کا سن کر لگا تھا۔

"یہ کارروائی ایشیائی ایجنٹوں کی ہے جیرم اور وہ لوگ اس سے بھی زیادہ بڑی کارروائی کر سکتے ہیں۔ اب تم مجھے یہ بتاؤ کہ کوبرا میزائل فیکٹری کو ان کے ہاتھوں تباہ ہونے سے بچانے کے لئے

تمہاری کیا پلاننگ ہے“...... ہیڈلر نے کہا۔

”اس کے لئے مجھے چیف سیکرٹری صاحب سے بات کرنی ہوگی جناب۔ اب یہ ضروری ہو گیا ہے۔ جب تک چیف مورس زندہ تھا۔ اس وقت تک یہ ساری ذمہ داری ان کی تھی لیکن اب یہ ذمہ داری میری ہو گئی ہے لیکن میں اب جب تک چیف سیکرٹری صاحب سے بات نہیں کر لوں گا اس وقت تک میں آپ کو کچھ نہیں بتا سکتا“...... جیرم نے کہا تو ہیڈلر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جیرم نے تیزی سے سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنا شروع ہو گیا۔

”پی۔ اے ٹو چیف سیکرٹری“...... رابطہ ملتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”جیرم سیکنڈ چیف آف بلیک اسکائی بول رہا ہوں۔ میری فوراً چیف سیکرٹری صاحب سے بات کرائیں۔ اٹ از موسٹ ایمرجنسی“...... جیرم نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

”ہولڈ کریں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”یس۔ آسٹن اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... چند لمحوں بعد چیف سیکرٹری سر آسٹن کی مخصوص آواز سنائی دی۔

”جناب جیرم بول رہا ہوں اور میں بلیک اسکائی کے چیف مورس کا نمبر ٹو اور ایجنسی کا سیکنڈ چیف ہوں۔ چیف مورس کے حکم پر میں خصوصی طور پر کوبرا فیکٹری میں لارڈ میکارنو کے نمبر ٹو مسٹر

ہیڈلر کے ساتھ اس کے خصوصی آفس میں موجود ہوں اور اسی آفس سے بول رہا ہوں“...... جیرم نے کہا اور پھر اس نے چیف مورس کی رہائش گاہ اور ٹرانگا کلب پر ہونے والے وحشتناک حملے کی تفصیلات بتانی شروع کر دیں۔

”مجھے یہ ساری اطلاعات مل چکی ہیں نانسنس۔ یہ سب مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ ان حملہ آوروں کا کیا ہوا ہے۔ ان کا کچھ پتہ چلا ہے یا نہیں“...... چیف سیکرٹری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”وہ حملہ کرتے ہی یہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے تھے سر۔ سمجھ میں نہیں آ رہا کہ آخر ان لوگوں کو اس قدر ٹاپ سیکرٹ کا علم کیسے ہو گیا کہ فیکٹری کہاں پر موجود ہے۔ اور جناب جس انداز میں لارڈ میکارنو پر تشدد کے بارے میں مجھے بتایا گیا ہے اس سے صاف لگ رہا ہے کہ ان لوگوں نے لارڈ میکارنو پر شدید تشدد کیا تھا اور لارڈ میکارنو نے انہیں فیکٹری میں داخلے کا راستہ بتا دیا ہے اور کوبرا فیکٹری کو شدید ترین خطرات لاحق ہو گئے ہیں“۔ جیرم نے کہا۔

”تو اب تم کیا چاہتے ہو یہ بتاؤ۔ نانسنس“...... چیف سیکرٹری نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

”کوبرا میزائل فیکٹری کو بچانے کی ذمہ داری بلیک اسکائی ایجنسی کی ہے جناب۔ چیف مورس تو ہلاک ہو چکے ہیں۔ میں چاہتا ہوں

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

کہ اب یہ ساری ذمہ داری مجھے سونپ دیں تاکہ میں اپنی پوری قوت لگا کر اس فیکٹری کو غیر ملکی ایجنٹوں سے تباہ ہونے سے بچا سکوں“...... جیرم نے برسرِ مطلب پر آتے ہوئے کہا۔

”تو کیا تم یہ چاہتے ہو کہ بلیک اسکائی کا چیف تمہیں مقرر کر دیا جائے“...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

”جی ہاں جناب۔ چیف مورس کے بعد مجھ میں ہی اتنی قوت ہے کہ میں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا مقابلہ کر سکوں اور ان سے کوبرا میزائل فیکٹری کو تباہ ہونے سے بچا سکوں“...... جیرم نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم آج سے بلکہ ابھی سے بلیک اسکائی کے چیف ہو۔ اب تم نے فوری حرکت میں آنا ہے۔ اس کوبرا میزائل فیکٹری کو کسی صورت بھی تباہ نہیں ہونا چاہئے ورنہ کرانس کے مفادات کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا۔ اگر ایسا ہوا تو بلیک اسکائی ایجنسی کو بھی ختم کر دیا جائے اور تمہارا کورٹ مارشل بھی کر دیا جائے گا۔ سمجھ گئے ہو“...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

”یس سر۔ آپ بے فکر رہیں۔ آپ نے مجھے بلیک اسکائی کا چیف مقرر کر دیا ہے اس کے بعد یہ میری قومی ذمہ داری بن گئی ہے کہ میں اس فیکٹری کو پاکیشیائی ایجنٹوں سے تحفظ دلاؤں اور انہیں ان کے انجام تک پہنچا کر ان سے چیف مورس اور لارڈ میکارنو سمیت ان تمام افراد کی ہلاکت کا بدلہ لوں جنہیں انہوں نے اس قدر بے رحمی اور سفاکی سے ہلاک کیا ہے۔ اوور“...... جیرم نے

کہا۔

”لارڈ میکارنو کے آدمی ہیڈلر کو بھی اپنے ساتھ ملا لو اور تم دونوں مل کر کام کرو۔ اوور اینڈ آل“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جیرم نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر مسرت پھوٹی پڑ رہی تھی۔ مورس کی ہلاکت کے بعد اب وہ بلیک اسکائی کا چیف بن گیا تھا جس کا وہ نجانے کب سے خواب دیکھ رہا تھا اور آخر کار آج اس کا خواب پورا ہو ہی گیا تھا اس لئے اس کی خوشی دیدنی تھی لیکن اس کے سامنے چونکہ ہیڈلر موجود تھا اس لئے وہ خود کو کنٹرول کر رہا تھا تاکہ اسے اس کی اس خوشی کا علم نہ ہو سکے۔

”چیف سیکرٹری صاحب نے تمہیں بھی میرے ساتھ کام کرنے کے لئے کہا ہے“...... جیرم نے کہا۔

”ہاں۔ میں نے سن لیا ہے اور میں تمہارے ساتھ مل کر کام کرنے کے لئے تیار ہوں“...... ہیڈلر نے کہا۔

”گڈ شو۔ مجھے بلیک اسکائی کے چیف مورس نے بتایا تھا کہ فیکٹری میں داخل ہونے کا ایک ہی راستہ ہے جو ماسٹر کلب سے آتا ہے۔ ماسٹر کلب سے وہ راستہ کہاں سے نکلتا ہے اور اس کا انٹرس پوائنٹ کہاں ہے اس کے بارے میں مورس کو بھی معلوم نہ تھا۔ کیا تم جانتے ہو کہ وہاں سے انٹرس پوائنٹ کہاں پر موجود ہے“۔ جیرم نے ہیڈلر کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

”مجھے معلوم ہو گا تو میں بتاؤں گا“...... ہیڈلر نے جواب دیا تو جیرم بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیا مطلب۔ راستہ اس کلب سے ہے اور تمہیں نہیں معلوم۔ کیا تم مجھے احمق سمجھتے ہو“...... جیرم نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”یہی تو اصل چکر ہے۔ مجھے بھی چیف میکارنو نے یہی بتایا ہے کہ راستہ اسی ماسٹر کلب سے جاتا ہے۔ میں یہاں مستقل طور پر رہتا ہوں لیکن مجھے آج تک اس راستے کا علم نہیں ہو سکا اور نہ ہی کبھی کوئی آدمی اس کلب کے ذریعے فیکٹری میں گیا ہے اور نہ باہر آیا ہے اور نہ کبھی مشینری گئی ہے“...... ہیڈلر نے کہا۔

”یہ کیسے ممکن ہے۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ میکارنو نے یہ بات تم سے بھی چھپائی ہے اور اس نے مورس کو بھی غلط بیانی کی تھی“...... جیرم نے کہا۔

”میں نے ایک بار یہی بات لارڈ سے کی تھی تو لارڈ نے کہا کہ انہوں نے غلط بیانی نہیں کی۔ راستہ واقعی ماسٹر کلب سے ہی جاتا ہے لیکن اس کا علم مجھے یا کسی دوسرے کو قطعاً نہیں ہو سکتا اور یہی بات ہے جناب کہ باوجود کوشش کے واقعی مجھے انٹرس پوائنٹ کا آج تک معلوم نہیں ہو سکا ہے“...... ہیڈلر نے کہا۔

”یہ بات بھی تمہیں میکارنو نے بتائی تھی کہ فیکٹری کلوز کر دی گئی ہے“...... جیرم نے کہا۔

”ہاں“...... ہیڈلر نے جواب دیا۔

”لارڈ میکارنو کے علاوہ اور کسے معلوم ہو سکتا ہے اس راستے کے بارے میں“...... جیرم نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

”مجھے نہیں معلوم“...... ہیڈلر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”افسوس۔ پھر اب میں کیا کر سکتا ہوں“...... جیرم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔ اس نے ایک بار پھر چیف سیکرٹری سے بات کی اور رابطہ ہونے پر اس نے ہیڈلر سے ہونے والی تمام بات چیت دوہرا دی۔ چیف سیکرٹری نے بھی اس پوائنٹ پر ہیڈلر سے تفصیل سے بات کی لیکن ہیڈلر نے وہی بات دوہرا دی جو اس نے اس سے پہلے جیرم سے کہی تھی۔

”جیرم۔ اب یہی ہو سکتا ہے کہ تم عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف اس ماسٹر کلب میں کوئی ٹریپ بچھاؤ تاکہ ان کا خاتمہ کیا جا سکے۔ دوسری طرف ٹارج ایجنسی بھی ان کے پیچھے لگی ہوئی ہے لیکن ابھی تک وہ بھی پاکیشیائی ایجنٹوں کا کوئی کلیو حاصل نہیں کر سکی ہے۔ نجانے یہ سب کیا ہو رہا ہے“...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

”یس چیف۔ عمران اور اس کے ساتھی ختم ہو گئے تو پھر فیکٹری محفوظ رہ جائے گی“...... جیرم نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم فوراً حرکت میں آ جاؤ۔ گڈ بائی“...... چیف سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جیرم نے رسیور رکھ دیا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

"تمہارے پاس کتنے مسلح افراد ہیں"...... جیرم نے کہا۔

"پندرہ آدمی ہیں"...... ہیڈلر نے جواب دیا۔

"صرف پندرہ آدمی۔ کیا اور آدمیوں کا انتظام ہو سکتا ہے"۔ جیرم نے بے چینی سے پوچھا۔

"نہیں۔ فوری طور پر تو نہیں لیکن دوسرے شہر سے آدمیوں کو بلایا جا سکتا ہے"...... ہیڈلر نے کہا۔

"ہونہہ۔ اس میں تو کافی وقت لگ جائے گا۔ خیر تم جتنے بھی آدمی ہیں انہیں بلا لو۔ میرے آدمی بھی دارالحکومت میں ہیں۔ انہیں بھی بلانے میں وقت لگ جائے گا۔ فی الحال تمہارے پندرہ آدمیوں سے ہی کام چلانا پڑے گا"...... جیرم نے کہا تو ہیڈلر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور آفس سے باہر نکلتا چلا گیا۔ جیرم وہیں بیٹھ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریپ کرنے اور انہیں ہلاک کرنے کے بارے میں سوچنے میں مصروف ہو گیا۔ اس کے چہرے پر چٹانوں جیسی ٹھوس سنجیدگی طاری تھی اور اس کے چہرے پر ایسے تاثرات بھی نمایاں تھے کہ وہ ہر قیمت پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے بے تاب ہو۔

عمران اپنے تمام ساتھیوں سمیت ماسٹر کلب کے خاصے بڑے ہال کے ایک کونے میں موجود تھے۔ ان سب نے مقامی افراد کا میک اپ کیا ہوا تھا۔ وہ میک اپ جس میں انہوں نے ٹرانگا کلب میں کارروائی کی تھی وہ انہوں نے تبدیل کر لیا تھا تاکہ پولیس انہیں فوری طور پر چیک نہ کر سکے۔ البتہ ان کے لباس وہی تھے کیونکہ فوری طور پر لباس وہ تبدیل نہ کر سکتے تھے۔

ماسٹر کلب کا فاصلہ ٹرانگا کلب سے زیادہ نہ تھا لیکن درمیان میں تمام علاقہ عمارتوں سے بھرا ہوا تھا اس لئے عمران کے ذہن میں اب یہ شبہ پیدا ہو گیا تھا کہ کیا لارڈ میکارنو نے درست بتایا ہے کہ راستہ ماسٹر کلب سے جاتا ہے۔ یہاں پہنچ کر جب انہوں نے ہیڈلر کے بارے میں معلوم کیا تو انہیں بتایا گیا کہ وہ اپنے کسی مہمان کے ساتھ خصوصی آفس میں ہے اور جب تک وہ خصوصی آفس میں ہو تب تک اسے کسی صورت بھی ڈسٹرب نہیں کیا جا سکتا تو وہ ہال کے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

ایک کونے میں خالی میز کے گرد آ کر بیٹھ گئے تھے۔ ویٹر سے انہوں نے کافی طلب کر لی تھی اور پھر ویٹر کو ایک بڑا نوٹ دے کر انہوں نے اسے پابند کر لیا تھا کہ جیسے ہی ہیڈلر اپنے آفس میں پہنچے وہ انہیں اطلاع کر دے اور ویٹر نے اس کا وعدہ کر لیا تھا۔ وہ سب بیٹھے کافی پینے میں مصروف تھے کہ کچھ دیر بعد ویٹر ان کے قریب آ گیا۔

”باس ہیڈلر ہال میں آ رہے ہیں“...... ویٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر برتن اٹھانا شروع کر دیئے۔ اسی لمحے سائیڈ راہداری سے ایک درمیانے قد کا آدمی ہال میں داخل ہوا تو کاؤنٹر پر موجود دونوں افراد چوکنا ہو گئے۔

”کیا یہ ہے تمہارا باس ہیڈلر“...... عمران نے کہا۔

”ہاں“...... ویٹر نے برتن اٹھاتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہیڈلر کاؤنٹر پر موجود آدمیوں سے باتوں میں مصروف ہو گیا تھا۔

”آؤ“...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر عمران تیز تیز قدم اٹھاتا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کاؤنٹر کے قریب پہنچتے ہیڈلر مڑا اور دوسری راہداری میں غائب ہو گیا۔

”ہیڈلر صاحب اب کہاں گئے ہیں“...... عمران نے کاؤنٹر پر پہنچ کر کہا۔ اس کے ساتھی بھی عمران کے پاس کاؤنٹر پر پہنچ گئے۔

”سپیشل آفس میں جناب“...... کاؤنٹر مین نے جواب دیا۔

”کہاں ہے سپیشل آفس۔ کیا اسی راہداری میں“...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

”آپ مجھے بتائیں کیا کام ہے آپ کو ان سے“...... کاؤنٹر مین نے کہا۔

”کام ان سے ہے تو انہیں ہی بتایا جا سکتا ہے“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تو پھر آپ ہال میں بیٹھیں اور انتظار کریں۔ جب وہ فارغ ہو کر واپس اپنے جنرل آفس میں جائیں گے تو میں ان سے آپ کی بات کرا دوں گا“...... کاؤنٹر مین نے کہا۔

”اوکے“...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا اور پھر وہ سب واپس آ کر اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے۔

”کیا ہوا“...... جولیا نے کہا۔

”یہاں سے راستہ جاتا ہے اور اگر ہم نے یہاں گڑبڑ شروع کر دی تو پھر ہیڈلر تک ہم نہ پہنچ سکیں گے۔ پولیس یہاں فوراً پہنچ جائے گی“...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”اب یہ دس گھنٹے سپیشل آفس سے باہر نہ آئے تو ہم یہاں انتظار کرتے رہ جائیں گے“...... تنویر نے کہا۔

”دیکھو کیا ہوتا ہے“...... عمران نے بات کو ٹالتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ مشین گنوں سے مسلح پندرہ

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

افراد سیڑھیاں اتر کر اوپر والی منزل سے نیچے آئے اور پھر وہ کاؤنٹر کے پاس جا کر رک گئے۔ کاؤنٹر مین سے انہوں نے چند باتیں کیں اور پھر اس راہداری کی طرف بڑھ گئے جس راہداری میں پہلے ہیڈلر گیا تھا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اچانک راہداری سے ایک آدمی باہر آیا تو اس کے پیچھے وہی پندرہ مسلح افراد تھے۔ وہ آدمی ان مسلح افراد کے ساتھ تیزی سے چلتا ہوا مین گیٹ سے باہر نکل گیا۔

”تو انہوں نے اس کلب کی حفاظت کا کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ اسی مقصد کے لئے ان پندرہ مسلح افراد کو یہاں بلایا گیا ہے“...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

”ایسا ہی لگ رہا ہے“...... جولیا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ایک ویٹر تیز تیز چلتا ہوا ان کے قریب آ کر رک گیا۔

”کاؤنٹر پر آپ کو کال کیا جا رہا ہے جناب“...... ویٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔

”آؤ“...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر وہ سب کے ساتھ کاؤنٹر پر پہنچ گیا۔

”باس اپنے آفس میں آ گیا ہے۔ آپ ان سے مل سکتے ہیں۔ راہداری کے آخر میں ان کا آفس ہے“...... کاؤنٹر مین نے کہا تو

عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ اس راہداری کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک دروازے کے سامنے پہنچ گئے۔ عمران نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور عمران اندر داخل ہوا تو اندر میز کے پیچھے کرسی پر وہی درمیانے قد والا آدمی جسے ہیڈلر بتایا گیا تھا، بیٹھا ہوا تھا۔ عمران کے ساتھی بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہو گئے۔

”آپ کون ہیں اور مجھ سے کیوں ملنا چاہتے ہیں“...... ہیڈلر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

”میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہم نے اسلحے کے بارے میں ایک بڑی ڈیل کے سلسلے میں تمہاری مدد حاصل کرنی ہے“...... عمران نے کہا تو ہیڈلر کا ستا ہوا چہرہ یکلخت نارمل ہو گیا۔

”اوہ اچھا۔ بیٹھو“...... ہیڈلر نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی میز کی دوسری طرف کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

”کیا ڈیل ہے مجھے بتاؤ اور اس سلسلے میں، میں تمہاری کیا مدد کر سکتا ہوں اور تمہیں کس قسم کا اسلحہ مطلوب ہے“...... ہیڈلر نے لبوں پر کاروباری مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا۔

”ہم یہاں کلاسٹیم تھری جو کہ اسلحہ میں استعمال ہونے والا کیمیائی مواد ہے حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ شوالا میں ایک ایسی فیکٹری موجود ہے جہاں کلاسٹیم تھری سے تیار ہونے والا مخصوص اسلحہ اور میزائل تیار کئے جاتے ہیں اور تم اس

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

کے بارے میں جانتے ہو"...... عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر ہیڈلر بری طرح سے اچھل پڑا۔

"کلاسٹیم تھری۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ کیا ہے یہ کلاسٹیم تھری اور کیسی فیکٹری"...... ہیڈلر نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا اور اس کا ہاتھ تیزی سے اپنی جیب کی طرف کھسک گیا۔

"وہ آدمی جو تمہارے پندرہ مسلح آدمیوں کو باہر لے گیا ہے کہاں گیا ہے"...... عمران نے کہا تو ہیڈلر ایک بار پھر چونک پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تم۔ تم جیرم کو کیسے جانتے ہو"...... ہیڈلر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی کیونکہ وہ اس آدمی کو نہ جانتا تھا اور نہ ہی اس کے نام کا اسے پتہ تھا اور ہیڈلر نے بوکھلاہٹ میں اسے خود ہی اس کا نام بتا دیا تھا۔

"میں جانتا ہوں کہ جیرم کون ہے اور اس کا تعلق کس ایجنسی سے ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ہیڈلر بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔

"خبردار۔ ہاتھ سر پر رکھ لو ورنہ......" ہیڈلر نے چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی مشین پسٹل اس کے ہاتھ سے نکلتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے چیخ سی نکل گئی۔

"تم بہت چھوٹی مچھلی ہو ہیڈلر اور ہم یہاں چھوٹی مچھلیوں کا شکار کرنے نہیں بلکہ مگرمچھوں کو پکڑنے اور انہیں ان کے انجام تک پہنچانے کے لئے آئے ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا مشین پسٹل اس کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی ہیڈلر چیختا ہوا واپس کرسی پر گرا اور پھر کرسی سمیت گھوم گیا۔ گولی اس کے کاندھے پر لگی تھی۔ کرسی کے گھومنے کی وجہ سے اس کا منہ دیوار کی طرف ہو گیا تھا کہ عمران نے ایک ہاتھ میز پر رکھا اور دوسرے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا دستہ اس نے پوری قوت سے ہیڈلر کے سر پر مار دیا۔ ہیڈلر کے منہ سے ایک بار پھر چیخ نکلی لیکن عمران نے فوراً ہی دوسری ضرب لگا دی اور ہیڈلر کا جسم اچھل کر کرسی میں ہی ڈھیلا پڑ گیا تو عمران نے کرسی کو گھمایا تو ہیڈلر کے کاندھے سے خون بہہ رہا تھا اور وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"ٹائیگر۔ اسے اٹھا کر فرش پر ڈالو"...... عمران نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا تو ٹائیگر تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے کرسی پر بے ہوش پڑے ہوئے ہیڈلر کو اٹھایا اور پھر میز کی دوسری طرف فرش پر بچھے ہوئے قالین پر لٹا دیا۔

"اب اس کی ناک اور منہ بند کر کے اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر تیزی سے جھکا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے ہیڈلر کو ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو ٹائیگر نے ہاتھ ہٹائے اور سیدھا کھڑا ہو کر پیچھے ہٹ گیا۔

''تم سب دروازے کا خیال رکھنا۔ وہ آدمی جس کا نام جیرم ہے ان پندرہ مسلح افراد کو لے کر کسی بھی وقت واپس آ سکتا ہے ان کی یہاں موجودگی کی وجہ سے ہم کسی بھی وقت شدید خطرے کا شکار ہو سکتے ہیں اس لئے میں اس سے جلد از جلد معلومات حاصل کر لینا چاہتا ہوں''...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اسی لمحے ہیڈلر کراہتے ہوئے ہوش میں آ گیا اور ہوش میں آتے ہی اس کا جسم اٹھنے کے لئے سمٹنے ہی لگا تھا کہ عمران نے پیر اس کی گردن پر رکھ کر اسے دباتے ہوئے سر کی طرف موڑ دیا تو اس کا سمٹا ہوا جسم ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑتا چلا گیا اور منہ سے یکلخت خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ عمران نے پیر کو تھوڑا سا پیچھے ہٹایا اور ساتھ ہی دباؤ بھی کم کر دیا۔

''کہاں ہے راستہ کوبرا میزائل فیکٹری کا۔ بتاؤ۔ جلدی بتاؤ ورنہ......'' عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''مم مم۔ میں نہیں جانتا۔ میں نہیں جانتا''...... ہیڈلر نے کہا تو عمران نے پیر کو دوبارہ سر کی طرف موڑ دیا تو ہیڈلر کی حالت یکلخت انتہائی خراب ہونے لگ گئی۔

''بولو جلدی۔ کہاں ہے راستہ۔ بولو ورنہ......'' عمران نے تیز

لہجے میں کہا۔

''مم۔مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں نہیں جانتا۔ میں کچھ نہیں جانتا''...... ہیڈلر نے رک رک کر کہا۔

''جیرم کون ہے''...... عمران نے کہا۔

''چچ چچ۔ چیف۔ وہ بلیک اسکائی کے چیف مورس کی جگہ چیف بن گیا ہے۔ وہ وہ......'' ہیڈلر نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم نے یکلخت جھٹکا کھایا اور اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں اور عمران نے چونک کر پیر ہٹا لیا۔ ہیڈلر ختم ہو چکا تھا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ اگر راستے کے بارے میں ہیڈلر کو نہیں معلوم تو پھر کسے معلوم ہو گا''...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''حیرت ہے۔ یہ آدمی مر گیا لیکن اس نے بتایا نہیں''۔ جولیا نے کہا۔

''اسے واقعی معلوم نہیں تھا ورنہ اس کیفیت میں جھوٹ نہیں بولا جا سکتا۔ اس کا مطلب ہے کہ اب مجھے جیرم کو گھیرنا پڑے گا جو اب بلیک اسکائی ایجنسی کا چیف بن گیا ہے''۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور دوسرے لمحے جیرم تیزی سے اندر داخل ہوا ہی تھا کہ عمران کا ہاتھ برق رفتاری سے حرکت میں آیا اور نزدیک آتا ہوا جیرم یکلخت چیختا

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

ہوا ہوا میں اچھلا اور ایک دھماکے سے نیچے قالین پر جا گرا۔

عمران نے اس کو گردن سے پکڑ کر ہوا میں اس انداز میں گھما کر نیچے پٹخ دیا تھا کہ اس کی گردن میں بل آ گیا تھا اور جیرم کا جسم بے اختیار پھڑکنے لگا تھا۔ اس کا چہرہ نیلا پڑ گیا تھا۔ عمران تیزی سے جھکا۔ اس نے اپنا ایک ہاتھ اس کے کاندھے پر اور دوسرا ہاتھ اس کے سر پر رکھ کر دونوں ہاتھوں کو مخصوص انداز میں گھمایا تو جیرم کا تیزی سے نیلا پڑتا ہوا چہرہ نارمل ہو گیا اور عمران سیدھا ہو کر پیچھے ہٹ گیا۔

”اسے اٹھا کر سامنے صوفے پر ڈالو اور اس کا کوٹ اس کے عقب میں نیچے کر دو۔ اب یہ ہمیں بتائے گا کہ فیکٹری میں جانے کا انٹرس پوائنٹ کہاں ہے“...... عمران نے کہا تو اس بار چوہان نے آگے بڑھ کر جیرم کو اٹھایا اور سامنے پڑے صوفے پر ڈال دیا۔ نعمانی نے صوفے کے پیچھے آ کر اس کا کوٹ اس کے عقب میں کافی نیچے کر دیا۔

”اس کی تلاشی لو۔ یہ انتہائی تربیت یافتہ آدمی ہے“...... عمران نے کہا تو صفدر آگے بڑھا اور اس نے جیرم کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ اس کی جیب میں مشین پسٹل موجود تھا جو صفدر نے نکال لیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر دونوں ہاتھوں سے اس کا منہ اور ناک بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب جیرم کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ

کر کھڑا ہو گیا۔

”نعمانی خیال رکھنا۔ اسے اٹھنے نہ دینا“...... عمران نے کہا تو نعمانی نے جو اس کے عقب میں موجود تھا اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد جیرم نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ عمران اب سامنے موجود کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گیا تھا۔ جیرم نے ہوش میں آتے ہی اٹھنے کی کوشش کی لیکن نعمانی نے اس کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے اٹھنے نہ دیا تو اس نے حیرت سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھا۔

”تت۔ تت۔ تم۔ تم۔ اوہ۔ اوہ۔ تم عمران ہو“...... جیرم نے سامنے بیٹھے ہوئے عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ میں عمران ہوں جیرم نیو چیف آف بلیک اسکائی ایجنسی“...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”اوہ اوہ۔ یہ ہیڈلر۔ ہیڈلر کو کیا ہوا۔ کیا تم نے اسے ہلاک کر دیا ہے“...... جیرم نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ اس نے مجھے وہ راستہ بتانے سے انکار کر دیا تھا جو یہاں سے کوبرا میزائل فیکٹری کو جاتا ہے“...... عمران نے کہا تو جیرم نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”اسے معلوم ہی نہ تھا تو یہ بتاتا کیا۔ راستے کا صرف اس لارڈ میکارنو کو معلوم تھا جسے تم نے ہلاک کر دیا ہے“...... جیرم نے کہا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

"تو تمہیں معلوم ہو گیا ہے کہ لارڈ میکارنو کو ہم نے ہلاک کیا ہے"...... عمران کے لہجے میں ہلکی سی حیرت تھی۔

"ہاں۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تم لوگوں نے ہی پہلے چیف مورس کی رہائش گاہ پر حملہ کیا تھا اور اسے بھی ہلاک کر دیا تھا۔ بہرحال مجھے خدشہ تھا کہ تم لوگ یہاں پہنچو گے اور یہ بھی سچ ہے کہ ہیڈلر کو بھی اس راستے کا علم نہیں ہے اس لئے میں نے تمہیں کور کرنے کے لئے پیش بندی کی اور پندرہ افراد کو کلب کے مین گیٹ کی سائیڈوں میں اس انداز میں چھپا دیا کہ جیسے ہی میں انہیں اشارہ کروں وہ گیٹ میں داخل ہونے والوں پر بیک وقت فائر کھول دیں۔ میرا خیال تھا کہ میں تمہاری تعداد اور تمہارے قدوقامت کی وجہ سے تمہیں پہچان لوں گا اس لئے میں بھی وہیں رکا ہوا تھا کہ اچانک مجھے خیال آیا کہ ہیڈلر کو یہ بتا دوں کہ اگر تم لوگ کسی اور راستے سے اس تک پہنچ جاؤ تو وہ مجھے باہر کاشن دے کر مطلع کر دے۔ اب یہ مجھے معلوم نہ تھا کہ تم پہلے سے ہی اندر موجود ہو"...... جیرم نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر ہیڈلر کو بھی اس راستے کا علم نہیں ہے تو پھر ایک ہی حل ہے کہ کرانس کے چیف سیکرٹری کو اس کا علم ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"چیف سیکرٹری کو صرف اس کے محل وقوع کا علم ہے۔ اس سے

زیادہ نہیں۔ انٹرس پوائنٹ کے بارے میں یا تو سیکورٹی چیف لارڈ میکارنو جانتا تھا یا پھر وہ لوگ جو فیکٹری کے اندر کام کرتے ہیں اور انہیں اس بات کا بھی علم ہو گیا ہو کہ فیکٹری کو مکمل طور پر سیلڈ کر دیا گیا ہے اور یہ غیر معینہ مدت تک سیلڈ رہے گی"...... جیرم نے جواب دیا۔

"لیکن ہم نے بہرحال اس فیکٹری کو تباہ کرنا ہے اور اب اس کی ایک ہی صورت ہو سکتی ہے کہ اس ماسٹر کلب اور ٹرانگا کلب دونوں میں میگا پاور بم نصب کر کے انہیں فائر کر دیں تاکہ فیکٹری کا راستہ اوپن ہو جائے اور دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ٹرانگا کلب سے لے کر ماسٹر کلب تک جتنی بھی عمارتیں ہیں سب کو میزائلوں سے اڑا دیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"یہ تمہاری مرضی ہے جو چاہے کرو لیکن یہ بتا دوں کہ حکام اس قدر احمق نہیں ہیں کہ انہوں نے یہ فیکٹری عام سے انداز میں بنائی ہو گی۔ اس پر یقیناً ایٹم بم بھی اثر نہ کر سکے گا جب تک کہ تم اندر جا کر بم نہ رکھ آؤ"...... جیرم نے جواب دیا۔

"تو پھر راستہ معلوم کرنا ہی پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کس سے معلوم کرو گے"...... جیرم نے کہا۔

"ٹائیگر۔ تم جا کر کاؤنٹر پر موجود آدمی کو بلا لاؤ۔ اسے کہو کہ ہیڈلر اسے بلا رہا ہے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

"جب ہیڈلر کو معلوم نہیں ہے تو پھر اس کے کسی آدمی کو کیسے معلوم ہو گا"...... جیرم نے کہا۔

"بعض باتیں بڑوں کو معلوم نہیں ہوتیں لیکن چھوٹوں کو معلوم ہو جاتی ہیں۔ کاؤنٹر پر جو آدمی موجود ہے اس کا چہرہ اور آنکھیں بتا رہی ہیں کہ وہ انتہائی شاطر ذہن اور کائیاں طبیعت کا مالک ہے اور ایسے لوگ نفسیاتی طور پر معاملے کا کھوج لگاتے رہتے ہیں تاکہ کسی بھی وقت کسی بھی معاملے کو اپنے کسی مفاد میں استعمال کر سکیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ بہرحال اس بارے میں کچھ نہ کچھ ضرور جانتا ہو گا"...... عمران نے کہا تو جیرم نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور کاؤنٹر پر موجود آدمی جیسے ہی اندر آیا وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھٹ سی گئی تھیں۔

اس کے عقب میں ٹائیگر اندر آ گیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا صالحہ جو اس کے قریب کھڑی تھی اس کا بازو گھوما اور وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ قریب کھڑی جولیا نے اس کی کنپٹی پر لات جما دی اور دوسرے لمحے اس آدمی کا جسم ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"اب اسے اٹھا کر کرسی پر ڈال دو"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اس کی ہدایات پر عمل کر دیا اور پھر چوہان نے آگے بڑھ کر اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد

جب اس کا جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو چوہان نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ گیا۔ جیرم خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں تو عمران نے آگے بڑھ کر ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کی نال اس کی کنپٹی سے لگا دی۔

"سامنے دیکھو تمہارا باس ہیڈلر ہلاک ہو چکا ہے اور یہی انجام تمہارا بھی ہو سکتا ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"کک کک۔ کیا مطلب۔ مم مم۔ مجھے مت مارو۔ فار گاڈ سیک۔ مجھے مت مارو"...... اس آدمی نے رک رک کر کہا۔ اس کے لہجے سے خوف پوری طرح ظاہر ہو رہا تھا۔

"اپنا نام بتاؤ جلدی"...... عمران نے کا۔

"میرا نام ڈی جورٹ ہے۔ ڈی جورٹ"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"یہاں کب سے کام کر رہے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"مم مم۔ میں پانچ سالوں سے یہاں کام کر رہا ہوں"...... ڈی جورٹ نے اسی انداز میں جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب سوچ سمجھ کر جواب دینا۔ اس جواب پر تمہاری زندگی کا انحصار ہے۔ اگر تم نے غلط بیانی سے کام لیا تو میں تمہاری کھوپڑی اڑا دوں گا۔ تمہارا باس ہیڈلر ہمیں پہلے ہی اس بارے میں بتا چکا ہے اور میں یہ سوال تم سے صرف چیکنگ کے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

لئے پوچھ رہا ہوں کہ تم سچ بول رہے ہو یا نہیں''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''نن نن۔ نہیں۔ مجھے مت مارنا۔ مم۔ مم۔ میں سچ بولوں گا۔ بالکل سچ''...... ڈی جورٹ نے کہا۔ وہ صرف کاؤنٹر پر کام کرنے والا آدمی تھا۔ فیلڈ کا آدمی نہیں تھا اس لئے اس کی حالت اس ماحول میں انتہائی بدتر نظر آ رہی تھی۔

''ٹرانگا کلب کے نیچے جو کوبرا میزائل بنانے والی فیکٹری ہے اس کا راستہ اس ماسٹر کلب سے جاتا ہے۔ بتاؤ کہاں سے جاتا ہے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''وہ۔ وہ۔ ماسٹر کلب سے نہیں جاتا بلکہ گرین ہاؤس کلب سے جاتا ہے۔ مم مم۔ میں پہلے گرین ہاؤس کلب میں ہی کام کرتا تھا۔ اس وقت یہ کلب قائم نہیں ہوا تھا۔ پھر یہ کلب بنایا گیا اور گرین ہاؤس کلب بند کر دیا گیا۔ تب سے میں یہاں ہوں''...... ڈی جورٹ نے جواب دیا۔

''کہاں ہے گرین ہاؤس کلب''...... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

''ماسٹر کلب کے عقب میں چھوٹی سی عمارت ہے جو بند پڑی ہے۔ وہ پہلے کلب تھا۔ گرین ہاؤس کلب''...... ڈی جورٹ نے جواب دیا۔

''اس کا مالک کیا یہی ہیڈلر تھا''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ پہلے اس کا مالک کوئی اور تھا لیکن وہ اسے لارڈ میکارنو کے ہاتھ فروخت کر گیا۔ پھر وہ آدمی لارڈ میکارنو بھی اسے چھوڑ گیا۔ تب سے وہ بند پڑا ہے۔ البتہ یہ کلب بھی اسی لارڈ میکارنو نے تعمیر کرایا تھا۔ پہلے اس کا نام لارڈ کلب تھا پھر کلب کو ہیڈلر نے خرید لیا اور اس کا نام ماسٹر کلب رکھ دیا گیا تھا اور تب سے یہ ماسٹر کلب ہی ہے''...... ڈی جورٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''لیکن فیکٹری کے لوگ تو اس راستے سے آتے جاتے رہتے ہیں اور مشینری بھی وہاں پہنچائی جاتی ہے جبکہ تم کہہ رہے ہو کہ وہ بند پڑا ہے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''وہ کلب پبلک کے لئے بند ہے۔ وہ سپیشل کلب ہے۔ رات کو خاص خاص ممبرز کے لئے کھلتا ہے اور بس''...... ڈی جورٹ نے جواب دیا تو عمران سمجھ گیا کہ اسے سپیشل کلب بنا دیا گیا ہے تاکہ عام آدمی وہاں نہ جا سکیں۔

''پھر تو وہاں کوئی نہ کوئی ہر وقت رہتا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ صرف دو چوکیدار وہاں رہتے ہیں''...... ڈی جورٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم دونوں جاؤ اور چیک کر کے آؤ''...... عمران نے صفدر اور کیپٹن شکیل سے کہا اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ اسی لمحے عمران کا بازو حرکت میں آیا اور ڈی جورٹ کی کنپٹی پر اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے پڑا

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

تو کمرہ ڈی جورٹ کی چیخ سے گونج اٹھا۔ ابھی چیخ اس کے حلق سے پوری طرح نکل ہی رہی تھی کہ دوسری ضرب لگی اور ڈی جورٹ کا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔

”نعمانی اسے ہاف آف کر دو“...... عمران نے جیرم کے پیچھے کھڑے ہوئے نعمانی سے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جیرم کچھ سمجھتا اس کے عقب میں کھڑے نعمانی کے دونوں ہاتھ اس طرح تیزی سے اکٹھے ہوئے جیسے تالی بجانے کے لئے ہاتھ اکٹھے کئے جاتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی جیرم کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی اور وہ اس کا جسم ایک جھٹکا کھا کر وہیں کرسی پر ہی ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔

”انہیں زندہ رکھنے کا کیا فائدہ“...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

”لیکن مار کر بھی کیا ملے گا“...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور صفدر اندر آ گیا۔

”کیا ہوا“...... عمران نے پوچھا۔

”وہاں واقعی دو چوکیدار موجود تھے۔ انہیں ہم نے بے ہوش کر دیا ہے۔ وہاں تہہ خانہ موجود ہے جس میں ایک فولادی دروازہ بھی ہے لیکن وہ بند ہے“...... صفدر نے کہا۔

”کیپٹن شکیل کہاں ہے“...... صفدر نے جواب دیا۔

”وہ وہیں موجود ہے“...... صفدر نے جواب دیا۔

”اوکے۔ آؤ“...... عمران نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

”اس جیرم کو ہوش نہ آ جائے“...... صفدر نے کہا۔

”رسک لینے کا کیا فائدہ۔ کہو تو گولی سے اڑا دوں“...... تنویر نے کہا۔

”نہیں۔ ابھی رہنے دو۔ اس سے مزید معلومات بھی لی جا سکتی ہیں۔ آؤ“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے باہر آ گئے اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک ایک کر کے ہوٹل سے باہر نکلے اور پھر عقبی طرف موجود چھوٹی سی عمارت کی طرف بڑھ گئے جہاں کیپٹن شکیل موجود تھا۔ چند لمحوں بعد جب وہ اس بند کلب کے گیٹ پر پہنچے تو گیٹ بند تھا۔

عمران نے گیٹ کو ہلکا سا دھکیلا تو وہ کھلتا چلا گیا۔ عمران تیزی سے اندر داخل ہوا۔ سامنے ہی دو افراد کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر آگے بڑھتا چلا گیا۔ سامنے برآمدہ تھا جس میں ایک راہداری نظر آ رہی تھی۔ عمران اس راہداری میں داخل ہوا۔ راہداری کے آخر میں سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں جن کے اختتام پر ایک فولادی دروازہ تھا جو بند تھا۔

”تو یہ ہے وہ گیٹ جس کے پیچھے کوبرا میزائل فیکٹری میں جانے کا راستہ ہے“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”ہاں“...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دروازے کے اوپر لگے ہوئے فولادی اسٹیئرنگ کو پکڑ کر دائیں

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

بائیں گھمانا شروع کر دیا۔ دائیں طرف گھمانے کے ساتھ ہی دروازہ کھل گیا اور عمران اندر داخل ہوا۔ یہ ایک طویل راہداری تھی لیکن اس میں روشنی اس طرح موجود تھی جیسے چھت میں بلب روشن ہوں کیونکہ چھت پر جگہ جگہ ایسے سوراخ تھے جہاں سے روشنی اندر آ رہی تھی۔ وہ سب تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے اور پھر خاصی طویل راہداری طے کرنے کے بعد راہداری کا اختتام ہوا تو وہاں بھی ایسا ہی ایک فولادی دروازہ تھا جیسا راہداری کے آغاز میں تھا اور عمران نے اس دروازے پر موجود فولادی چکر کو گھما کر اسے کھولا تو دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ یہاں بھی قدرتی روشنی چھت سے آ رہی تھی۔ آفس کی سائیڈ میں دروازہ تھا۔

عمران اس دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے دروازہ کھولا تو دوسری طرف بھی ایک تنگ سی راہداری تھی جس کے اختتام پر ایک اور دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ یہ دروازہ ایک وسیع و عریض ہال کا تھا جس میں چاروں طرف عجیب و غریب چھوٹی بڑی مشینری موجود تھی لیکن یہ تمام مشینری بند تھی۔ کونے میں ایک اور دروازہ نظر آ رہا تھا۔ عمران اس دروازے کی طرف بڑھا اور پھر ایک راہداری کراس کر کے وہ ایک اور ہال میں پہنچ گیا۔ یہاں پہلے ہال سے بھی زیادہ تعداد میں مشینیں نصب تھیں۔ دونوں ہالز میں نصب تمام مشینری بالکل نئی تھی اور ابھی تک اسے چالو بھی نہیں کیا گیا تھا۔ عمران نے

ان ہالز کے علاوہ دو سٹورز بھی چیک کئے اور یہ دیکھ کر اطمینان حاصل کر لیا کہ فیکٹری کے کسی حصے میں کیمیائی مادہ موجود نہ تھا۔ اگر اس مادے کی موجودگی میں اس فیکٹری کو تباہ کیا جاتا تو اس کیمیائی مادے کے اثرات پورے علاقے میں پھیل جاتے اور ہر طرف خوفناک تباہی مچ جاتی اور ظاہر ہے عمران بے گناہ افراد کی ہلاکتوں سے ہمیشہ اجتناب برتتا آیا تھا۔

”کیا یہی کوبرا میزائل فیکٹری ہے“...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا اس کے باقی ساتھی بھی حیران دکھائی دے رہے تھے۔

”ہاں۔ یہی کوبرا میزائل فیکٹری ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن یہاں تو ایک آدمی بھی موجود نہیں ہے“...... صدیقی نے کہا۔

”ہمارے خوف سے فیکٹری کو بند کر دیا گیا تھا اور یہاں کام کرنے والے تمام افراد کو نکال لیا گیا تھا۔ اس لئے یہ فیکٹری خالی بھی ہے اور اس کی تمام مشینری کو بھی بند کر دیا گیا ہے“...... عمران نے جواب دیا۔

”تب تو اسے تباہ کرنا ہمارے لئے آسان ہو گیا ہے۔ اب ہمیں کسی کی مداخلت کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا“...... صالحہ نے کہا۔

”ہاں۔ سٹور روم میں میگا بلاسٹر موجود ہیں وہ سب اٹھا لاؤ اور

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

انہیں فیکٹری میں ہر جگہ فکسڈ کر دو۔ انہیں چارج کرنے کے بعد میں یہاں ایک ایکٹیو ڈیوائس لگا دوں گا جس کا چارجر میرے پاس ہو گا اور پھر ہم باہر جا کر جیسے ہی ڈی چارجر کو ایکٹیو کریں گے ایکٹیو ڈیوائس بلاسٹ ہو جائے گی اور اس کے ساتھ ہی میگا بلاسٹر بھی پھٹ پڑیں گے اور یہ پوری فیکٹری مکمل طور پر تباہ ہو جائے گی"...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلائے اور پھر وہ سب تیزی سے اسلحہ کے سٹور میں چلے گئے اور وہاں سے میگا بلاسٹر لا کر فیکٹری کے مختلف حصوں میں فکسڈ کرنا شروع ہو گئے۔ عمران نے دوسرے سٹور سے ایکٹیو ڈیوائس اور اس کا ڈی چارجر لیا اور اسے ایڈجسٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ انہوں نے ایک گھنٹہ وہاں کام کیا اور پھر اسی راستے سے باہر نکل آئے جس راستے سے وہ اندر آئے تھے۔

جیرم وہاں بدستور بے ہوش پڑا تھا اور چونکہ وہ اندر تھا اس لئے وہاں کوئی نہ آیا تھا۔ اس بار تنویر نے ایک بار پھر جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جیرم پر مشین گن سے برسٹ مارا اور اسے گولیوں سے چھلنی کر دیا اور عمران طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اب ان کے لئے وہاں سے نکلنا کوئی مسئلہ نہ تھا۔ وہ کلب سے باہر آئے اور پھر الگ الگ ہو کر واپس اس رہائش گاہ میں پہنچ گئے جو ڈگلس نے انہیں فراہم کی تھی۔ وہاں دو جیپیں موجود تھیں۔ ان کا یہاں رکنا خطرناک ہو سکتا تھا اس لئے عمران ان سب کو جیپوں میں

لے کر ٹراسکا کی طرف جانے والے راستے کی طرف روانہ ہو گیا۔

جب وہ ٹراسکا کی سرحد کے قریب پہنچے تو عمران نے جیپ روک کر جیب سے ڈی چارجر نکالا اور اس کا بٹن پریس کر دیا تو اس پر زرد رنگ کا بلب جل اٹھا اور اس بلب کو جلتا دیکھ کر سب کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ بم ابھی تک نہ صرف وہاں فیکٹری میں موجود ہے بلکہ کام بھی کر رہا ہے۔ عمران نے چند لمحوں بعد دوسرا بٹن پریس کیا تو سرخ رنگ کا بلب ایک جھماکے سے جلا اور پھر بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی سب کے چہروں پر کامیابی اور مسرت کی لہریں سی دوڑنے لگیں کیونکہ انتہائی طویل اور صبر آزما جدوجہد کے بعد آخر کار وہ اس کوبرا میزائل فیکٹری کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

فیکٹری میں ہونے والے دھماکے انہیں دور سے سنائی دے رہے تھے اور دور انہیں آگ کا الاؤ سا بھی بلند ہوتا دکھائی دے رہا تھا جو اس بات کا ثبوت تھا کہ فیکٹری مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے۔ چونکہ وہاں کیمیکل مواد موجود نہ تھا اس لئے عمران کو یقین تھا کہ فیکٹری کی تباہی محدود پیمانے پر ہوئی ہو گی اس سے علاقے کے مکینوں کو کوئی نقصان نہ ہوا ہو گا۔ وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر ٹراسکا پہنچ گیا۔ اور پھر یہاں ایک پراپرٹی ڈیلر سے انہوں نے کوٹھی حاصل کی اور اس کوٹھی میں شفٹ ہو گئے۔ اس وقت وہ سب ایک بڑے کمرے میں موجود تھے۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

''ہم نے فیکٹری تباہ کر دی ہے اب ہمیں دوسرے مشن پر کام کرنا ہے اور دوسرا مشن بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں موجود سپر سٹور کی تباہی کا ہے جہاں کوبرا میزائل رکھے جاتے ہیں اور وہیں میزائل اسٹیشن بھی موجود ہے۔ امید ہے کہ ہم اس مشن کی طرح سیکنڈ مشن کو بھی مکمل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے''...... جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''آپ کے پاس کرانس کے چیف سیکرٹری کا فون نمبر یا اس کے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی ہے''...... اچانک صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ کیوں''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''چیف سیکرٹری سے بات کریں تاکہ صورتحال کا علم ہو سکے کہ کوبرا میزائل فیکٹری کی تباہی کا اس پر کیا ردعمل ہوا ہے اور پھر اگر آپ اس سے یہ کہیں کہ ہم نے مشن مکمل کر لیا ہے اور یہاں سے واپس جا رہے ہیں تو ہمارے لئے سیکنڈ ٹارگٹ تک پہنچنا اور اسے تباہ کرنا آسان ہو جائے گا۔ وہ یہی سمجھیں گے کہ ہم اسی فیکٹری کے بارے میں جانتے تھے اور اسے تباہ کرنے کے بعد یہاں سے نکل جانا ہی ہماری اول ترجیح ہو گی''...... عمران نے کہا۔

''میں نے بھی سوچا ہے لیکن تھوڑا رک جاؤ تاکہ جب انہیں کال کیا جائے تو انہیں یہ بھی یقین ہو جائے کہ ہم ان کی دسترس سے دور نکل گئے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''ابھی ہم نے ہاف مشن پورا کیا ہے۔ ہمارا فل مشن سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے کے بعد ہی پورا ہو گا''...... صدیقی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''اور ہمیں فل مشن پورا کرنے کے لئے فاسٹ ایکشن کرنا ہو گا۔ فوری طور پر شوالا کے ٹرانگا کلب کے نیچے موجود کوبرا میزائل فیکٹری کی تباہی کے بعد وقتی طور پر ان کا دھیان بلیک گھوسٹ پہاڑیوں سے ہٹ جائے گا لیکن زیادہ وقت گزرا تو وہ سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کی حفاظت کے انتظامات اور سخت کر دیں گے۔ اس لئے ہمیں وقت ضائع کرنے کی بجائے فوری طور پر بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کا رخ کرنا ہے تاکہ ہم اپنا مشن پورا کر سکیں۔ فل مشن''۔ صفدر نے کہا۔

''جو کہنا ہے کہہ لو۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ میں تو اس طویل بھاگ دوڑ سے تھک گیا ہوں۔ کچھ دیر آرام کرنا چاہتا ہوں اور بس''...... عمران نے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب عمران صاحب۔ کیا میں نے کوئی غلط بات کی ہے''...... صفدر نے چونک کر کہا۔

''اگر تم غلط ہوتے تو میں اتنا اہم ترین کام تمہارے ذمے ہی کیوں لگاتا''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کون سا کام۔ میں سمجھا نہیں''...... صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ سب ساتھی بھی حیرت بھری

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

نظروں سے عمران اور صفدر کو دیکھ رہے تھے۔

''ارے کمال ہے۔ خطبہ نکاح یاد کرنا اہم کام نہیں ہے اور جہاں تک غلط بات کرنے کا مسئلہ ہے تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ تم غلط بات کرنے والے ہوتے اور میں تمہارے ذمے یہ اہم ترین کام لگا دیتا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صفدر نے اس طرح طویل سانس لیا جیسے اس کے سر سے کوئی بڑا بوجھ اتر گیا ہو۔

''فضول بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم مشن کی بات کرو''...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''لیکن تمہیں آخر اتنی جلدی کیوں ہے''...... عمران نے کہا۔

''میں نے چیف کو کامیابی کی رپورٹ دینی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''تو دے دو کہ عمران نے ہاف مشن مکمل کر لیا ہے اب یہ تنویر راستے سے ہٹ جائے تو فل مشن مکمل ہوجائے گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے جبکہ باقی ساتھی مسکرانے لگے۔

''تم کال کرتے ہو یا نہیں''...... یکلخت جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''ارے۔ ارے۔ ابھی سے آنکھیں دکھانا شروع نہ کرو۔ ابھی تو تنویر نے بھی ہامی نہیں بھری ہے۔ کیوں تنویر''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں موند لیں۔ اس کے چہرے

پر اطمینان تھا۔ اسے اطمینان میں دیکھ کر جولیا ایک طویل سانس لے کر خاموش ہو گئی۔ وہ جانتی تھی کہ عمران کے مطمئن ہونے کا مطلب ہے کہ واقعی ہاف مشن پورا ہو چکا ہے اور اب اس طرف سے اسے کوئی فکر نہیں ہے اور جب تک وہ بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں جا کر سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن تباہ نہیں کر دیتا اس وقت تک اسے کوئی کام نہ تھا۔

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

چیف سیکرٹری سر آسٹن اپنے آفس میں موجود تھا کہ اس کے سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

’’یس‘‘...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

’’کرنل الیگزینڈر بول رہا ہوں چیف۔ ابھی ابھی شوالا سے انتہائی ہولناک اطلاع ملی ہے‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا تو سر آسٹن بے اختیار اچھل پڑا۔

’’کیا اطلاع ہے جلدی بتاؤ‘‘...... سر آسٹن نے بے چینی کے عالم میں کہا۔ کرنل الیگزینڈر کا لہجہ اور انداز ایسا تھا کہ سر آسٹن کے ذہن میں بے اختیار دھماکے سے ہونے لگ گئے۔

’’چیف۔ شوالا میں قیامت برپا ہو گئی ہے۔ ابھی تھوڑی دیر بعد پہلے ٹرانگا کلب کے نیچے واقع کوبرا میزائل فیکٹری میں قیامت خیز دھماکے ہوئے ہیں اور پوری کوبرا میزائل فیکٹری مکمل طور پر تباہ ہو

گئی ہے۔ اردگرد کے کلبوں میں سینکڑوں افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ یہاں تو ہر طرف قیامت ہی قیامت برپا ہے‘‘...... کرنل الیگزینڈر نے انتہائی متوحش سے لہجے میں کہا تو سر آسٹن کی آنکھیں خوف سے ی چلی گئی۔

’’کیسے۔ کیسے ہو گیا یہ سب کچھ‘‘...... سر آسٹن نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

’’چیف۔ ٹارج ایجنسی کا ایک سیکورٹی ہیلی کاپٹر شوالا میں کوبرا میزائل فیکٹری والے علاقے پر سیکورٹی پرواز کر رہا تھا کہ نیچے دھماکے ہوئے پورے علاقے میں تباہی تیزی سے پھیلتی چلی گئی۔ ہیلی کاپٹر پائلٹ نے نیچے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن اس کا کسی سے رابطہ نہ ہو سکا تو اس نے مجھ سے رابطہ کیا تھا اور اس تباہی کی تفصیلات بتائی تھیں‘‘...... کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

’’کتنی دیر پہلے یہ دھماکے ہوئے ہیں‘‘...... چیف نے پوچھا۔

’’جناب۔ پندرہ منٹ پہلے کی بات ہو گی‘‘...... کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

’’اوہ۔ اوہ۔ تو عمران اور اس کے ساتھیوں نے آخر کار کوبرا میزائل فیکٹری تباہ کر دی۔ سیڈ نیوز۔ ریئلی ویری سیڈ نیوز‘‘۔ سر آسٹن نے روہانسے سے لہجے میں کہا۔

’’اب میں کیا کہوں چیف۔ میں بات کرتا ہوں تو آپ ناراض ہو جاتے ہیں۔ میں نے پہلے ہی آپ سے کہا تھا کہ شوالا میں

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

موجود کوبرا میزائل فیکٹری کا مکمل کنٹرول بھی آپ ٹارج ایجنسی کے حوالے کر دیں لیکن آپ نے اس فیکٹری کی حفاظت کی ذمہ داری چیف سیکورٹی آفیسر لارڈ میکارنو کو دے دی تھی اور لارڈ میکارنو کے کہنے پر آپ نے وہاں بلیک اسکائی ایجنسی کو تعینات کر دیا تھا۔ اگر شوالا کا کنٹرول بھی ہمارے پاس ہوتا تو ہم کسی بھی صورت میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو وہاں نہ پہنچنے دیتے۔ لیکن آپ نے میری بات نہیں مانی''...... کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

''ہونہہ۔ یہ بہت بڑا پراجیکٹ تھا نانسنس۔ جسے تم اکیلے نہیں سنبھال سکتے تھے۔ اسی لئے میں نے ایک طرف ٹارج ایجنسی اور دوسری طرف بلیک اسکائی ایجنسی کو رکھا تھا تاکہ دونوں اپنے اپنے پوائنٹ سنبھال سکو۔ لیکن افسوس کہ سب کچھ ختم ہو گیا۔ سب کچھ۔ اس فیکٹری کی تباہی سے کرانس کو ناقابل تلافی نقصان اٹھانا ہو گا۔ انتہائی ناقابل تلافی نقصان''...... سر آسٹن نے کہا۔

''یس چیف''...... کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

''سنو۔ تم بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کے سپر سٹور کی نگرانی اور حفاظت کے انتظامات اور زیادہ سخت کر دو۔ عمران کو یقیناً یہ معلومات بھی مل چکی ہوں گی کہ میزائل ہم بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کے سپر سٹور میں رکھتے ہیں اور وہیں میزائل اسٹیشن بھی ہے۔ میں عمران کی نیچر جانتا ہوں۔ وہ محض اس فیکٹری کو تباہ کرنے سے مطمئن نہیں ہوا ہو گا۔ اب اس کا سیکنڈ ٹارگٹ یقیناً سپر سٹور اور

میزائل اسٹیشن ہو گا''...... سر آسٹن نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں چیف۔ عمران اور اس کے ساتھی اس طرف اب کسی بھی صورت میں پھٹک بھی نہ سکیں گے۔ میں نے بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کے سارے علاقوں پر ٹائٹ سیکورٹی بٹھا دی ہے اور حفاظت کے ناقابل تسخیر انتظامات کر دیئے ہیں۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی اس طرف آئے تو وہ زندہ بچ کر نہ جا سکیں گے۔ انہیں سوائے موت کے یہاں کچھ نہیں ملے گا''...... کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

''میں تمہاری صلاحیتوں کا معترف ہوں کرنل الیگزینڈر لیکن جس طرح سے عمران اور اس کے ساتھیوں نے فیکٹری تباہ کی ہے مجھے اب واقعی ان سے خوف آنا شروع ہو گیا ہے۔ وہ واقعی مافوق الفطرت انسان ہیں جو کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ میں اب مزید رسک نہیں لے سکتا اور سب کچھ تم پر نہیں چھوڑ سکتا اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہارے ساتھ ساتھ ریڈ رنگ ایجنسی بھی کام کرے گی۔ ریڈ رنگ ایجنسی کی چیف لیڈی مارتھا ہے اور وہ صلاحیتوں میں کسی بھی طرح آپ سے کم نہیں ہے۔ وہ اور اس کی نمبر ٹو کیتھی بھی اپنی مثال آپ ہیں۔ میں انہیں فوری طور پر بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کی طرف بھیج رہا ہوں۔ تم اور وہ مل کر پلاننگ کریں اور سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کو اس قدر ناقابل تسخیر بنائیں کہ اس بار عمران اپنے ساتھیوں سمیت کسی بھی طور پر وہاں نہ پہنچ سکے اور اگر وہ

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

آئے تو پھر وہاں سے زندہ بچ کر نہ جا سکے''...... سر آسٹن نے کہا۔

''لیکن چیف......'' کرنل الیگزینڈر نے احتجاج بھرے لہجے میں کہا جیسے وہ سر آسٹن کو اس ایجنسی کی تعیناتی سے روکنا چاہتا ہو۔

''نو کرنل الیگزینڈر۔ میں نے کہا ہے نا میں اب اور کوئی رسک نہیں لے سکتا۔ میں نے جو فیصلہ کیا ہے اس پر آپ کو ہر صورت میں عمل کرنا ہے۔ ایک بار آپ لیڈی مارتھا سے مل لیں اس کے بعد آپ پہاڑیوں میں ایسی سیٹنگ کر لیں کہ پہاڑیوں میں آپ رہیں اور پہاڑیوں کے باہر کا علاقہ لیڈی مارتھا اور اس کی ایجنسی سنبھال سکے۔ آپ دونوں اس سلسلے میں اپنے طور پر جو چاہیں پلاننگ کر سکتے ہیں لیکن سب کچھ آپ اکیلے سنبھال سکتے ہیں یہ بات میں کسی بھی صورت میں نہیں مان سکتا۔ ڈیٹس آل''...... سر آسٹن نے غصیلے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

اس نے رسیور رکھ کر کہنیاں میز کے کنارے پر رکھیں اور دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا۔

''یہ عمران اور اس کے ساتھی تو واقعی وبال جان بن گئے ہیں۔ ان کا خاتمہ ضروری ہے۔ انہوں نے فیکٹری تباہ کر کے کرانس کو جو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے اس کا انہیں خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ ہر صورت میں ہر حال میں''...... سر آسٹن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر انٹر کام کا بٹن پریس کر دیا۔

''یس سر''...... رابطہ ملتے ہی اس کے پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''ریڈ رنگ کی چیف لیڈی مارتھا سے بات کراؤ''...... سر آسٹن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا بٹن پریس کر کے آف کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سر آسٹن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... سر آسٹن نے کہا۔

''لیڈی مارتھا لائن پر ہیں جناب۔ بات کریں''...... اس کے پرسنل اسسٹنٹ کی آواز سنائی دی۔

''لیڈی مارتھا بول رہی ہوں چیف''...... اسی لمحے دوسری طرف سے ایک مترنم آواز سنائی دی۔

''لیڈی مارتھا۔ اپنی نمبر ٹو کیتھی کو لے کر ابھی اور اسی وقت میرے آفس پہنچو۔ ابھی اور اسی وقت''...... سر آسٹن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی اور کرب کے تاثرات نمایاں تھے۔ کوبرا میزائل فیکٹری کی تباہی کا سن کر وہ ہل کر رہ گیا تھا اور اسے اب اس بات کا خوف تھا کہ یہ رپورٹ وہ پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ کو کیسے دے۔ انہوں نے تو اسے کچا ہی چبا جانا تھا۔ اس کے چہرے پر افسوس اور افسردگی کے تاثرات نمایاں دکھائی دے رہے تھے۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

عمران اور اس کے ساتھی کوٹھی میں موجود تھے کہ ریڈ کارٹر اندر داخل ہوا جو کرانس میں مین ایجنٹ کے طور پر کام کرتا تھا۔ عمران کے سب ساتھی بھی اس کے ساتھ کمرے میں موجود تھے۔

''آؤ ریڈ کارٹر۔ میں تمہارا ہی منتظر تھا''...... عمران نے اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ ریڈ کارٹر نے مسکراتے ہوئے جولیا اور صالحہ کے سوا سب سے ہاتھ ملایا اور پھر عمران کے پاس آ کر اس کے سامنے سنگل صوفے پر بیٹھ گیا۔

''حالات اور زیادہ پیچیدہ ہو گئے ہیں عمران صاحب''...... ریڈ کارٹر نے سنجیدگی سے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھی بھی چونک پڑے۔

''کیوں کیا ہوا''...... عمران نے کہا۔

''شوالا میں موجود کوبرا فیکٹری کی تباہی نے پورے کرانس کو ہلاک کر رکھ دیا ہے اور ہر طرف ریڈ الرٹ جاری کر دیا گیا ہے۔

خاص طور پر بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں سیکورٹی کو بے حد ٹائٹ کر دیا گیا ہے۔ وہاں ٹارج ایجنسی پہلے سے ہی موجود تھی اب نئی بات یہ معلوم ہوئی ہے کہ ٹارج ایجنسی کے ساتھ کرانس کی دوسری بڑی ایجنسی کو بھی وہاں تعینات کر دیا گیا ہے جو کسی بھی طرح ٹارج ایجنسی سے کم صلاحیت نہیں رکھتی''...... ریڈ کارٹر نے کہا۔

''اس ایجنسی کا نام کیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ریڈ رنگ ایجنسی۔ یہ لیڈی مارتھا کی ایجنسی ہے جس کی ایک اسسٹنٹ ہے کیتھی۔ یہ دونوں انتہائی عیار، شاطر اور خطرناک حد تک ذہین ہیں اور ان کے کریڈٹ میں ٹارج ایجنسی سے زیادہ کامیابیوں کے ریکارڈ ہیں اور ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ ایجنسی ایک بار جس کے پیچھے لگ جائے اس وقت تک جان نہیں چھوڑتی جب تک وہ اپنے دشمنوں کو ہلاک کر کے ان کی لاشیں تک جلا کر بھسم نہ کر لیں''...... ریڈ کارٹر نے کہا۔

''ہونہہ۔ مجھے ایسی ہی صورتحال کا اندیشہ تھا''...... عمران ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''اگر آپ کہیں تو میں اس سلسلے میں مزید معلومات حاصل کرنے کی کوشش کروں۔ کیونکہ ریڈ رنگ ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر میں میرا ایک مخبر موجود ہے اور وہ لیڈی مارتھا کی ساتھی مس کیتھی کے کافی قریب ہے''...... ریڈ کارٹر نے کہا۔

''بالکل اب تو اس سلسلے میں اصل معلوات حاصل کرنا ہی پڑیں

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

گی''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ میں ابھی انتظامات کرتا ہوں۔ پھر میں آپ کو ٹرانسمیٹر کال کروں گا''...... ریڈ کارٹر نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

''ریڈ کارٹر نے جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کی جو صورتحال ہے اس کے تحت تو اب ہمارا وہاں جانا اور زیادہ مشکل ہو جائے گا''...... صفدر نے کہا۔

''ظاہر ہے ایک فیکٹری تباہ ہونے کے بعد یہاں بھونچال تو آنا ہی تھا۔ سپر سٹور جہاں کوبرا میزائل رکھے گئے ہیں اور جہاں میزائل اسٹیشن بنایا گیا ہے وہاں ایسے ٹائٹ انتظامات کرانا ضروری تھا لیکن اس کے باوجود ہم اپنا کام کریں گے اور جس طرح ہم نے کوبرا میزائل فیکٹری تباہ کی ہے اسی طرح ہم سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کو بھی تباہ کریں گے''...... جولیا نے کہا۔

''کیا آپ ریڈ رنگ ایجنسی کے درمیان میں آنے سے پریشان ہیں عمران صاحب''...... کیپٹن شکیل نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ یہ تو صرف ایک ایجنسی آگے آئی ہے۔ چیف سیکرٹری کو تو چاہئے تھا کہ سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کی حفاظت کے لئے کرانس کی ساری ایجنسیوں کو سامنے لے آتا بلکہ کرانس کی پوری فوج کو وہاں پھیلا دیتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہمیں اس بات کا تو علم ہے کہ سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں ہی کہیں موجود ہے۔ ریڈ کارٹر کی معلومات کے مطابق بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں ایک ریڈ سرکل بنایا گیا ہے جس میں دس پہاڑیاں آتی ہیں اور ان پہاڑیوں میں ایک ہی بڑی پہاڑی ہے جسے بگ بلیک گھوسٹ کہا جاتا ہے اور اسی پہاڑی کو زیادہ فوکس میں رکھ کر اس کی حفاظت کی جا رہی ہے لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ میزائل اسٹیشن اور سپر سٹور اسی پہاڑی میں ہو۔ آپ نے اس پہاڑی کو ابھی چیک نہیں کیا ہے۔ اس لئے میرے خیال میں اس کی چیکنگ ضروری ہے۔ یہ بات بھی سوچنے کی ہے کہ بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کا علاقہ تو بے حد وسیع و عریض ہے۔ وہاں سینکڑوں پہاڑیاں موجود ہیں۔ یہ بھی تو ممکن ہے کہ ہمیں ڈاج دینے کے لئے انہوں نے جان بوجھ کر یہ ریڈ سرکل بنایا ہو اور ان مخصوص پہاڑیوں کا محاصرہ کر رکھا ہو اور سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن ان پہاڑیوں کے کسی اور طرف موجود ہو۔ کسی وادی میں یا پھر ان پہاڑیوں میں موجود جنگل میں۔ آپ نے ہی بتایا تھا کہ ان پہاڑیوں کی مغربی سائیڈ پر بلیک فورسٹ بھی ہے۔ وہاں کسی سٹور اور میزائل اسٹیشن کو کیسے ٹریس کیا جا سکتا ہے''...... اس بار کیپٹن شکیل نے کہا اور عمران کے ہونٹ بھینچ گئے۔

''تمہاری بات درست ہے کیپٹن شکیل۔ ہم نے اس اہم پوائنٹ پر تو غور ہی نہیں کیا۔ ہم نے کسی ظاہری چیز کو تو تباہ نہیں کرنا تھا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

فرض کیا ہم وہاں پہنچ بھی جاتے ہیں تو ہم اس سٹور کو کیسے تلاش کریں گے''...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سوالیہ نظروں سے عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

''واقعی۔ یہ اہم ترین پہلو ہے اور ہماری نظروں سے اوجھل رہا ہے۔ ویسے میرا خیال تھا کہ وہاں سٹور میں حفاظتی مشینری نصب کی جا رہی ہو گی اس لئے اس کی نشاندہی آسانی سے ہو سکے گی لیکن وہاں تو حفاظتی انتظامات کے سوا اور کچھ بھی نظر نہیں آئے گا''۔ عمران نے کہا۔

''تو ہم اسے کیسے تلاش کریں گے''...... صفدر نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

''کوئی کام تم بھی کر لیا کرو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر اور دوسرے ساتھی بھی بے اختیار ہنس پڑے۔

''ہمارے لیڈر تم ہو۔ اس لئے یہ کام تم نے کرنا ہے''...... تنویر نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''چلو میں اپنی جگہ تمہیں لیڈر بنا دیتا ہوں۔ اب بتاؤ کیسے تلاش کرو گے''...... عمران نے کہا۔

''تلاش کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ میں اس پورے پہاڑی سلسلے پر بموں کی بارش کر دوں گا۔ جہاں بھی ہو گا سٹور خود ہی تباہ ہو جائے گا''...... تنویر نے اپنی فطرت کے عین مطابق فوراً ہی جواب دیا اور عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی اس کی اس بے

ساختہ بات کو سن کر بے اختیار ہنس پڑے۔ ان سب کے ہنسنے پر تنویر خود بھی ہنس پڑا۔

''ویسے عمران صاحب۔ آپ کے ذہن میں ضرور کوئی نہ کوئی آئیڈیا ہو گا''...... صفدر نے کہا۔

''ایک آئیڈیا ہے تو سہی لیکن ابھی میں نے اس پر غور نہیں کیا۔ غور کرنے کے بعد ہی کچھ کہہ سکتا ہوں''...... عمران نے کہا اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے سامنے میز پر پڑے ٹرانسمیٹر کی سیٹی بج اٹھی تو وہ سب خاموش ہو گئے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

''یس۔ پرنس اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... عمران نے ایک بٹن پریس کرتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ریڈ کارٹر بول رہا ہوں پرنس۔ میں نے معلومات حاصل کر لی ہیں۔ چونکہ شوالا میں موجود کوبرا فیکٹری کو تباہ کر دیا گیا ہے اس لئے اب فیصلہ کیا گیا ہے کہ ٹارج ایجنسی کے ساتھ ساتھ ریڈ رنگ ایجنسی اور کرانس تمام ایجنسیاں ان پہاڑیوں کی انتہائی کڑی نگرانی کریں گی اور چاروں طرف پہاڑیوں کو ایجنسیوں کے درمیان تقسیم کر دیا گیا ہے البتہ میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں۔ ان معلومات کے مطابق میزائل اسٹیشن اور سپر سٹور کو ایک ہی جگہ بنایا گیا ہے اور یہ ریڈ سرکل میں موجود بگ بلیک گھوسٹ نام کی پہاڑی میں ہے۔ اوور''...... ریڈ کارٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

”اس قدر تفصیل سے یہ اہم رپورٹ کیسے مل گئی ہے۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”میں نے پہلے ہی آپ کو بتایا تھا کہ ریڈ رنگ ایجنسی کی چیف لیڈی مارتھا کی اسسٹنٹ مس کیتھی کے قریب میرا ایک آدمی ہے۔ اس آدمی کو جب میں نے اس رپورٹ کے حصول پر لگایا تو اس نے کیتھی سے یہ رپورٹ حاصل کی ہے۔ کیتھی کو یہ ساری تفصیل لیڈی مارتھا نے خود بتائی ہے۔ اوور“...... ریڈ کارٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا ہم کسی طرح اس ریڈ سرکل کی پہاڑیوں میں پہنچ سکتے ہیں۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”نو پرنس۔ اب ریڈ رنگ ایجنسی کے آدمیوں نے یہ سارا علاقہ سنبھال لیا ہے اب وہاں یہ لوگ پھیلے ہوئے ہیں۔ وہاں قدم قدم پر پہرہ لگا دیا گیا ہے۔ اس وقت کی صورت حال کے مطابق ایک پرندہ بھی ان کی نظروں میں آئے بغیر وہاں داخل نہیں ہوسکتا ہے۔ اوور“...... ریڈ کارٹر نے جواب دیا۔

”کیا ٹارج ایجنسی اور ریڈ رنگ ایجنسی ایک ساتھ کام کر رہی ہیں۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”یہ تو مجھے معلوم نہیں۔ البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ ٹارج ایجنسی صرف بلیک گھوسٹ تک ہی محدود ہو اور باقی پہاڑیاں ریڈ رنگ ایجنسی کی نگرانی میں ہوں۔ اوور“...... ریڈ کارٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ اس اطلاع کا بے حد شکریہ۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب کیا اب آپ دوبارہ بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں جائیں گے۔ اوور“...... ریڈ کارٹر نے کہا۔

”ظاہر ہے۔ ہم اپنا مشن ادھورا کیسے چھوڑ سکتے ہیں۔ ہم نے مٹن کی ہاف پلیٹ کھائی ہے۔ مٹن لذیز تھا اس لئے اب فل پلیٹ کا پروگرام ہے۔ اوور“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف ریڈ کارٹر ہنس پڑا۔

”مٹن سے مراد آپ کی مشن ہے۔ اوور“...... ریڈ کارٹر نے ہنستے ہوئے کہا۔

”ظاہر سی بات ہے۔ اوور“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن آپ وہاں کس طرح جائیں گے۔ یہ میں اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ اگر آپ اپنا تجویز کردہ لائحہ عمل بتا دیں تو ہوسکتا ہے کہ میں اس سلسلے میں آپ کی کوئی مدد کر سکوں۔ اوور“...... ریڈ کارٹر نے کہا۔

”فی الحال تو میرے ذہن میں کوئی واضح لائحہ عمل نہیں ہے۔ اس کے لئے خاصی سوچ بچار کی ضرورت ہے۔ جب سوچ بچار ہوگی تو لائحہ عمل طے کر لیا جائے گا۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”تو اس سلسلے میں آپ کی میں اتنی مدد تو ضرور کروں گا کہ آپ کو بلیک گھوسٹ پہاڑیوں تک پہنچا دوں۔ میں جوگرڈ سے کہہ

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

دیتا ہوں۔ وہ آپ کے لئے بندوبست کر دے گا۔ آپ اسے بخوبی جانتے بھی ہیں اور وہ ان معاملات میں بے حد ہوشیار آدمی ہے۔ اوور“...... دوسری طرف سے ریڈ کارٹر نے کہا۔

”چلو۔ یہ ٹھیک رہے گا۔اوور“...... عمران نے کہا۔

”اوکے۔ میں بھیجتا ہوں اسے۔اوور“...... ریڈ کارٹر نے کہا اور عمران نے اس کا شکریہ ادا کر کے اوور اینڈ آل کہا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔

ٹارج ایجنسی کے ہارڈ سیکشن کا انچارج راڈگر تھا جو انتہائی ڈی ہیکل اور مضبوط جسم کا مالک تھا۔ اس کے چہرے پر زخموں کے جا بجا پرانے نشان اس بات کے ثبوت تھے کہ اس کی ساری زندگی لڑائی بھڑائی میں ہی گزری تھی۔

راڈگر کے سیکشن کو کرنل الیگزینڈر نے خاص طور بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کے ریڈ سرکل سے مغربی پہاڑیوں کی طرف بھیجا تھا جہاں اس نے اپنے ایک بڑے گروپ کے ساتھ خیمے لگا کر ہر طرف سیکورٹی پھیلا دی تھی۔ اس نے ارد گرد کے تمام علاقے کا گھیراؤ کر رکھا تھا تاکہ اس طرف سے عمران اور اس کے ساتھی اس کی نظروں میں آئے بغیر ریڈ سرکل کی طرف نہ جا سکیں۔

راڈگر اس وقت اپنے خیمے میں تھا۔ خیمے میں کرسی پر بیٹھا وہ بڑے اضطراب بھرے انداز میں پہلو بدل رہا تھا۔ وہ بار بار ہونٹ کو دانتوں سے چباتا۔ بار بار مٹھیاں بند کرتا اور کھول رہا تھا۔ اس

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

کا انداز انتہائی بے چین اور اضطراب سے بھرا ہوا تھا۔ جیسے اسے شدت سے کسی کے آنے یا کسی کی کال کا انتظار ہو۔

اس کے سامنے میز پر ایک ٹرانسمیٹر رکھا ہوا تھا۔ خیمے کے دروازے کا پردہ گرا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد پردہ ہٹا اور راڈگر چونک کر دروازے کی طرف مڑا۔ دروازے میں سے ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی اندر داخل ہوئی جس کے جسم پر چست سیاہ لباس تھا اور اس نے سر پر سرخ رنگ کی کیپ پہن رکھی تھی۔ اس نے اندر آ کر باقاعدہ راڈگر کو فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

''تمہاری اسی ادا پر تو میں مر مٹا ہوں روزلٹ۔ آؤ بیٹھو''۔ راڈگر نے مسکراتے ہوئے سیلوٹ کا جواب دیتے ہوئے کہا اور آنے والی نوجوان لڑکی بڑی ادا سے مسکراتی ہوئی سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ گئی۔

''بس تم زبان کلامی ہی ایسا کہتے ہو۔ کبھی تم نے مجھے پرپوز کرنے کی تو ہمت نہیں کی''...... روزلٹ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اب سمجھ آیا ہے کہ تم مجھ سے دور کیوں رہتی ہو۔ چلو میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس مشن کے بعد میں تمہیں صرف پرپوز ہی نہیں کروں گا بلکہ فوراً شادی بھی کر لوں گا''...... راڈگر نے کہا تو روزلٹ کے چہرے پر بے اختیار مسرت کے گلاب سے کھل اٹھے۔

''پکا وعدہ''...... روزلٹ نے آنکھیں چمکاتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ پکا وعدہ''...... رائیڈو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ چلو اب میں تمہارا یہ وعدہ بھی دیکھ لوں گی''۔ روزلٹ ہنستے ہوئے کہا۔

''اچھا اب سنو۔ میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے تمہیں خاص طور پر گریٹ لینڈ سے یہاں اپنے پاس کیوں بلایا ہے''۔ راڈگر نے کہا۔

''میں جانتی ہوں''...... روزلٹ نے کہا تو راڈگر بے اختیار چونک پڑا اور حیرت بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''کیا مطلب۔ تم کیسے جانتی ہو''...... راڈگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے معلوم ہے۔ یہاں کسی خاص اسلحے کا سٹور موجود ہے اور ایک میزائل اسٹیشن بنایا جا رہا ہے اور پاکیشیائی سیکرٹ سروس سے اسے خطرہ لاحق ہے۔ اس لئے حفاظت کی غرض سے یہاں انتظامات کئے گئے ہیں۔ مجھے تمہارے اسسٹنٹ ہیمر نے یہ سب بتا دیا ہے''...... روزلٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر بھی میں ایک بار تمہیں اپنے طور پر ساری باتیں بتانا چاہتا ہوں''...... راڈگر نے کہا۔

''اوکے۔ بتاؤ''...... روزلٹ نے کہا اور پھر راڈگر نے اسے بتانا شروع کر دیا کہ عمران اور اس کے ساتھی کس طرح سے شوالا میں موجود ٹرانگا کلب کے نیچے موجود کوبرا میزائل فیکٹری میں پہنچے تھے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

اور کیسے انہوں نے اس فیکٹری کو تباہ کیا تھا اور اب ان کا ٹارگٹ بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں موجود سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے کا تھا۔

”اوہ۔ اوہ۔ انتہائی حیرت انگیز۔ مجھے عمران کے بارے کافی معلوم ہے۔ وہ دنیا کا سب سے بڑا عیار اور سب سے بڑا چالاک آدمی ہے۔ وہ اور اس کے ساتھی ایک بار جس بات کی ٹھان لیں اسے پورا کر کے ہی دم لیتے ہیں اور انہوں نے جس طریقے سے کوبرا میزائل فیکٹری تباہ کی ہے یہ ان کی ذہانت، بہادری اور تربیت کا منہ بولتا ثبوت ہے“...... روزلٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ میرے سامنے ان کی تعریفیں مت کرو۔ میں نے تمہیں اسی لئے یہاں بلوایا ہے اور تمہیں ساری تفصیل اس لئے بتائی ہے کہ مجھے ہیمر نے بتایا تھا کہ تم عمران کے بارے میں کافی جانتی ہو۔ اب میری بات غور سے سنو۔ میں چاہتا ہوں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ ہر صورت میرے ہاتھوں ہی ہو۔ تم بے حد ذہین ہو۔ مجھے اس بارے میں کوئی ترکیب بتاؤ“...... راڈگر نے کہا تو روزلٹ نے ہونٹ بھینچ لئے۔ چند لمحے وہ خاموش بیٹھی رہی۔ اس کی خوبصورت پیشانی پر شکنیں سی پھیل گئی تھیں اور آنکھیں بھی سوچنے کے انداز میں سکڑ گئی تھیں۔

”ایک ترکیب ہے“...... تھوڑی دیر بعد روزلٹ نے کہا تو راڈگر بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔

”کون سی ترکیب“...... راڈگر نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

”عمران کو اگر پکڑنا ہے تو اس کے لئے ایک ٹریپ کا بندوبست کرنا ہو گا اور اس کو ٹریپ کرنے کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کرنا ہو گی“...... روزلٹ نے کہا۔

”وہی تو پوچھ رہا ہوں۔ ٹریپ کیا ہو سکتا ہے“...... راڈگر نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

”تمہاری باتیں سن کر مجھے اس بات کا تو پتہ چل گیا ہے کہ عمران کو اور اس کے ساتھیوں کو اس سپر سٹور کا اصل محل وقوع معلوم نہیں ہے۔ جیسا کہ تم نے تفصیل میں بتایا ہے کہ اس کے ساتھیوں نے انتہائی جرأت، بہادری اور بے خوفی سے کوبرا میزائل فیکٹری تباہ کر دی ہے۔ اسی طرح وہ لازماً سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کا محل وقوع بھی ٹریس کر لے گا اور اگر عمران کو کسی نقلی سٹور اور میزائل اسٹیشن کی طرف متوجہ کر دیا جائے تو وہ لازماً اس پر حملہ کرے گا اور وہاں اس کے خلاف ٹریپ بنایا جا سکتا ہے“...... روزلٹ نے کہا۔

”ٹھیک ہے لیکن اصل بات تو یہی ہے کہ اس سے رابطے کیسے ہو“...... راڈگر نے چونک کر کہا۔

”عمران یہاں موجود اپنے فارن ایجنٹوں سے یقیناً کسی نہ کسی ٹرانسمیٹر پر بات کرتا ہو گا۔ اگر ہم پورے علاقے میں جنرل فریکوئنسی پر کسی لانگ رینج ٹرانسمیٹر پر بات کریں گے تو لازماً یہ بات عمران کے کانوں تک پہنچ جائے گی لیکن عمران بے حد ذہین اور عیار

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

آدمی ہے۔ اس لئے یہ کال اس طرح ہونی چاہئے کہ اسے کسی طرح بھی شک نہ پڑ سکے۔ پھر وہ لازماً ٹریپ میں آجائے گا“۔ روزلٹ نے کہا تو راڈگر کا چہرہ خوشی سے دمک اٹھا۔

”اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ اوہ۔ روزلٹ۔ تم واقعی انتہائی ذہین ہو۔ ویری گڈ۔ یہ ترکیب واقعی شاندار ہے۔ اب تم خود ہی باقی کام بھی کر دو۔ کوئی ایسی فول پروف منصوبہ بندی کرو کہ وہ پھنس جائے۔ اس کا شکار ہونا مجھے کرانس کا سب سے اہم ترین آدمی بنا دے گا“...... راڈگر نے کہا۔

”بڑا آسان سا کام ہے۔ کسی جگہ اپنے آدمیوں کو چھپا دو اور پھر اس جگہ سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کے ہونے کی بات کر دو۔ عمران سیدھا وہیں آئے گا“...... روزلٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تو ٹھیک ہے۔ میں مشرقی پہاڑی کے پیچھے ایک چھوٹی سی وادی میں وہاں اس کا شکار کھیلوں گا“...... راڈگر نے کہا تو روزلٹ بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

”کیا ہوا۔ تم اس طرح ہنس کیوں رہی ہو“...... روزلٹ کو اس طرح ہنستے دیکھ کر راڈگر نے چونک کر کہا۔

”تم نے یا تو بہت زیادہ پی لی ہے یا پھر شاید تم نے عمران کو واقعی احمق سمجھ لیا ہے۔ ایسی بات نہیں ڈیئر راڈگر۔ میں کتنی بار تمہیں سمجھاؤں کہ وہ انتہائی ذہین آدمی ہے اور بہترین انداز میں تجزیہ کرتا

ہے۔ تم نے ذرا بھی حماقت کی تو نتیجہ الٹ جائے گا۔ بجائے اس کے کہ تم اس کا شکار کرو۔ وہ یقینی طور پر تمہارا ہی شکار کر لے گا“...... روزلٹ نے کہا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں“...... راڈگر نے اس بار نے قدرے ترش لہجے میں کہا۔

”میری بات دھیان سے سنو۔ تم نے جو تفصیل بتائی ہے اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ عمران کو اس بات کا علم ہے کہ یہ سٹور بلیک گھوسٹ کی پہاڑیوں میں ہے۔ ممکن ہے اسے ریڈ سرکل کا بھی علم ہو اور اس پہاڑی کا بھی جو بگ بلیک گھوسٹ کہلاتی ہے۔ اب اگر اسے کال کے دوران یہ بتایا جائے کہ سٹور اور میزائل اسٹیشن بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کی بجائے کسی اور وادی میں ہے تو وہ یقیناً چونک پڑے گا اور فوراً سمجھ جائے گا کہ اسے ٹریپ کیا جا رہا ہے تو پھر سوچو وہ ٹریپ میں کیسے آئے گا“...... روزلٹ نے کہا۔

”اوہ اوہ۔ تم۔ تم بالکل ٹھیک کہہ رہی ہو۔ اس طرح تو عمران کسی بھی صورت میں اس طرف نہیں آئے گا۔ لیکن پھر اسے کس طرح ٹریپ کیا جا سکتا ہے۔ سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن تو واقعی بگ بلیک گھوسٹ پہاڑی میں ہی ہے“......راڈگر نے کہا۔

”اسے ٹریپ صرف ایک ذریعے سے کیا جا سکتا ہے کہ اسے کوئی ایسا راستہ بتا دیا جائے جس سے وہ محفوظ طریقے سے بگ بلیک گھوسٹ پہاڑی تک پہنچ سکے“...... روزلٹ نے جواب دیا تو

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

راڈگر بے اختیار کرسی سے اچھل پڑا۔

''ویری گڈ۔ روزلٹ ویری گڈ۔ تمہاری ذہانت کا واقعی جواب نہیں ہے۔ ہماری تحویل میں ٹرانگ پہاڑی ہے اور اس کے اندر ایک کریک ایسا ہے جو سیدھا بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کے ریڈ سرکل کی طرف جاتا ہے۔ اگر اس کریک کے بارے میں معلومات عمران تک پہنچ جائیں تو وہ یقیناً اسے بلیک گھوسٹ کے ریڈ سرکل تک پہنچنے کے لئے استعمال کرے گا اور ہم اسے آسانی سے ٹریپ کر لیں گے''...... راڈگر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہاری اس قدر شناسی کا بے حد شکریہ ڈیئر۔ لیکن اب اصل مسئلہ یہ ہے کہ عمران کو کس طرح اس کریک کے بارے میں بتایا جائے کہ اسے پتہ بھی چل جائے اور وہ اسے محفوظ بھی سمجھے اور ہمارا کام بھی آسان ہو جائے''...... روزلٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ ترکیب تمہاری ہے تو اس کا حل بھی تمہارے پاس ہی ہونا چاہئے''...... راڈگر نے کہا۔

''رکو۔ مجھے سوچنے دو''...... روزلٹ نے کہا تو راڈگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور روزلٹ ایک بار پھر سوچنے میں مصروف ہو گئی۔ تھوڑی دیر سوچتے رہنے کے بعد اچانک اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

''گڈ شو۔ ایک حل ہے''...... روزلٹ نے مسرت بھرے لہجے

میں کہا۔

''کیا حل۔ جلدی بتاؤ''...... راڈگر نے اس کی طرف دلچسپی سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''حل یہ ہے کہ ان علاقوں میں اسمگلروں کی کوئی کمی نہیں ہے اور وہ اسمگلرز ایک دوسرے سے یقیناً ٹرانسمیٹر پر ہی رابطہ کرتے ہوں گے۔ اگر دو اسمگلروں کے درمیان جنرل فریکوئنسی پر بات چیت ہو اور اس بات چیت کے دوران اس کریک کا نہ صرف ذکر ہو بلکہ اس کا محل وقوع بھی تفصیل سے بتا دیا جائے۔ اس طرح اسے شک نہ ہو سکے گا''...... روزلٹ نے جواب دیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ویل ڈن۔ ریئلی ویل ڈن۔ تو پھر ایک طرف سے میں بات کرتا ہوں اور دوسری طرف سے تم۔ ہم نے کیا بات کرنی ہے اس کی ہم پہلے ہی پریکٹس کر لیتے ہیں''...... راڈگر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اوہ نہیں۔ تمہاری آواز ہوسکتا ہے عمران نے کسی موقع پر سن رکھی ہو۔ اس لئے تم بات نہ کرو۔ البتہ میرا اس سے کبھی نہ تعارف ہوا ہے اور نہ کبھی آمنا سامنا۔ میں اسمگلنگ ریکٹ کی چیف کی حیثیت سے کسی دوسرے سے بات کر لیتی ہوں۔ تم ایسا کرو کہ کسی اسسٹنٹ کو بلاؤ جو سمجھدار ہو اور مکمل کارروائی کر سکے۔ مطلب ہے کہ نیچرل لہجے میں بات کر سکے۔ میں اسے سب کچھ سمجھا دیتی ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ ہم عمران کو ٹریپ کر کے مار لینے میں

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

کامیاب ہو جائیں گے“...... روزلٹ نے کہا تو راڈگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جیب سے ایک سیل فون نکالا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

”ہیمر بول رہا ہوں“...... رابطہ ملتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”راڈگر بول رہا ہوں۔ تم فوراً میرے خیمے میں آ جاؤ“۔ راڈگر نے کہا۔

”یس باس“...... دوسری طرف سے ہیمر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا تو راڈگر نے کال ڈراپ کر دی اور سیل فون جیب میں ڈال لیا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کے تقریباً آغاز میں ایک قدرتی غار میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ جوگرڈ بھی ان کے ساتھ تھا۔ ان سب کے جسموں پر کرانسی فوج کی یونیفارم تھی۔ عمران کے کاندھے پر سٹار بھی موجود تھے جن کے مطابق اس کا رینک کیپٹن کا تھا جبکہ جوگرڈ سمیت اس کے باقی ساتھی عام فوجی سپاہیوں کی یونیفارمز میں تھے۔ عمران کے پاس مشین پسٹل تھا جبکہ اس کے ساتھیوں کے پاس مشین گنیں تھیں۔ ان یونیفارمز اور ان کے یہاں تک پہنچانے کے تمام انتظامات جوگرڈ نے کئے تھے۔ جو اب بھی ان کے ساتھ تھا۔

اس وقت عمران ایک بڑا سا نقشہ کھولے اس پر جھکا ہوا تھا۔ وہ جوگرڈ سے بلیک گھوسٹ تک پہنچنے کے مختلف راستوں کے بارے میں ڈسکس کر رہا تھا۔ اس بار عمران نے مشن پر روانہ ہونے سے پہلے ریڈ کارٹر کی مدد سے مخصوص اسلحے کے ساتھ سپیشل بے ہوش

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

کرنے والی گیس کا پسٹل بھی حاصل کر لیا تھا۔ یہ جدید طرز کا کیپسولوں سے لوڈ پسٹل اس کی جیب میں موجود تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ عمران نے ایک کال کیچر بھی حاصل کر لیا تھا۔ اس کا نظریہ تھا کہ چونکہ بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کے گرد تمام پہاڑی سلسلے مختلف ایجنسیوں کی تحویل میں ہیں اس لئے وہ لازماً ایک دوسرے سے رابطوں کے لئے ٹرانسمیٹر کالز کا سہارا لیں گے اور اگر ان کے درمیان ہونے والی ٹرانسمیٹر کالز کیچ کر لی جائیں تو اس سے مشن کے بارے میں نہ صرف انتہائی قیمتی معلومات مل جائیں گی بلکہ مشن کی تکمیل میں بھی آسانیاں پیدا ہو جائیں گی۔ کال کیچر اس نے آن کر کے ساتھ رکھا ہوا تھا لیکن ابھی تک اس نے کوئی کال کیچ نہ کی تھی۔

"عمران صاحب۔ اصل مسئلہ تو اس سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کی نشاندہی ہونا ہے۔ فرض کیا ہم کسی نہ کسی طرح بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کے ریڈ سرکل تک پہنچ بھی جاتے ہیں تو پھر آگے کیا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"تب پھر اس کا ایک ہی حل ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم ان ایجنسیوں کے کسی سیکشن انچارج کو پکڑ لیں۔ اول تو اسے معلوم ہو گا اور فرض کیا معلوم نہ ہوا تو اس سے دوسرے کی مخصوص فریکوئنسی اور سپیشل کوڈ معلوم کر کے دوسرے سے بھی معلوم کیا جا سکتا ہے اگر کال کیچر نے ان سیکشنوں کے درمیان کوئی کال کیچ کر لی تو ہمیں

فریکوئنسی اور کوڈ کا علم ہو جائے گا۔ پھر میں کرنل الیگزینڈر اور لیڈی مارتھا دونوں کی آوازوں کی نقل کر کے بھی لیڈی مارتھا یا کرنل الیگزینڈر کسی سے بھی یہ معلوم کر سکتا ہوں اس کے علاوہ اور کوئی صورت نہیں ہے۔ کیونکہ اسے انتہائی ٹاپ سیکرٹ رکھا گیا ہے"۔ عمران نے سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک کال کیچر میں سے ٹرانسمیٹر کال ہونے کی مخصوص آواز سنائی دی اور یہ آواز سن کر عمران سمیت سب چونک پڑے۔

"کال کیچر نے ایک کال تو کیچ کی ہے۔ اب سب خاموش رہنا"...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے فوراً کال کیچر کے دو بٹن پریس کئے اور پھر اس نے جیسے ہی اسپیکر کا بٹن پریس کیا اسے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ روزلٹ کالنگ۔ اوور"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس مادام۔ ہیمر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"سپلائی کی کیا پوزیشن ہے۔ ہارڈ پاؤڈر کی کھیپ نہیں پہنچی۔ جبکہ تمہیں ڈیمانڈ بھجوا دی گئی تھی۔ اوور"۔ روزلٹ نے سخت لہجے میں کہا

"یس مادام۔ ڈیمانڈ تو پہنچ چکی ہے۔ لیکن فوری سپلائی ممکن نہیں ہے کیونکہ سٹور والے سارے علاقے پر کرانسی فوج کا قبضہ ہے اور

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

ان کی موجودگی میں مال ڈلیور کرنا تقریباً ناممکن ہے۔ اوور‘‘...... ہیمر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’فوج۔ کیا مطلب۔ پہلے تو تم نے رپورٹ دی تھی کہ فوج ٹرانگ پہاڑی سے جا چکی ہے اور صرف چند مخصوص پہاڑیوں تک محدود ہو گئی ہے۔ اوور‘‘...... روزلٹ کے لہجے میں بے حد حیرت تھی۔

’’یس مادام۔ پہلے یہی ہوا تھا۔ ٹرانگ پہاڑی کے ارد گرد سے فوج واپس چلی گئی تھی لیکن پھر اگلے ہی روز واپس آ گئی اور اس بار ان کی تعداد بھی زیادہ ہے اور اب تو ان کی نگرانی انتہائی سخت ہے پہلے سے بھی زیادہ سخت۔ اوور‘‘۔ ہیمر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’پھر تو بہت مشکل ہو جائے گی ہیمر۔ کچھ کرو۔ میں نے تمہیں بتایا تھا کہ میں نے پارٹی سے رقم بھی لے لی ہے۔ اگر وقت پر انہیں مال نہ ملا تو نہ صرف میرا نام خراب ہو جائے گا بلکہ وقت پر مال سپلائی نہ کرنے پر مجھے جرمانہ بھی ادا کرنا پڑے گا۔ میں بہت مشکل میں آ جاؤں گی‘‘...... روزلٹ نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

’’مادام۔ ہارڈ پاؤڈر کی سپلائی تو ناممکن ہے۔ آپ پارٹی کو رقم واپس کر دیں اور ان سے معذرت کر لیں تو بہتر ہو گا کیونکہ ٹرانگ پہاڑی کے علاوہ ایسا کوئی راستہ نہیں ہے جہاں سے مال آپ تک پہنچایا جا سکے اور اس وقت وہاں پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا ہے۔

اوور‘‘...... ہیمر نے جواب دیا۔

’’احمق ہو گئے ہو نانسنس۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ میں رقم کیسے واپس کر سکتی ہوں۔ تم جانتے ہو کہ ہم پارٹی سے رقم لینے کے بعد ادھر سے ادھر کر دیتے ہیں اب اس پارٹی کو رقم واپس دینے کا مطلب ہو گا کہ میں ان کے سامنے اپنی ساکھ خراب کر لوں اور یہ میں نہیں کر سکتی ہوں۔ اوور‘‘...... مادام نے کہا۔

’’تو پھر بتائیں۔ میں کیا کر سکتا ہوں‘‘...... ہیمر نے کہا۔

’’یہ بتاؤ تمہارے پاس مال تیار ہے یا نہیں۔ اوور‘‘...... مادام روزلٹ نے کہا۔

’’مال تو ریڈی ہے بس اس کی سپلائی ہی رکی ہوئی ہے اور کوئی بات نہیں ہے۔ اوور‘‘...... ہیمر نے جواب دیا۔

’’تو سنو۔ تم مال سپلائی کرنے کے لئے وہ سپیشل کریک کیوں استعمال نہیں کرتے۔ اوور‘‘۔ روزلٹ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

’’سپیشل کریک۔ کیا مطلب۔ کون سا سپیشل کریک مادام۔ اوور‘‘...... ہیمر کی چونکتی ہوئی آواز سنائی دی۔ عمران اور اس کے ساتھی خاموشی سے یہ ساری باتیں سن رہے تھے۔

’’اوہ۔ اوہ۔ تم تو اس سپاٹ کے بارے میں جانتے ہی نہیں ہو۔ تم سے پہلے جارج تھا۔ وہ اس کریک کے بارے میں جانتا تھا۔ وہ کافی عرصے سے اس سپاٹ پر کام کر رہا تھا۔ بہرحال میں تمہیں تفصیل بتا دیتی ہوں۔ اچھی طرح سمجھ لو۔ اوور‘‘...... روزلٹ

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

نے کہا۔

"یس بتائیں مادام۔ میں غور سے سن رہا ہوں۔ اوور"...... ہیمر نے کہا اور اس بار مادام روزلٹ نے اسے اس سپیشل کریک کے بارے میں تفصیل بتانا شروع کر دی جو ٹرانگ پہاڑی کے آغاز سے لے کر اس کے اختتام تک چلا جاتا تھا اور انتہائی محفوظ تھا۔

"اوہ مادام۔ یہ تو واقعی کافی محفوظ راستہ ہے۔ اس کریک کا مجھے علم ہی نہیں تھا۔ اس کریک میں فوج سے واقعی ٹکراؤ نہیں ہو سکتا۔ لیکن مادام ٹرانگ پہاڑی کی دوسری طرف بلیک گھوسٹ پہاڑیاں ہیں کہیں یہ کریک ادھر تو نہیں جا نکلتا۔ ایسا نہ ہو کہ وہاں فوجی پہلے سے ہی اس کی نگرانی کر رہے ہوں اور ہم پکڑے یا مارے جائیں۔ اوور"...... ہیمر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جاتا تو انہی پہاڑیوں کی طرف ہے جو ریڈ سرکل میں آتی ہیں۔ لیکن اگر رائٹ وے کا استعمال کیا جائے تو تم وہاں سے آسانی سے نکل کر ویلی تک پہنچ سکتے ہو۔ ہم نے خصوصی طور پر ایک راستہ بنایا ہوا ہے۔ مال وہاں سے نکال کر ویلی میں لانا تمہارے لئے مشکل نہیں ہو گا اور پھر تم اسی کریک سے واپس نکل سکتے ہو۔ یہ راستہ بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کے ریڈ سرکل سے کافی الگ ہے اور درمیان میں راستہ اس قدر تنگ ہو جاتا ہے کہ ایک آدمی رینگ کر گزر سکتا ہے۔ اس لئے اگر فوجیوں نے اسے چیک بھی کیا ہو گا تو چیک کر کے چھوڑ دیا ہو گا یا زیادہ سے زیادہ ریڈ سرکل کی طرف سے

نگرانی ہو رہی ہو گی۔ ان کی نظروں میں کریک کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اس لئے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا۔ اوور"...... روزلٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے مادام۔ میں آج رات ہی مال سپلائی کر دوں گا۔ آپ بے فکر رہیں۔ اوور"...... ہیمر نے کہا۔

"گو یہ کریک مکمل طور پر محفوظ ہے لیکن پھر بھی محتاط رہنا۔ اوور"...... روزلٹ نے کہا۔

"یس مادام۔ اوور"...... ہیمر نے جواب دیا۔

"اچھی طرح سمجھ گئے ہو نا۔ اوور"...... روزلٹ نے کہا۔

"یس مادام۔ آپ قطعی بے فکر رہیں۔ اب سپلائی ڈیمانڈ کے مطابق درست طور پر ہو جائے گی اور کسی کو علم بھی نہ ہو سکے گا۔ اوور"...... ہیمر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی کال ختم ہو گئی اور عمران نے بھی کال کیچر آف کر کے ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر مسرت کی چمک ابھر آئی تھی۔

"عمران صاحب۔ یہ کال کس فریکوئنسی پر کی گئی ہے"۔ اچانک صدیقی نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"جنرل فریکوئنسی پر۔ کیوں"...... عمران نے پوچھا۔

"آپ شاید بھول رہے ہیں کہ عام طور پر اسمگلر ان حالات

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

میں ٹرانسمیٹر کال کرنے کا رسک نہیں لے سکتے کیونکہ فوج یہاں موجود ہے اور کال کیچ بھی ہوسکتی ہے اور پھر جنرل فریکوئنسی پر کال کرنا۔ یہ کچھ عجیب نہیں ہے''...... صدیقی نے کہا۔

''اوہ۔ میں تمہاری بات سمجھ گیا۔ تمہارا خیال ہے کہ شاید اس طرح ہمیں ٹریپ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ ہو تو سکتا ہے۔ کیونکہ جس طرح اس کریک کی تفصیل بتائی گئی ہے اگر یہ کال کیچ ہو جائے تو نہ صرف ان کا سٹور بلکہ ان کے آدمی بھی انتہائی آسانی سے پکڑے جا سکتے ہیں اس لئے مجھے تو یہ ٹریپ ہی معلوم ہو رہا ہے بلکہ اس کال کو اگر آپ ڈاجنگ کال کہیں تو غلط نہ ہوگا''...... صدیقی نے کہا۔

''ارے نہیں۔ مجھے اس میں ٹریپ کرنے اور ڈاجنگ کال والی کوئی بات محسوس نہیں ہوئی ہے۔ کال جنرل فریکوئنسی پر ہوئی ہے۔ اگر یہ کال کسی مخصوص فریکوئنسی پر ہوتی تو پھر یہ ٹریپ ہوسکتی تھی۔ جنرل فریکوئنسی صرف اس وقت کیچ کی جا سکتی ہے جب کال کیچر کو جنرل فریکوئنسی پر کال کیچ کرنے کے لئے خصوصی طور پر فکسڈ کیا جائے۔ ہمیں چونکہ کسی بھی فریکوئنسی کا علم نہیں تھا اس لئے میں نے جنرل فریکوئنسی ایڈجسٹ کر رکھی تھی جبکہ عام طور پر مخصوص فریکوئنسز کو چیک کرنے کے لئے کال کیچر کو ایڈجسٹ کیا جاتا ہے۔ اس لئے یہ کال مشکوک نہیں ہوسکتی۔ اس کے باوجود بہرحال احتیاط کرنا

ہی پڑے گی لیکن ایک محفوظ راستے کا علم ہوگیا ہے تو اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے''...... عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں ملا دیا۔

''لیکن بات تو پھر وہیں آ جاتی ہے عمران صاحب۔ اگر ہم اس کریک کی مدد سے ریڈ سرکل تک پہنچ بھی جاتے ہیں تو پھر''۔ صفدر نے کہا۔

''میں کرنل الیگزینڈر کی نفسیات جانتا ہوں۔ وہی ریڈ سرکل میں سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کی حفاظت کے لئے موجود ہے۔ کافرستان کے چیف شاگل اور اسرائیلی جی پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ کی طرح اس کے دماغ کے بھی پیچ ڈھیلے ہیں۔ وہ بھی ان دونوں کی طرح بغیر سوچے سمجھے اور جذبات سے فیصلے کرنے کا عادی ہے اور بعض اوقات وہ ایسی حماقتیں کرتا ہے جو خود ہی اس کے گلے کا پھندہ بن جاتی ہیں مجھے یقین ہے کہ کرنل الیگزینڈر حماقتوں سے خود ہی سٹور کی نشاندہی کر دے گا۔ ہمارے لئے اصل مسئلہ وہاں تک پہنچنے کا تھا وہ حل ہو گیا ہے''...... عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اب تم اس نقشے پر مجھے اس کریک کے بارے میں سمجھاؤ تفصیل تو تم نے بھی سن لی ہے''...... عمران نے جوگرڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''جی ہاں۔ نہ صرف سن لی ہے بلکہ میں نے اسے دیکھا بھی ہوا

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

ہے۔ البتہ میرے ذہن میں تھا کہ وہاں تک پہنچنے کے لئے ہمیں یہاں سے بہت لمبا چکر کاٹنا پڑے گا یہ کریک کراچ قصبے میں ہے اور یہ کراچ قصبہ زیادہ بڑا نہیں ہے یہ نواحی علاقہ ہے''...... جوگرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے ہم اس ٹرانگ پہاڑی کی بالکل مخالف سمت میں ہیں اور ریڈ سرکل کی بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کو کراس کر کے وہاں تک نہیں جا سکتے۔ اس لئے چکر تو بہرحال کاٹنا پڑے گا۔ لیکن اس میں کتنا وقت لگ جائے گا۔ یہ تم بتا دو''...... عمران نے کہا۔

''اگر جیپ پر سفر کیا جائے تو ہم اٹھارہ گھنٹوں میں کراچ قصبہ پہنچ جائیں گے۔ کراچ قصبے سے تقریباً تین کلو میٹر کے فاصلے پر اس کریک کا آغاز ہوتا ہے اور اس کریک کو سنیک لائن کہتے ہیں کیونکہ یہ کٹاؤ سیدھا نہیں ہے۔ سانپ کی طرح بل کھایا ہوا ہے''...... جوگرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر کوئی بات نہیں۔ اتنا مارجن بہرحال ہمارے پاس موجود ہے اب یہاں نقشے پر مجھے سمجھا دو تاکہ اس کے بعد ہم روانہ ہو جائیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوگرڈ نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ نقشے پر جھک گیا اور عمران کو پہاڑی راستوں اور سنیک لائن کریک کے بارے میں تفصیل بتانے لگا۔ عمران کی نظریں اس ٹرانگ پہاڑی پر جمی ہوئی تھیں جس میں واقعی ایک لائن ایسی تھی جیسے سانپ بل کھاتا ہوا گزر رہا ہو۔

''بس تو پھر طے ہو گیا۔ ہم اسی سنیک لائن سے ہی گزر کر ریڈ سرکل کی طرف جائیں گے''...... عمران نے فیصلہ کرتے ہوئے کہا تو جوگرڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

وہ جوگرڈ کے ساتھ چل پڑے اور پھر کئی گھنٹوں کے طویل سفر کے بعد وہ کراچ قصبے میں پہنچ گئے۔ کراچ قصبہ ایک عام سی پہاڑی علاقہ تھا۔ کراچ پہنچنے سے پہلے عمران اور اس کے ساتھیوں نے راستے میں ہی لباس تبدیل کر لئے تھے اور اب وہ عام لباس میں موجود تھے۔ وہ سب مسلسل سفر کرنے کی وجہ سے خاصے تھکے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''تم واقعی ایک مضبوط نوجوان ہو اور مجھے خوشی ہے کہ ریڈ کارٹر کو تم جیسے باہمت نوجوان کی مدد حاصل ہے''...... عمران نے اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

''جناب آپ کے متعلق چیف نے جو کچھ کہا ہے اسے سننے کے بعد تو آپ کے ساتھ ایک لمحہ گزارنا بھی ہم جیسے لوگوں کے لئے قابل فخر ہے اور یہ حقیقت ہے کہ میں نے آپ کے ساتھ رہ کر بہت کچھ سیکھا ہے۔ مجھے تو یوں لگتا ہے جیسے میں اپنی عمر سے کم از کم بیس سال بڑا ہو گیا ہوں''...... جوگرڈ نے جواب دیا اور عمران بے اختیار ہنس دیا۔

''بس پھر تم بھی گئے کام سے۔ اب باقی عمر ہماری طرح تم بھی بس عقل کے گرداب میں ہی پھنسے رہ جاؤ گے''...... عمران نے ہنستے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

ہوئے کہا اور جوگرڈ بھی بے اختیار ہنس دیا۔ وہ عمران کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا کہ انسان زیادہ عقلمند ہو کر چونکہ عام سطح کے لوگوں سے ذہنی طور پر بلند ہو جاتا ہے اس لئے وہ عام دنیاوی دلچسپیوں سے بھی لطف اندوز ہونے سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ قصبے میں داخل ہو کر جوگرڈ جیپ کو ایک طرف بنے ہوئے بڑے مگر پرانے سے ایک پیلس کے قریب لے گیا۔ پیلس کا بڑا پھاٹک بند تھا۔ جوگرڈ نے جیپ روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تھکے تھکے انداز میں چلتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھنے لگا۔ ابھی وہ پھاٹک تک نہ پہنچا تھا کہ پھاٹک کھلا اور ایک مقامی نوجوان باہر آ گیا۔ جوگرڈ اس سے کچھ دیر باتیں کرتا رہا پھر واپس جیپ کی طرف مڑ آیا۔

"یہ لارڈ میکارٹ کا پیلس ہے۔ جو یہاں کا لارڈ ہے۔ اس کا بیٹا میرا دوست ہے۔ اس کا نام پرنس ٹام ہے۔ میں نے اسے بتایا ہے کہ میرے ساتھ مہمان ہیں جو یہاں سیر و سیاحت کے آئے ہیں۔ میں پہلے بھی کئی بات یہاں آ چکا ہوں۔ اس لئے اسے شک نہ پڑے گا"...... جوگرڈ نے دوبارہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کھل گیا اور جوگرڈ جیپ کو موڑ کر کھلے پھاٹک کے اندر لے گیا۔ پیلس کا صحن کافی بڑا تھا۔ ایک طرف ایک قطار کی صورت میں چھ سات کمرے بنے ہوئے تھے جن کے آگے ایک تنگ سا برآمدہ تھا۔
جوگرڈ نے جیپ برآمدے کے سامنے لا کھڑی کر دی۔

"آئیں"...... جوگرڈ نے کہا اور جیپ سے نیچے اتر آیا۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی نیچے اترے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک بڑے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جوگرڈ کا دوست اور لارڈ میکارٹ کا بیٹا پرنس ٹام ڈاکٹر تھا جس کا دارالحکومت میں ایک بڑا نجی ہسپتال تھا لیکن ان دنوں وہ اپنے باپ کے ساتھ رہنے یہاں آیا ہوں تھا۔ وہ جوگرڈ کی طرح نوجوان ہی تھا۔ جوگرڈ انہیں یہاں بٹھا کر پرنس ٹام کے ساتھ باہر چلا گیا تھا۔

"عمران صاحب۔ اس سنیک لائن میں رات کے وقت سفر کرنا زیادہ بہتر رہے گا"...... اچانک صفدر نے کہا تو عمران نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے مزید بولنے سے روک دیا۔

"فی الحال تو میں بہت تھک گیا ہوں اس لئے ابھی تو آرام کروں گا سیر کا پروگرام پھر بنائیں گے"...... عمران نے قدرے اونچی آواز میں کہا اور پھر اس کا فقرہ ختم ہوا ہی تھا کہ جوگرڈ اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ موجود تھی۔

"آئیں جناب۔ آپ کے لئے بڑے کمرے میں بستروں کا انتظام ہو گیا ہے کچھ دیر آرام کر لیں۔ پرنس ٹام میرا بے حد اچھا دوست ہے۔ میں نے اسے بتا دیا ہے کہ آپ مسلمان ہیں اس لئے قصبے سے اس نے کسی مسلمان باورچی کو بلانے کے لئے اپنے آدمی بھیجے ہیں تاکہ آپ کے لئے کھانا تیار کرا سکے"...... جوگرڈ نے کہا۔

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

"اوہ۔ تمہارے دوست کو تکلیف ہو گی"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ اسے کوئی تکلیف نہیں ہو گی اور ویسے بھی دوستی نام ہی اس کا ہے کہ دوست کی خاطر تکلیف اٹھائی جائے"...... جوگرڈ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور عمران بھی مسکرا دیا ایک بڑے کمرے میں واقعی ان کے لئے بستر لگا دیئے گئے تھے چونکہ وہ بے حد تھکے ہوئے تھے اس لئے بستروں پر لیٹتے ہی وہ گہری نیند سو گئے۔ پھر جوگرڈ نے آ کر انہیں نیند سے بیدار کیا۔ وہ خود کسی دوسرے کمرے میں سویا ہوا تھا کیونکہ وہ بھی تازہ دم اور فریش دکھائی دے رہا تھا۔

"ساتھ والے کمرے میں کھانے کا سامان موجود ہے۔ آپ لوگ نہا دھو لیں تاکہ پوری طرح فریش ہو جائیں"...... جوگرڈ نے ایک سائیڈ پر بنے ہوئے ایک دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور پھر نہانے سے ان کی ساری کسلمندی غائب ہو گئی۔ اب وہ پوری طرح چاق و چوبند ہو گئے تھے۔ کھانا بھی خاصا لذیذ تھا۔ انہوں نے ڈٹ کر کھانا کھایا۔

"آپ صاحبان کب سیر پر جانا پسند کریں گے"...... پرنس ٹام نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جب میری ساتھی میرا ہاتھ پکڑ کر سیر کرنے پر رضا مند ہو جائے"...... عمران نے جولیا کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا اور

جوگرڈ اور پرنس ٹام دونوں ہی بے اختیار ہنس پڑے۔ اس کے ساتھی بھی مسکرا رہے تھے جبکہ جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے تھے۔

"دراصل یہاں سے کچھ آگے پہاڑیوں پر فوج کا قبضہ ہے اور اصل تفریح کا مزہ تو ان پہاڑیوں کی چوٹیوں پر جا کر آتا ہے مگر انہوں نے تمام راستے بند کر رکھے ہیں۔ نجانے ان پہاڑیوں میں ایسا کون سا خزانہ نکل آیا ہے کہ کرانس کی فوج نے وہاں قبضہ کر لیا ہے۔ اس لئے اب ان پہاڑیوں کی طرف تو ہم جا نہیں سکتے اس لئے بس ویسے ہی ادھر ادھر گھومنا پڑے گا"...... پرنس ٹام نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم فکر نہ کرو پرنس ٹام۔ یہ علاقہ بھی خوبصورتی کے لحاظ سے کم نہیں ہے۔ یہاں بھی فوٹو شوٹ کے بہترین اسپاٹس موجود ہیں۔ ہمارے لئے اس خوبصورت علاقے کی سیر ہی کافی ہے"...... عمران نے جواب دیا تو پرنس ٹام کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا اور عمران سمجھ گیا کہ وہ اب تک اس لئے پریشان تھا کہ اس کے دوست کے مہمانوں کو جب سیر و تفریح کے بہترین مقامات دیکھنے کو نہ ملیں گا تو ظاہر ہے پرنس ٹام کی ہی بے عزتی ہو گی لیکن عمران کی بات نے اس کے ذہن پر موجود پریشانی دور کر دی تھی اس لئے اب اس کے چہرے پر اطمینان ابھر آیا تھا۔

"اوہ۔ جب سے جوگرڈ آپ کو لے آیا ہے مجھے یہی فکر کھائے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

جا رہی تھی کہ فوج کی موجودگی میں آپ کو کہاں کی سیر کرائی جائے اور کون سے اسپاٹس پر لے جایا جائے“...... پرنس ٹام نے کہا اور عمران ان لوگوں کے خلوص اور مہمان نوازی پر بے اختیار مسکرا دیا۔

”مجھے جوگرڈ نے بتایا ہے کہ یہاں ایک ایسی پہاڑی ہے جس میں ایک طویل کریک ہے جو تنگ و تاریک ہونے کے ساتھ کسی سانپ کی طرح بل کھاتا ہوا پہاڑی کی دوسری طرف جاتا ہے اور اسے سنیک لائن کہتے ہیں جو بہت طویل بھی ہے۔ مجھے ایسے قدرتی کریک دیکھنے کا بے حد شوق ہے“...... عمران نے کہا تو پرنس ٹام چونک پڑا۔

”اوہ۔ ہاں۔ ایک کریک ہے تو سہی اور اسے واقعی سنیک لائن ہی کہا جاتا ہے۔ فوج وہاں بھی موجود ہے۔ اب فوج اس کے اندر نہ جانے دے گی“...... پرنس ٹام نے کہا۔

”کیا فوج نے اس پر قبضہ کر رکھا ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”اس بات کا مجھے علم نہیں ہے کیونکہ ہم اس طرف جاتے ہی نہیں ہیں۔ میرے آدمیوں نے بتایا تھا کہ وہ ایک دو بار ٹرانگ پہاڑی کی طرف گئے تھے۔ شاید فوج وہاں سے کافی دور ہے اس لئے سنیک لائن پر ان کا قبضہ نہ ہو گا لیکن اس پر یقیناً ان کی نظر رہتی ہوگی اور وہ اس طرف آنے والوں سے پوچھ گچھ کرتے ہوں گے اور اندر جانے سے روکتے بھی ہوں گے“...... پرنس ٹام نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

کھانا کھانے کے بعد عمران، جوگرڈ اور اپنے ساتھیوں سمیت واپس اس بڑے کمرے میں آ گیا۔ پرنس ٹام اب ان کے ساتھ نہ تھا۔

”اب کیا پروگرام ہے عمران صاحب۔ مجھے تو ایسا لگ رہا ہے جیسے آپ شاید جان بوجھ کو وقت گزار رہے ہیں۔ کیا رات کو وہاں جانے کا ارادہ ہے“...... صفدر نے کہا۔

”جوگرڈ۔ کیا یہاں ہماری قدوقامت کے آدمی مل جائیں گے ایسے آدمی جن پر میں اپنا اور اپنے ساتھیوں کا میک اپ کر سکوں اور وہ ایک بار ٹرانگ پہاڑی کے پاس جا کر اور اس سنیک لائن سے گزر کر اسے چیک کر آئیں“...... عمران نے جوگرڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

”کیوں۔ کیا آپ کو کسی ٹریپنگ کا شک ہے“...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

”صدیقی کی بات میرے ذہن میں ہے اور ممکن ہے کہ ایسا ہی ہو۔ اس لئے میں رسک نہیں لینا چاہتا۔ اس مشن میں ہمارا محتاط رہنا بے حد ضروری ہے کیونکہ اگر واقعی ٹریپنگ وغیرہ ہو گی تو ہم سنیک لائن کے اندر بے بس چوہوں کی طرح مارے جا سکتے ہیں۔ وہاں ہمارے پاس بچ نکلنے کا کوئی راستہ بھی نہ ہو گا“...... عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”اگر آپ چاہتے ہیں کہ یہاں کے آدمی لئے جائیں تو پھر اس کے لئے ہمیں پرنس ٹام کو ساری بات بتانی ہو گی۔ پرنس ٹام

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

اور اس کا والد لارڈ میکارٹ دونوں حکومت پرور لوگ ہیں۔ اس لئے صورتحال ہمارے خلاف بھی ہوسکتی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اکیلا وہاں جا کر چیک کر آتا ہوں۔ مجھے تو وہاں کوئی نہیں جانتا اور اگر مجھے چیک بھی کر لیا گیا تو پرنس ٹام مجھے آسانی سے چھڑوا سکتا ہے''...... جوگرڈ نے کہا۔

''لیکن تمہارے جانے سے بات نہیں بن سکتی پھر تمہارا قدوقامت ہم میں سے کسی سے نہیں ملتا۔ اس لئے اگر واقعی ٹریپنگ ہوئی تو وہ لوگ خاموش رہیں گے۔ اس لئے چیکنگ نہ ہو سکے گی''...... عمران نے کہا۔

''پھر آپ جیسے حکم دیں''...... جوگرڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''خواہ مخواہ الجھن پالنے کی ضرورت نہیں ہے۔ چلو وہاں۔ اگر ٹریپ بھی ہو گا تو دیکھا جائے گا''...... تنویر نے اچانک غصیلے لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے چلو۔ تنویر درست کہہ رہا ہے۔ ہمیں ہر احتیاط بالائے طاق رکھنی ہو گی ورنہ واقعی اسی طرح الجھتے اور سوچتے ہی رہ جائیں گے''...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا اور تنویر اس طرح حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھنے لگا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آرہا ہو کہ عمران نے اتنی آسانی سے اس کی بات مان لی ہے اور عمران مسکرا دیا۔

''میں آپ کے ساتھ چلوں''...... جوگرڈ نے کہا۔

''نہیں۔ تم نے اب تک ہمارے لئے جو کچھ کیا ہے وہی بہت ہے۔ آگے موت کا کھیل شروع ہونا ہے اور میں تمہیں اب مزید کسی آزمائش میں نہیں ڈالنا چاہتا''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور جوگرڈ خاموش ہو گیا۔

''میں آپ کے لئے کٹ مرنے کے لئے تیار ہوں۔ آپ میری فکر نہ کریں''...... جوگرڈ نے کہا۔

''نہیں۔ میری بات مانو اور ہمارے ساتھ نہ آؤ۔ یہی تمہارے لئے بہتر ہے''...... عمران نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تو جوگرڈ کا چہرہ بجھ سا گیا۔

''چلیں ٹھیک ہے۔ لیکن میں آپ کو اس ٹرانگ پہاڑی تک تو پہنچا سکتا ہوں''...... جوگرڈ نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب اس کمرے سے باہر آ گئے۔ پیلس سے باہر نکل کر وہ سب اس طرح چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے جیسے وہیں کے رہنے والے ہوں اور ویسے ہی ادھر ادھر گھومتے پھر رہے ہوں۔ مشین گنیں انہوں نے بغلوں کے نیچے چھپا رکھی تھیں اور کاندھوں پر چادریں ڈالی ہوئی تھیں جن کی وجہ سے مشین گنیں نظر نہ آ سکتی تھیں۔ عمران کی آنکھیں بڑے چوکنا انداز میں ادھر ادھر کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔

اس کے سارے ساتھی بھی اسی طرح چوکنا تھے۔ لیکن ہر طرف خاموشی اور سکونت تھا۔ عام لوگ ادھر ادھر آ جا رہے تھے اور وہ بھی

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

تھوڑا سا آگے جانے کے بعد نظر آنے بند ہو گئے۔ پھر تقریباً تین کلو میٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد وہ ٹرانگ پہاڑی تک پہنچ گئے جس کے کریک کا دہانہ انہیں دور سے ہی دکھائی دے گیا تھا۔ یہاں بھی دور دور تک کوئی آدمی نہ تھا۔ عمران نے ایک بار پھر ادھر ادھر دیکھا اور پھر ایک لمبا سانس لے کر وہ دہانے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

”بس جوگرڈ۔ اب تم یہاں سے واپس چلے جاؤ۔ آگے کا سفر ہم خود طے کریں گے“...... عمران نے جوگرڈ سے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کی مرضی“...... جوگرڈ نے ایک طویل سانس لے کر کہا اور پھر اس نے ان سب سے ہاتھ ملائے اور جولیا اور صالحہ کو سر کے اشارے سے الوداع کہا اور پھر وہ واپس مڑ گیا۔

”عمران صاحب۔ آپ بے حد زیادہ محتاط دکھائی دے رہے ہیں“...... صفدر نے کہا۔

”صدیقی نے جب سے ٹریپ کا کہا ہے تب سے نجانے کیوں میری چھٹی حس مسلسل سائرن بجا رہی ہے۔ یوں لگ رہا ہے جیسے ہمارے لئے کہیں نہ کہیں پھندہ لگا ہوا ہے“...... عمران نے کہا۔

”یہ سب تمہارا وہم ہے۔ یہاں دور دور تک کوئی آدمی نظر نہیں آ رہا اور نہ کسی کو ہمارے یہاں آنے کا علم ہے“...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب سنیک لائن میں داخل ہو گئے۔

سنیک لائن تنگ سا کریک تھا اس لئے وہ آگے پیچھے چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ کریک کے اندر خاصا اندھیرا تھا لیکن اس کے باوجود کہیں کہیں سے روشنی کے دھبے دکھائی دے رہے تھے۔ شاید پہاڑی کے رخنوں میں سے روشنی کی کرنیں یہاں پہنچ رہی تھیں اس لئے اندھیرے کے باجود بھی انہیں بہرحال آسانی سے نظر آ رہا تھا وہ سب ہاتھوں میں مشین گنیں پکڑے تیزی سے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے اور عمران جو سنیک لائن کے آغاز میں خاصا محتاط تھا اب کافی آگے جانے کے بعد وہ اطمینان سے چل رہا تھا۔

چلتے چلتے وہ کافی آگے بڑھ آئے تھے کہ اچانک جیسے کوئی پٹاخہ سا چھوٹتا ہے اس طرح چھت سے پٹاخہ چھوٹنے کی آواز سنائی دی اور عمران اور اس کے ساتھی اس پٹاخے کی آواز سن کر بری طرح سے اچھل پڑے اور بوکھلائے ہوئے انداز میں ایک طرف ہٹے ہی تھے کہ یکلخت ان کے ذہن تیز رفتار لٹوؤں کی طرح گھومے اور پھر وہ سب اس طرح زمین پر ڈھیر ہوتے چلے گئے جیسے کسی نے ان کے جسموں سے اچانک طاقت سلب کر لی ہو۔ عمران کا ذہن بھی انتہائی تیز رفتاری سے گھوما تھا وہ لہرا کر گرا اور پھر اس کے دماغ پر یکلخت دبیز تاریکی کا پردہ پڑ گیا۔ بے ہوش ہونے سے پہلے اس نے اپنے ساتھیوں کے دھندلے سائے بھی لہرا کر گرتے ہوئے صاف دیکھے تھے۔

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

راڈ گر بدستور خیمے میں موجود تھا۔ اس کے سامنے ٹرانسمیٹر پڑا ہوا تھا اور وہ نہایت بے چینی کے ساتھ روزلٹ کی واپسی یا اس کی کال کا منتظر تھا لیکن اسے گئے کافی دیر ہو چکی تھی نہ وہ لوٹ کر آئی تھی اور نہ ہی اس نے کال کیا تھا۔

''ہونہہ۔ آخر یہ روزلٹ کر کیا رہی ہے اور یہ ابھی تک واپس کیوں نہیں آئی ہے۔ اگر وہ دور ہے تو کم از کم مجھے ایک کال تو کر ہی سکتی تھی''...... راڈ گر نے غصے سے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے خیمے کا پردہ ہٹا اور روزلٹ انتہائی مسرت بھرے انداز میں مسکراتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا بریف کیس موجود تھا۔

''کیا ہوا روزلٹ۔ کوئی بات بنی''...... راڈ گر نے چونک کر پوچھا۔

''مکمل کامیابی راڈ گر ڈیئر۔ ہماری کال شروع سے ہی کیچ کر لی

گئی ہے اور اس مشین نے کال کے بعد ہونے والی ان لوگوں کی گفتگو بھی کیچ کر لی ہے''...... روزلٹ نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کال کے بعد ان کی گفتگو کیچ ہو''...... راڈ گر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ سپیشل مشین ہے۔ اسے لانگ لنک مشین کہتے ہیں۔ یہ مشین نہ صرف دور دور تک جنرل فریکوئنسی پر پیغام پہنچاتی ہے بلکہ اس مشین میں یہ بھی سہولت موجود ہے کہ اگر کوئی ٹرانسمیٹر جنرل فریکوئنسی پر ایڈجسٹ ہو تو اس پر کال کیچ ہونے کی صورت میں اس ٹرانسمیٹر کو مارک بھی کرتی ہے چاہے وہ ایک ٹرانسمیٹر ہو یا اس سے زائد۔ اسی طرح اس مشین میں ایسی سیٹنگ بھی کی گئی ہے کہ جن جن ٹرانسمیٹر ز پر اس مشین سے کی گئی کال کیچ کی گئی ہو اس کا مائیک بھی خود بخود آن ہو جاتا ہے اور پھر دوسری طرف کی بھی آوازیں سنائی دینا شروع ہو جاتی ہیں۔ یہی نہیں اگر ہم اپنی کال ختم بھی کر لیں تو بھی ہم اس ٹرانسمیٹر سے اپنا لنک بحال رکھ سکتے ہیں جس ٹرانسمیٹر پر کال کیچ کی جا رہی ہو چاہے وہ انتہائی طاقتور کال کچر ہی کیوں نہ ہو پھر بھی ہم اس مشین کے ذریعے دوسری طرف کی آوازیں سن سکتے ہیں۔ جو گفتگو وہاں ہوتی ہے وہ اس مشین کے ریسیونگ سسٹم تک پہنچتی رہتی ہے اور وہاں سے یہ مشین اسے کیچ کر کے ٹیپ کر لیتی ہے''...... روزلٹ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

"اوہ۔ انتہائی تعجب انگیز ہے یہ مشین۔ میں سچ کہوں تو ایسی مشین کا تو میں نے پہلے کبھی نہیں سنا تھا"...... راڈگر نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم تو ہے کہ میرا تعلق گریٹ لینڈ کی ایک ٹاپ سیکرٹ ایجنسی سے ہے اور یہ مشین ابھی حال ہی میں گریٹ لینڈ کے سائنس دانوں نے ایجاد کی ہے جو میں اپنے ساتھ لے آئی تھی"...... روزلٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویل ڈن۔ تو پھر مجھے بتاؤ کیا باتیں ہوئی ہیں"...... راڈگر نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"بتاؤں کیا۔ میں تمہیں کال اور اس کے بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو کی ٹیپ سنوا دیتی ہوں"...... روزلٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے میز پر رکھی ہوئی مشین کو کھول کر اسے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد روزلٹ کی آواز سنائی دی۔ وہ کال دے رہی تھی۔ پھر ہیمر کی آواز سنائی دی اور اس کے بعد ان دونوں کی گفتگو شروع ہو گئی۔ راڈگر خاموش بیٹھا ساری گفتگو سنتا رہا۔ پھر کال ختم ہو گئی اور چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔ گو یہ آواز پہلی آوازوں کی نسبت ہلکی تھی لیکن پھر بھی واضح طور پر سنی جا سکتی تھی۔

"عمران صاحب۔ یہ کال کس فریکوئنسی پر کی گئی ہیں"۔ بولنے والے کا لہجہ باوقار تھا اور عمران کا نام سن کر راڈگر کے چہرے پر

یکلخت انتہائی مسرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

"جنرل فریکوئنسی پر کیوں"...... دوسری آواز سنائی دی۔

"یہ عمران کی آواز ہے۔ میں اس کی آواز کو اچھی طرح پہچانتی ہوں"...... روزلٹ نے کہا اور راڈگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ گفتگو ابھی تک جاری تھی اس لئے راگرڈ خاموش بیٹھا ساری گفتگو سنتا رہا اور جیسے جیسے گفتگو آگے بڑھتی جا رہی تھی ویسے ویسے اس کے چہرے پر مسرت کے گلاب کھلتے جا رہے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد گفتگو بند ہو گئی اور روزلٹ نے مشین آف کر دی۔

"بس اتنا ہی ہے۔ جب وہ لوگ روانہ ہو گئے تو میں نے مشین آف کر دی تھی"...... روزلٹ نے کہا۔

"تو کیا یہ مشین بدستور کام کر رہی ہے اور اس کا عمران کے پاس موجود کال کیچر سے اب بھی لنک ہے اور کیا اب دوبارہ ان لوگوں کے درمیان ہونے والی گفتگو اس مشین پر سنی جا سکتی ہے"...... راگرڈ نے کہا۔

"اوہ۔ نہیں۔ جب اس مشین کو آف کر دیا جائے تو اس کا ٹرانسمیٹر اور کال کیچر سے لنک ختم ہو جاتا ہے۔ اب اگر وہ دوبارہ کال کیچ کریں تو پھران کی گفتگو سنی جا سکتی ہے ویسے نہیں اور اب اس کی ضرورت بھی نہیں رہی۔ ان کا سارا پلان اب ہمارے سامنے ہے اور ہم جہاں چاہیں آسانی سے انہیں پکڑ بھی سکتے ہیں اور ہلاک بھی کر سکتے ہیں"...... روزلٹ نے کہا اور راگرڈ نے اثبات

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

میں سر ہلا دیا۔

"تو پھر کیا پروگرام بنایا ہے تم نے"...... راگرڈ نے پوچھا۔

"پروگرام کے مطابق یہ لوگ جیپ میں سوار ہو کر کراچ قصبہ پہنچیں گے اور پھر وہاں سے اس سنیک لائن کے دہانے پر۔ ہم انہیں کراچ قصبہ پہنچنے سے پہلے بھی گرفتار کر سکتے ہیں اور سنیک لائن کے دہانے پر بھی یا سنیک لائن کے اندر بھی۔ اب بہرحال یہ ہمارے جال سے نکل کر نہیں جا سکتے"...... روزلٹ نے جواب دیا۔

"تمہارا اپنا کیا خیال ہے۔ کیونکہ یہ سارا کارنامہ تم نے ہی سرانجام دیا ہے اس لئے تم خود ہی ساری پلاننگ بتاؤ"...... راڈگر نے کہا۔

"میں بھی تم سے یہی کہنا چاہتی تھی کہ تم براہ راست اس مہم میں مداخلت نہ کرو اور اسے مجھ پر چھوڑ دو۔ بس اپنے گروپ کے دس بارہ آدمی ایسے مجھے دے دو جو کام کرنے والے ہوں۔ پھر دیکھو کہ میں انہیں کیسے پکڑتی ہوں"...... روزلٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں یہیں بیٹھا رہوں۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ پلاننگ تم بناؤ لیکن بہرحال میں ساتھ رہوں گا۔ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے"......راڈگر نے کہا۔

"دیکھو ڈیئر راڈگر۔ عمران بے حد کایاں آدمی ہے۔ وہ اس آسانی سے اس ٹریپ میں آ کر نہ پھنسے گا جیسے ہم محسوس کر رہے ہیں تم نے اس کے ساتھی کی گفتگو سنی تھی۔ وہ فوراً ہی چونک اٹھا تھا

اور اس نے عمران سے ٹریپ کی بات کی تھی اس لئے وہ بے حد محتاط ہوں گے اور ہزار آنکھیں رکھ کر وہ آگے بڑھیں گے اس لئے اگر انہیں ایک بھی شناسا چہرہ نظر آ گیا یا کہیں سے کسی شناسا آواز کی بھنک ان کے کانوں میں پڑ گئی تو وہ الٹا ہمارے خلاف ایسا ٹریپ بنا دے گا کہ ہم خود اس کے ہاتھوں میں پھڑپھڑا رہے ہوں گے۔ اس لئے تم یہاں بالکل اسی طرح کام کرتے رہو جس طرح کر رہے ہو۔ میں اس کے خلاف ٹریپ بناؤں گی۔ جب وہ لوگ گرفتار ہو جائیں گے تو پھر تمہیں کال کر لیا جائے گا۔ اس کے بعد تم انہیں اپنے ہاتھوں سے گولیوں سے اڑا دینا"...... روزلٹ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ اگر تم ایسا چاہتی ہو تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ مجھے عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں چاہئیں اس لئے میں نے اس سارے معاملے کی باگ دوڑ تمہارے ہاتھ میں دے دی ہے۔ لیکن مجھے بتاؤ تو سہی کہ تم کیا پلاننگ بناؤ گی"...... راڈگر نے کہا۔

"میں بالکل سادگی سے کام کروں گی۔ اس سنیک لائن میں کسی بھی جگہ میں بے ہوش کر دینے والی انتہائی زود اثر گیس فائر کرنے والی مشین نصب کر دوں گی اور اس طرح یہ خوفناک لوگ فوراً بے ہوش ہو جائیں گے اور اس کے بعد انہیں گرفتار کر کے تمہارے سامنے پیش کر دیا جائے گا"...... روزلٹ نے کہا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

"کیا تم اس سنیک لائن کے اندر ان کا انتظار کرو گی"۔ راڈگر نے کہا۔

"ارے نہیں۔ ہماری وہاں موجودگی سے سنیک لائن کی گھٹن آلود فضا میں تبدیلی آ جائے گی اور عمران کی چھٹی حس اسے چیک کر لے گی تنگ موڑ کے بعد میں اس مشین کو سنیک لائن کی چھت کے کسی رخنے کے اندر نصب کر دوں گی اور اس کا سسٹم نیچے زمین میں چھپا دوں گی۔ اچانک موڑ کاٹتے ہوئے وہ اسے چیک نہ کر سکیں گے اور جیسے ہی ان کے پیر اس مخصوص حصے پر پڑیں گے گیس فائر ہو جائے گی اور اس کے اثرات اس تنگ سے سنیک لائن کے اندر انتہائی تیز رفتاری سے پھیل جائیں گے اور مشن مکمل ہو جائے گا"...... روزلٹ نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ تم واقعی انتہائی ذہین ہو روزلٹ۔ بہرحال تم نے انہیں زندہ پکڑنا ہے۔ مارنا نہیں ہے کیونکہ میں پہلے انہیں اچھی طرح چیک کروں گا اور پھر ان کی گرفتاری کا اعلان کروں گا تاکہ مجھے دوبارہ شرمندگی نہ اٹھانی پڑے"...... راڈگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تم فکر نہ کرو۔ ہر کام اپنے پروگرام کے مطابق ہی ہو گا اور اس میں کامیابی ہماری ہو گی۔ صرف ہماری"...... روزلٹ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو راڈگر نے بھی مسرت بھرے انداز میں اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران کے دماغ میں روشنی کا ایک نقطہ سا ابھرا اور پھر اس کے دماغ پر پڑے تاریک پردے پر روشنی پھیلنے لگی۔ چند ہی لمحوں میں اسے ہوش آ گیا اس کے ساتھ ہی اس کے کانوں میں ایک مرد کی آواز سنائی دی۔

"ویل ڈن روزلٹ۔ ویل ڈن۔ تم نے آج یہ مشن مکمل کر کے مجھے ہمیشہ کے لئے جیت لیا ہے۔ اب میں چیف کرنل الیگزینڈر کو بتاؤں گا کہ مشن کس طرح مکمل ہوتے ہیں۔ اب انہیں معلوم ہو گا کہ راڈگر میں کتنی صلاحیتیں ہیں"...... مردانہ آواز کے لہجے میں بے پناہ مسرت موجود تھی اور عمران پوری طرح شعور میں نہ آنے کے باوجود سمجھ گیا کہ بولنے والا راڈگر ہے۔ جس سے وہ پہلے بھی ٹکرا چکا ہے۔ اس وقت اس کا تعلق ٹارج ایجنسی سے نہیں تھا۔

"مجھے خوشی ہے کہ تم نے میری صلاحیتوں کا لوہا مان لیا ہے اب مجھ سے شادی کا وعدہ یاد رکھنا"...... نسوانی آواز سنائی دی اور اس

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

کے ساتھ ہی عمران کے ذہن میں جیسے دھماکہ سا ہوا۔ حالانکہ پہلے اس نے روزلٹ کا نام سنا تھا لیکن اس وقت اس کے ذہن میں یہ بات نہ آئی تھی کہ یہ وہی روزلٹ ہے جس کی ٹرانسمیٹر کال اس نے سنی تھی لیکن اب آواز سننے کے بعد اسے معلوم ہو گیا تھا کہ بولنے والی وہی روزلٹ ہے اور اس کے ساتھ ہی وہ اس سارے ٹریپ کو سمجھ گیا تھا۔ اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''بے فکر رہو روزلٹ۔ مجھے یہ ساری کامیابی تمہاری وجہ سے ملی ہے۔ تم نے اپنا وعدہ نبھایا ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ میں تم سے کیا ہوا وعدہ نہ نبھاؤں۔ اگر تمہاری ذہانت میرے کام نہ آتی تو میں اتنا بڑا مشن کیسے مکمل کر سکتا تھا۔ اس لئے اب تو تم سے شادی کرنا اور بھی ضروری ہو گیا ہے تاکہ تمہاری اس بے پناہ ذہانت کو میں ہمیشہ کے لئے اپنے حق میں محفوظ کر لوں''...... راڈگر نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ان دونوں کے قہقہے سنائی دیئے۔

''ہمیں اب انہیں زیادہ موقع نہیں دینا چاہئے روزلٹ۔ میں نے تو تم سے کہا تھا کہ انہیں اسی حالت میں ہی گولیاں مار دو تاکہ ان کا قصہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے لیکن تم کہہ رہی ہو کہ تم عمران سے چند باتیں کرنا چاہتی ہو۔ آخر کیا بات کرنا چاہتی ہو تم عمران سے اور کیوں''...... راڈگر نے کہا۔

''میرا کبھی عمران اور اس کے ساتھیوں سے ٹکراؤ نہیں ہوا راڈگر۔ میں نے اس کی بہت تعریفیں سنی ہیں اور پھر انہیں زندہ رکھ

کر اور ہوش میں لا کر انہیں یہ بھی تو بتانا ہے کہ ان کا شکار کیسے اور کس نے کھیلا ہے''...... روزلٹ نے کہا۔

''جو بھی ہے دیکھ لو۔ میں ان سب کو بخوبی جانتا ہوں۔ انہیں ہوش میں لانا ہمارے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے اور میں ایسا کوئی رسک نہیں لینا چاہتا لیکن چونکہ انہیں پکڑنے کا کریڈٹ تمہارا ہے اس لئے میں تمہیں منع بھی نہیں کر سکتا''...... راڈگر نے کہا۔

''تم بے فکر رہو۔ میں ان سے زیادہ باتیں نہیں کروں گی اور میں نے انہیں انجکشن لگا دیئے ہیں۔ یہ ابھی ہوش میں آ جائیں گے''...... روزلٹ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی عمران نے آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھولتے ہی اس نے ایک نظر میں ماحول کا جائزہ لے لیا۔ وہ اپنے ساتھیوں سمیت ایک تہہ خانے نما کمرے میں موجود تھا۔ ایک طرف سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔

عمران کے دونوں ہاتھ عقب میں بندھے ہوئے تھے اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم کو ستون کے ساتھ ایک موٹی رسی سے باندھ دیا گیا تھا۔ رسی کا ایک سرا اس کے سر کے اوپر سے آ کر اس کے جسم کے گرد لپٹ کر نیچے جا رہا تھا۔ اس کے باقی ساتھی بھی اسی انداز میں بندھے ہوئے تھے۔

''تمہیں ہوش آ گیا عمران''...... سامنے کرسی پر بیٹھی ہوئی ایک نوجوان اور خوبصورت عورت نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ والی کرسی پر ایک مرد بھی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ گردن موڑ کر اس

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

کے ساتھیوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔ عورت کی آواز سن کر اس نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا اور اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔ ایسی فاتحانہ چمک جو شکاری کی آنکھوں میں کوئی بڑا شکار کر لینے کے بعد ابھرتی ہے اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''عمران۔ کون عمران''...... عمران نے جان بوجھ کر انجان بنتے ہوئے کہا کیونکہ وہ دیکھ رہا تھا کہ اس کے سب ساتھی اصل چہروں میں تھے۔

''اوہ۔ تو تم سمجھ رہے ہو کہ ابھی تک تم میک اپ میں ہو۔ اپنے ساتھیوں کے چہروں کی طرف دیکھو۔ کیا وہ میک اپ میں ہیں''...... روزلٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

''عمران بیچارے کی تو لاش بھی اب تک گل سڑ چکی ہو گی۔ میرا نام تو عبداللہ ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور اس بار راڈگر بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

''تم پھر وہی چکر مجھے دینا چاہتے ہو۔ جو ایک بار پہلے تم نے اپنا مستقل میک اپ کسی آدمی کے چہرے پر کر کے دیا تھا بے فکر رہو۔ میں نے پوری تسلی کر لی ہے۔ اب تم اپنی اصل شکل میں ہی ہو۔ ویسے تم نے دیکھا کہ ہم نے تمہیں کس آسانی سے شکار کر لیا ہے اور یہ سب کچھ روزلٹ کی ذہانت کی وجہ سے ہوا ہے اور اب جلد ہی یہ میری وائف بننے والی ہے۔ تمہاری آنکھوں کی چمک بتا رہی ہے کہ تم نے مجھے اور روزلٹ کو پہچان لیا ہے''...... راڈگر نے

مسکراتے ہوئے بڑے فخریہ لہجے میں عمران سے کہا۔

''تمہیں بہت بہت مبارک ہو روزلٹ۔ تم نے واقعی اپنے مطلب کا شوہر تلاش کر لیا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو روزلٹ کے ساتھ ساتھ راڈگر بھی بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم''...... راڈگر کے لہجے میں غصے کی بجائے حیرت تھی۔

''ہر عقلمند خاتون ہمیشہ احمق شوہر ہی پسند کرتی ہے تاکہ اس کی عقلمندی کا رعب اور دبدبہ قائم رہے اور تم نے جس طرح روزلٹ کی عقلمندی اور اپنی حماقت کا اعتراف کیا ہے اس کی وجہ سے ہی میں نے روزلٹ کو مبارک باد دی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یو شٹ اپ نانسنس۔ یہ ہمارا ذاتی معاملہ ہے۔ تمہیں اس بارے میں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے''...... راڈگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ عمران نے ناخنوں میں چھپے ہوئے بلیڈ نکال لئے تھے اور اس کی انگلیاں تیزی سے اپنی کلائیوں پر بندھی ہوئی رسیاں کاٹنے میں مصروف تھیں۔

''جوتیاں کھانے والے شوہر کا معاملہ واقعی ذاتی ہی ہوتا ہے راڈگر اور اگر عقلمند خاتون، احمق شوہر کے سر پر جوتیاں مارے تو سر گنجا ہونے میں دیر بھی نہیں لگتی۔ کیوں روزلٹ''...... عمران نے جان بوجھ کر راڈگر کو اشتعال دلانے کے لئے ایسی بات کرتے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کلائیوں کی رسی کاٹ لی۔ اب اس کی کلائیاں آزاد ہو چکی تھیں لیکن ظاہر ہے صرف کلائیاں آزاد ہونے سے کیا ہوتا تھا اس کے جسم کے گرد رسی ابھی تک موجود تھی۔

”تم جان بوجھ کر راڈگر کو غصہ دلانے کی کوشش کر رہے ہو عمران۔ لیکن جو مرضی کرو اس سے تمہیں کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو گا“...... راڈگر کے بولنے سے پہلے روزلٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا جبکہ راڈگر کے چہرے پر غصے کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

”چلو نہیں دلاتا اسے غصہ۔ اب بتاؤ ہمارے بارے میں تمہارا کیا ارادہ ہے۔ کیا تم ہمیں اس طرح حکومت کے حوالے کرو گے یا پھر ہمیں پہلے لاشوں میں تبدیل کرو گے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیتے ہوئے پوچھا۔

”اس کا فیصلہ روزلٹ کرے گی۔ تمہیں ٹریپ کرنے کی ساری پلاننگ روزلٹ نے کی ہے۔ اس لئے آخری فیصلہ بھی یہی کرے گی“...... راڈگر نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس دیا۔

”گڈ۔ واقعی مس روزلٹ قابل مبارکباد ہیں کہ انہوں نے صنف نسواں کے خیالات کے عین مطابق بہترین شوہر کا انتخاب کیا ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”راڈگر ڈیئر۔ میں نے اپنی تمنا پوری کر لی۔ عمران سے باتیں ہو گئی ہیں اس لئے اب ہمیں مزید وقت ضائع کرنے کی

ضرورت نہیں ہے۔ یہ اسی کوشش میں ہے کہ ہم دونوں آپس میں لڑ پڑیں اور وہ اس سے کوئی فائدہ اٹھا لے۔ یہ آدمی اس قدر عیار ہے کہ مجھے معلوم ہے کہ یہ اس طرح فائدہ اٹھا جائے گا کہ ہمیں اس کا تصور تک نہ ہو گا اس لئے اب مزید رسک لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب انہیں گولیوں سے اڑا دو“...... روزلٹ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے تلخ لہجے میں کہا۔

”اوکے“...... راڈگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

”ایک منٹ۔ ہم مکمل طور پر بے بس ہیں اس لئے اس قدر خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے اور ہمیں اب زندہ بچ نکلنے کی بھی کوئی خوش فہمی نہیں ہے اور موت تو بہرحال ایک روز آنی ہی ہے لیکن اچھے اخلاق کے تحت تم گولی مارنے سے پہلے ہماری آخری خواہش پوری کر دو تو اس سے تمہیں کوئی نقصان نہیں ہو گا“۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”کیسی خواہش“...... روزلٹ اور راڈگر دونوں نے چونک کر پوچھا۔

”فکر نہ کرو۔ میں رہائی کی خواہش نہیں کروں گا۔ صرف اتنا پوچھوں گا کہ جس سپر سٹور کے لئے ہم اپنی جانیں دے رہے ہیں اس کا محل وقوع کیا ہے“...... عمران نے کہا۔

”تمہیں اس بات کے جاننے سے کیا فائدہ ملے گا“...... راڈگر

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اسے تم ذہنی تسلی کہہ لو۔ بہرحال یہ میری آخری خواہش ہے اور مجھے یقین ہے کہ تم چند لمحوں بعد مرنے والے آدمی سے جھوٹ نہ بولو گے"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ لیکن سچی بات تو یہ ہے کہ مجھے خود بھی اس سپر سٹور کے بارے میں معلومات نہیں ہیں"...... راڈگر نے کہا۔

"تم چاہتے کیا ہو"...... روزلٹ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا جیسے وہ عمران کے ذہن کو ٹٹولنا چاہتی ہو۔

"ہم نے اپنا مشن مکمل کرنا ہے۔ چاہے اسے کسی بھی انداز میں کریں۔ تم میری آخری خواہش پوری کر دو اور اس کے بعد اطمینان سے ٹریگر دبا دو۔ مجھے کوئی گلہ نہ ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"سوری ایسا نہیں ہو سکتا۔ اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"...... راڈگر نے غراتے ہوئے کہا۔ عمران اس دوران غیر شعوری طور پر اپنے جسم کو بار بار آگے دباؤ ڈال کر پیچھے کر رہا تھا۔ ویسے بظاہر یہی محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ تھک گیا ہے اور اپنے جسم کو حرکت دے کر تھکاوٹ کو کم کرنا چاہتا ہے لیکن عمران جانتا تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ اس کی دونوں کلائیاں بھی آسانی سے حرکت کر رہی تھیں۔ کیونکہ رسی اس کے بازو کے گرد گھوم کر پشت کی طرف سے ہو کر آگے سینے پر اور پھر پیچھے پشت کی طرف جا رہی تھی۔ اس لئے وہ صرف بازوؤں کے اگلے حصوں

کو ذرا سی حرکت دے سکتا تھا۔ جسم کو مخصوص انداز میں حرکت دینے سے اس کے جسم پر بندھی ہوئی رسی بھی ڈھیلی ہوتی چلی جا رہی تھی۔

"تم اس طرح فضول اپنے جسم کو تھکا رہے ہو عمران۔ یہ انتہائی مضبوط رسی ہے۔ تم صرف اپنے جسم کے دباؤ سے اسے توڑ نہیں سکتے"...... اچانک روزلٹ نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مرنے کے بعد تو میں نے ہمیشہ کے لئے ساکت ہو جانا ہے اس لئے میں سوچ رہا تھا کہ چلو اپنی حرکت کا کوٹہ تو پورا کر لوں۔ ویسے ذہین عورت سے ملاقات ہی اس وقت ہوئی ہے جبکہ موت قریب آ گئی ہے ورنہ میں یقیناً تمہاری ذہانت کی بھرپور قدر کرتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اس تعریف کا شکریہ عمران۔ میرا تعلق گریٹ لینڈ سے ہے اور میں یہاں دوست ہونے کی حیثیت سے راگرڈ کی مدد کرنے آئی ہوں۔ اس لئے تمہارا میرا کبھی ٹکراؤ نہیں ہوا۔ لیکن میں تمہارے متعلق بہت کچھ جانتی ہوں"...... روزلٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر زندگی نے ساتھ دیا تو تمہاری قابلیت کا عملی امتحان بھی لے لوں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو روزلٹ بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"تو کیا تمہیں اب بھی اس بات کی امید ہے کہ تم زندہ رہ جاؤ گے"...... روزلٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مجھے تو امید اس سے آگے کی بھی ہے لیکن اب کیا کہوں

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

راڈگر درمیان میں ظالم سماج بن چکا ہے''...... عمران نے جواب دیا اور روزلٹ ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''زیادہ دانت نکالنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب اتنی بھی خوبصورت نہیں ہو جتنی تم خود کو سمجھتی ہو''...... اچانک تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا اور روزلٹ بے اختیار چونک کر تنویر کی طرف دیکھنے لگی اس کے چہرے پر غصے کا الاؤ سا جل اٹھا تھا۔

''تم۔ تمہاری یہ جرأت۔ میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے گولی ماروں گی''...... روزلٹ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے یکلخت بدل سا گیا تھا۔ وہ یکلخت کرسی سے اچھل کر کھڑی ہوئی اور تیزی سے تنویر کی طرف بڑھی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے ابھی جا کر دونوں ہاتھوں سے تنویر کی گردن دبا دے گی۔

''ارے ارے اتنے غصے کی ضرورت نہیں مس روزلٹ۔ یہ اپنی جگہ سچا ہے۔ اس کے پاس حسن ناپنے کا جو پیمانہ ہے وہ ہم جیسے حسن پرستوں سے مختلف ہے''...... اچانک عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور روزلٹ یکلخت رکی اور پھر واپس آ گئی لیکن اس کا چہرہ اسی طرح آگ کی طرح تپا ہوا تھا۔

''یہ طے ہے کہ میں تمہارے جسم میں اپنے ہاتھوں سے گولیاں اتاروں گی''...... روزلٹ نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس وقت تک عمران نے اپنی رسیاں واقعی اس قدر ڈھیلی کر لی تھیں کہ

اب بس اسے ایک جھٹکے سے اٹھنے کی دیر تھی اور وہ رسیوں سے آزاد ہو جاتا۔

''بس کرو روزلٹ۔ اب میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔ اب ان کی ہلاکت کا وقت آ گیا ہے''...... راڈگر نے مشین پسٹل کا رخ عمران کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

''ارے۔ یہ کون آ رہا ہے سیڑھیوں پر''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور راڈگر اور روزلٹ بے اختیار پیچھے موجود سیڑھیوں کی طرف مڑے ہی تھے کہ عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے جسم پر ڈھیلی ہونے والی رسی کھلتی چلی گئی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں صورتحال سمجھتے۔ عمران بھوکے چیتے کی طرح اچھل کر راڈگر سے ٹکرایا اور کمرہ راڈگر کی چیخ سے گونج اٹھا۔ راڈگر ہوا میں اڑتا ہوا ایک دھماکے سے دیوار سے جا ٹکرایا تھا اور اس کے حلق سے اچانک چیخ نکل گئی تھی۔

روزلٹ لاشعوری طور پر مڑی ہی تھی کہ عمران قلابازی کھا کر سیدھا ہوتے ہی بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور روزلٹ بھی چیختی ہوئی اچھل کر نیچے گری ہی تھی کہ عمران کی لات گھومی اور روزلٹ کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی وہ تڑپ کر سیدھی ہوئی اور پھر ساکت ہو گئی۔ راڈگر کا سر دیوار سے اس بری طرح ٹکرایا تھا کہ نیچے گر کر اس نے اٹھنے کی دوبارہ کوشش کی لیکن پھر وہیں دیوار کی جڑ میں ہی ریت کے خالی بورے کی طرح ڈھیر

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

ہو چکا تھا۔ عمران نے دوڑ کر وہ مشین پسٹل اٹھایا جو راڈگر کے ہاتھوں سے گرا تھا اور دوڑتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھ۔ ایک ہی چھلانگ میں دو دو سیڑھیاں طے کرتا ہوا وہ اوپر بنی ہوئی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں پہنچ گیا۔ کمرے میں کوئی آدمی نہ تھا۔ صرف ایک میز پر بڑا سا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔

عمران تیزی سے اس کمرے کے دروازے پر پہنچا اور اس نے تھوڑا سا دروازہ کھول کر باہر جھانکا تو باہر ایک برآمدہ اور صحن تھا۔ برآمدے میں سے اسے دو افراد کی باتیں کرنے کی آواز سنائی دی تو اس نے دروازہ کھولا اور مشین پسٹل اٹھائے وہ باہر آ گیا لیکن برآمدے میں کوئی آدمی موجود نہ تھا بلکہ برآمدے کے ساتھ ہی ایک کمرے کے کھلے دروازے سے یہ آوازیں آ رہی تھیں۔ صحن میں بھی کوئی آدمی نہ تھا۔ عمران تیزی سے اس کھلے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے اچھل کر وہ کمرے کے اندر پہنچ گیا۔

یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جس میں کرسیوں پر دو مسلح آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران کو اس طرح اندر آتے دیکھ کر وہ بوکھلا کر اٹھے ہی تھے کہ عمران نے ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ دونوں چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرے اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے۔ عمران نے ایک نظر کمرے کا جائزہ لیا اور پھر تیزی سے واپس مڑا اور بیرونی گیٹ کی طرف گیا اور پھر

اس نے باہر احتیاط سے جھانکا اور یہ دیکھ کر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا کہ وہ کراچ قصبے سے الگ تھلگ ایک پرانی رہائش گاہ میں موجود تھا۔ یہ رہائش گاہ درختوں کے جھنڈ میں بنی ہوئی تھی۔ دائیں طرف پہاڑیاں تھیں لیکن ان پہاڑیوں کو دیکھ کر وہ اس بات کا اندازہ نہ لگا سکتا تھا کہ وہ پہاڑیوں کے کس حصے میں موجود ہیں۔ عمران نے ارد گرد کا جائزہ لیا وہاں کوئی نہ تھا۔ وہ واپس مڑا اور پھر تیزی سے دوڑتا ہوا واپس پہلے کمرے میں پہنچ کر اس نے میز پر موجود ٹرانسمیٹر اٹھایا اور سیڑھیاں اتر کر وہ نیچے تہہ خانے میں پہنچ گیا۔ راڈگر اور روزلٹ دونوں اسی طرح بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

''عمران صاحب۔ آپ نے کس طرح آزادی حاصل کر لی''۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عقلمندوں کے سامنے عقلمندی کا مظاہرہ کرنا ہی پڑتا ہے۔ اب تنویر کی طرح جذباتی ہونے سے تو سوائے عورتوں سے تھپڑ کھانے کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا ٹرانسمیٹر اس نے ایک کرسی پر رکھ دیا۔

''میں اس بدصورت عورت کے منہ پر تھپڑ جڑ دیتا وہ قریب تو آتی''...... تنویر نے کہا اور عمران ہنس پڑا۔ اس نے صفدر کو رسیوں سے آزاد کیا اور پھر چند لمحوں بعد سارے ساتھی رسیوں سے آزاد ہو گئے۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

"اب ان دونوں کو اٹھا کر ان رسیوں میں جکڑ دو"...... عمران نے کہا اور صدیقی، چوہان اور کیپٹن شکیل نے مل کر ان دونوں کو رسیوں میں جکڑ دیا۔

"کیا ضرورت ہے انہیں جکڑنے کی۔ گولی مار کر ختم کرو"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ ہمارے کام کا آدمی ہو سکتا ہے۔ تھوڑی سی اس سے معلومات حاصل کر لینے دو پھر تم اپنی خواہش پوری کر لینا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"سوائے تنویر اور جولیا کے باقی سب باہر جا کر نگرانی کریں۔ یہ آبادی سے ہٹ کر کوئی علیحدہ جگہ ہے اس کے باوجود نگرانی کی ضرورت ہے"...... عمران نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر نیچے رکھتے ہوئے کہا اور پھر وہ اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اب اس راڈگر کو ہوش میں لے آؤ تنویر۔ لیکن خیال رکھنا کہ میں نے اس سے سوال جواب کرنے ہیں۔ اس کا جبڑا ہی نہ توڑ دینا"...... عمران نے تنویر سے کہا۔

"اور اس بدبخت روزلٹ کا کیا کرنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"چلو تم اسے بھی ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تو جولیا، روزلٹ کی طرف اور تنویر راڈگر کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا نے آگے بڑھ کر روزلٹ کے منہ پر زور زور سے تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب روزلٹ کے جسم میں

حرکت کے آثار نمایاں ہونے لگے تو جولیا پیچھے ہٹ گئی۔ تنویر نے بھی راڈگر کے منہ پر زور زور سے تھپڑ مارے تو اس کے جسم میں بھی حرکت آ گئی۔ چند لمحوں بعد ہی روزلٹ کراہتے ہوئے ہوش میں آ گئی۔

"جلدی ہوش میں آ جاؤ۔ ورنہ شکل بگاڑ دوں گی"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا اور روزلٹ نے اس کی آواز سنتے ہی ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں۔ راڈگر ابھی ہوش میں آنے کے عمل سے گزر رہا تھا۔

"کک کک۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ تم۔ تم۔ یہ۔ یہ۔ سب۔ یہ کیسے ہو گیا۔ تم تو رسیوں میں جکڑے ہوئے تھے"...... روزلٹ نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی حیرت بھرے انداز میں رک رک کر کہا۔

"ایک ہی رسی ایسی ہے جس سے آج تک میں اور تنویر دونوں بندھے ہوئے پھڑ پھڑا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ دوسری کوئی رسی ہمیں نہیں روک سکتی مس روزلٹ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہارے تو ہاتھ بھی عقب میں بندھے ہوئے تھے"۔ روزلٹ ابھی تک حیرت سے پاگل ہو رہی تھی۔

"ہاتھ باندھنے کو تو ادب و احترام کہا جاتا ہے اور ادب و احترام کے بغیر دنیاوی رسیاں ٹوٹتی ہی نہیں ہیں۔ جو لوگ دنیا کی رسیاں توڑ کر روحانیت حاصل کرتے ہیں ادب و احترام سے ہی

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

حاصل کرتے ہیں“...... عمران نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں جواب دیا۔ اسی لمحے جولیا پیچھے ہٹی اور پھر آ کر عمران کے ساتھ پڑی کرسی پر بیٹھ گئی۔ تنویر، راڈگر کے پاس ہی کھڑا تھا۔ روزلٹ کا چہرہ دیکھنے والا تھا۔ اس پر بے بسی کے ساتھ حیرت بھی موجود تھی۔

”مس روزلٹ۔ دماغ پر زیادہ زور دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے کہا تھا نا کہ اگر زندگی نے ساتھ دیا تو تمہاری ذہانت کا عملی امتحان لوں گا اور تم نے دیکھا کہ تم چند لمحوں پہلے ہماری موت کے بارے میں کتنی پریقین تھیں لیکن جب تک اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہو موت خود زندگی کی حفاظت کرتی ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اسی لمحے راڈگر نے بھی کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

”یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ۔ تم اچانک۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے“...... حیرت کی شدت کی وجہ سے راڈگر کی حالت روزلٹ سے بھی زیادہ خراب ہو رہی تھی۔

”یہ سب کچھ روزلٹ کی عقلمندی کی وجہ سے ہوا ہے۔ بعض اوقات زیادہ عقلمندی ہی انسان کو نقصان پہنچاتی ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم یقیناً کوئی جادو جانتے ہو۔ ورنہ اس طرح رسیوں میں جکڑا ہوا کوئی انسان اچانک آزاد نہیں ہو سکتا“...... روزلٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”تم نے پوچھا تھا کہ حرکت کیوں کر رہا ہوں تو اب بتا دوں کہ رسی تو میں آسانی سے کاٹ لیتا ہوں لیکن جسم پر بندھی ہوئی رسیوں کو جسم کو ہلانے سے ہی ڈھیلا کیا جا سکتا ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور روزلٹ اور راڈگر دونوں اس طرح حیرت سے عمران کو دیکھنے لگے جیسے انہیں یقین نہ آ رہا ہو کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔

”کاش۔ میں اس وقت تمہاری گرہیں چیک کر لیتی“۔ روزلٹ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ زیادہ عقلمندی نقصان دیتی ہے۔ عقلمند آدمی اپنی عقل کی بنیاد پر پراعتماد ہوتا ہے اور اس لئے چیکنگ کے بکھیڑے میں نہیں پڑتا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم۔ تم اب ہم سے کیا سلوک کرو گے“...... راڈگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”وہی سلوک جو تم نے ہم سے کرنے کی کوشش کی تھی“۔ اس بار تنویر نے سرد لہجے میں کہا۔

”راڈگر۔ ہم اس وقت اس سنیک لائن سے کتنی دور ہیں اور یہ جگہ کس علاقے میں ہے“...... عمران نے راڈگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یہ۔ یہ علیحدہ جگہ ہے۔ علیحدہ مکان ہے۔ کراچ قصبہ سے شمال کی طرف تقریباً سات کلو میٹر دور۔ یہ مکان میں نے خصوصی طور پر

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

خالی کرایا تھا۔ تاکہ یہاں اپنا ہیڈکوارٹر بنا سکوں۔ لیکن پھر میرا ارادہ بدل گیا۔ اس لئے یہ ابھی تک خالی پڑا ہوا تھا“...... راڈگر نے جواب دیا۔

”تم نے ہمیں سنیک لائن میں کیسے چیک کیا اور کیسے ہمیں بے ہوش کیا گیا۔ پوری تفصیل بتاؤ“...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”اس کی ساری پلاننگ روزلٹ نے بنائی تھی“...... راڈگر نے کہا اور پھر جنرل فریکوئنسی پر خصوصی طور پر کال کرنے اور مشین کے ذریعے بعد میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی گفتگو سے لے کر سنیک لائن میں کئے جانے والے انتظامات سب کی تفصیل بتا دی۔

”ہم اس سنیک لائن سے ڈیڑھ کلو میٹر دور ایک غار میں بیٹھے تمہیں سنیک لائن کی طرف بڑھتے اور پھر اس میں داخل ہوتے اسکرین پر دیکھتے رہے اور پھر جب تمہارے اصل چہرے اسکرین پر ابھرے تو ہم خوش ہو گئے اور پھر وائرلیس ڈی چارجر کی مدد سے تم پر گیس فائر ہوئی اور تمہیں بے ہوش کر دیا گیا۔ اس کے بعد تمہیں اٹھوا کر یہاں لایا گیا“...... اس بار روزلٹ نے کہا۔

”اس ساری پلاننگ اور ہمارے یہاں تک لانے کے بارے میں تمہارے گروپ کے کتنے آدمی واقف ہیں“...... عمران نے پوچھا۔

”صرف چھ آدمی۔ جن میں سے دو تو یہاں اوپر موجود ہیں جبکہ

باقی چار افراد ہیمر کا گروپ ہے۔ مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو“۔ راڈگر نے کہا۔

”ہیمر اور اس کا گروپ کہاں ڈیوٹی دے رہا ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”ٹرانگ پہاڑی پر۔ جہاں ان کی ڈیوٹی لگائی گئی ہے۔ وہ تمہیں یہاں پہنچا کر واپس چلے گئے تھے“...... راڈگر نے کہا۔

”کیا ہیمر سے تمہارا رابطہ ٹرانسمیٹر سے ہوتا ہے“...... عمران نے کہا:

”ہاں۔ اس کے پاس فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر ہے اور میرے پاس بھی“...... راڈگر نے کہا۔

”تنویر۔ اس کی جیبوں کی تلاشی لو اور ٹرانسمیٹر نکال لو“۔ عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا اور تنویر نے اس کی ایک جیب سے ایک چھوٹا سا مگر جدید ساخت کا فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر برآمد کر لیا۔

”دیکھو راڈگر۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہیں اور روزلٹ کو ہلاک نہ کیا جائے کیونکہ تم نے بھی ہمیں پکڑ لینے کے باوجود ہلاک نہ کیا تھا۔ لیکن میں تمہیں فوری طور پر آزاد بھی نہیں کرسکتا اور اگر تم اس طرح بندھے رہے تو پھر تم دونوں یہیں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جاؤ گے۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تم ہیمر اور اس کے گروپ کو یہاں کال کرو لیکن انہیں کہہ دو کہ وہ نصف گھنٹے بعد

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

یہاں پہنچیں تا کہ ہم اس دوران یہاں سے دور نکل جائیں۔ یہ میری طرف سے تمہارے ساتھ ایک رعایت ہے۔ بولو۔ تم تیار ہو یا پھر''...... عمران نے اپنا فقرہ جان بوجھ کر مکمل نہ کیا تھا۔

''کیا تم واقعی درست کہہ رہے ہو۔ کیا تم ہمیں زندہ چھوڑ دو گے''...... راڈگر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے عمران کی بات پر ایک فیصد بھی یقین نہ آ رہا ہو۔

''تم جس پوزیشن میں اس وقت ہو راڈگر۔ اس پوزیشن میں مجھے تم سے کسی قسم کی سودے بازی کرنے کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے کہ میں تم سے غلط بات کروں گا''...... عمران نے کہا تو راڈگر کے چہرے پر یکلخت انتہائی مسرت اور اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ روزلٹ کا ستا ہوا چہرہ بھی کھل اٹھا۔

''تم۔ تم واقعی شریف دشمن ہو۔ میں اس بات کو ہمیشہ یاد رکھوں گا''...... راڈگر نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

''اب تم اس ہیمر اور اس کے گروپ کو یہاں کال کر دو۔ انہیں بتا دینا کہ وہ سیدھے اندر آ جائیں کیونکہ ہم تو یہاں سے جا چکے ہوں گے''...... عمران نے کہا اور راڈگر نے اثبات میں سر ہلا دیا تو تنویر نے فکسڈ فریکوئنسی کے ٹرانسمیٹر کو اس کے چہرے کے قریب لے جا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ راڈگر کالنگ۔ اوور''...... راڈگر نے کال دینا شروع کر دی۔

''یس باس۔ ہیمر اٹنڈنگ یو باس۔ اوور''...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک آواز سنائی دی اور عمران پہچان گیا کہ یہ وہی ہیمر ہے جس کی روزلٹ کے ساتھ اس نے ٹرانسمیٹر پر گفتگو سنی تھی۔

''ہیمر۔ تم اپنے گروپ کو ساتھ لے کر آدھے گھنٹے بعد اس عمارت میں آ جانا جہاں تم سنیک لائن سے ملنے/والے افراد کو پہنچا گئے تھے۔ گروپ سمیت سیدھے تہہ خانے میں آ جانا۔ سمجھ گئے ہو۔ اوور''...... راڈگر نے کہا۔

''یس باس۔ اوور''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''آدھے گھنٹے بعد۔ اوور اینڈ آل''...... راڈگر نے کہا اور تنویر نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''اوکے۔ راڈگر اور مس روزلٹ۔ پھر کبھی موقع ملا تو تم دونوں سے تفصیلی ملاقات ہو گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مڑ کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا اور تنویر بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل دیئے اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اوپر برآمدے میں پہنچ گئے جہاں دوسرے ساتھی موجود تھے۔

''تمہاری یہ چکر بازی میری سمجھ میں تو نہیں آئی۔ ان دونوں کو زندہ چھوڑ دینا۔ اس گروپ کو بلوانا۔ یہ سب کیا چکر ہے''۔ برآمدے میں آتے ہی جولیا نے کہا۔

''میں نے پلاننگ کی ہے کہ راڈگر اور اس کے ساتھیوں کے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

میک اپ میں ہم سب اس سنیک لائن کے ذریعے ریڈ سرکل کی بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں پہنچیں گے۔ اب سپر سٹور کی نشاندہی ہو چکی ہے۔ اس طرح ہم کم از کم اس سپر سٹور تک آسانی سے پہنچ جائیں گے۔ اگر کرنل الیگزینڈر یا اس کے آدمیوں نے مداخلت کرنے کی کوشش کی تو راڈگر کے روپ میں اس سے بھی نمٹا جا سکتا ہے اور اب مسئلہ یہ تھا کہ راڈگر کا میک اپ تو میں کر سکتا ہوں لیکن تم لوگوں پر کس کا میک اپ کیا جائے۔ اس لئے میں نے ہیمر اور اس کے ساتھیوں کو کال کیا ہے اب ان کے میک اپ میں تم سب میرے ساتھ جاؤ گے آدھے گھنٹے والی بات اس لئے کی ہے تاکہ راڈگر یا اس عقلمند خاتون روزلٹ کو کوئی شک نہ پڑے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”لیکن کیا یہاں میک اپ کا سامان ہو گا“...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”یہاں تو نہیں ہے۔ ہم نے ساری چیکنگ کر لی ہے“۔ صفدر نے جواب دیا۔

”ہیمر سے اصل اڈے کے بارے میں معلومات مل جائیں گی یہ راڈگر کا خاص آدمی لگتا ہے اور اصل اڈے میں یقیناً میک اپ کا سامان موجود ہو گا“...... عمران نے کہا اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو ہیمر اور اس کے گروپ کو یہاں آنے پر کور کرنے کے بارے میں ہدایات دینی شروع کر دیں۔

کرنل الیگزینڈر پہاڑیوں کے پاس لکڑی کے بنے ہوئے ایک کیبن میں موجود تھا۔ وہ گہرے خیالوں میں ڈوبا ہوا تھا کہ اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی تو وہ چونک پڑا۔

”یس۔ کم اِن“...... کرنل الیگزینڈر نے کہا تو دروازہ کھلا اور دروازے پر ایک نوجوان کھڑا ہوا تھا۔ یہ سموئیل تھا جسے کرنل الیگزینڈر نے چارلس کے بعد اپنا نمبر ٹو بنا لیا تھا۔

”کیوں آئے ہو“...... کرنل الیگزینڈر کے لہجے میں سختی تھی۔

”چیف۔ ایک اہم اطلاع دینی ہے لیکن یہ اطلاع غلط بھی ہو سکتی ہے“...... سموئیل نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ کیا تم نشے میں ہو سموئیل“...... کرنل الیگزینڈر کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ غصے کی جھلک ابھر آئی تھی۔

”باس۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ بارہ مقامی افراد کو ٹرانگ پہاڑی میں واقع ایک ایسے کریک سے گرفتار کیا گیا ہے جس کا دوسرا سرا

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

براہ راست بلیک گھوسٹ کے ریڈ سرکل کی طرف نکلتا ہے''۔ سموئیل نے آگے بڑھ کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تو پھر کیا ہوا''...... کرنل الیگزینڈر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی اس نے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر سموئیل کو بیٹھنے کا اشارہ بھی کر دیا۔

''چیف۔ یہ لوگ عمران اور اس کے ساتھی بھی تو ہو سکتے ہیں''...... سموئیل نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو''...... کرنل الیگزینڈر نے یکلخت اچھلتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا تو سموئیل بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

''میں درست کہہ رہا ہوں چیف۔ ایسا ممکن ہے''...... سموئیل نے کہا تو کرنل الیگزینڈر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

''پوری تفصیل سے بات کرو نانسنس۔ پوری تفصیل سے''۔ کرنل الیگزینڈر نے دانتوں سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ میرا ایک ساتھی راڈگر کے ساتھی ہیمر گروپ میں موجود ہے۔ اس نے ابھی تھوڑی دیر پہلے اطلاع دی ہے کہ راڈگر نے اپنی گرل فرینڈ روزلٹ کو خاص طور پر گریٹ لینڈ سے بلایا ہے اور جس کا تعلق گریٹ لینڈ کی ایک سرکاری ایجنسی سے بھی ہے۔ راڈگر نے روزلٹ سے مل کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو پکڑنے کے لئے ایک ٹریپ تیار کیا اور روزلٹ اور ہیمر کے درمیان جنرل

فریکوئنسی پر منشیات کے اسمگلر کے طور پر بات چیت ہوئی۔ اس بات چیت کے دوران انہوں نے ٹرانگ پہاڑی میں واقع اس قدرتی سنیک لائن کریک کے بارے میں تفصیلی معلومات مہیا کر دیں۔ روزلٹ نے یہ معلوم کرنے کے لئے کہ یہ کال عمران کیچ کرتا ہے یا نہیں ایک خصوصی مشین استعمال کی اور اس مشین کی مدد سے اسے معلوم ہو گیا کسی کال کیچر کی مدد سے یہ کال کیچ کی گئی ہے۔ اس کے بعد اس مشین کے ذریعے ہی کال کے ختم ہونے کے بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کی گفتگو بھی سن لی گئی اور ان کی گفتگو سے روزلٹ کو معلوم ہو گیا کہ اس کی چال کامیاب رہی ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی بلیک گھوسٹ پہاڑیوں تک پہنچنے کے لئے اس سنیک لائن کو استعمال کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ چنانچہ انہیں پکڑنے کے لئے روزلٹ نے اس سنیک لائن میں چیکنگ کی کوئی خفیہ مشین استعمال کی اور ساتھ ہی وہاں کسی جگہ بے ہوش کر دینے والی گیس کا نظام بھی جو وائرلیس کی مدد سے آپریٹ ہو سکتا تھا نصب کر دیا اور خود وہ مشین کے ذریعے اس آپریشن کو چیک کرتے رہے۔ پھر بارہ مقامی افراد اس سنیک لائن میں داخل ہوئے۔ انہیں بے ہوش کر دیا گیا۔ اس کے بعد ہیمر اور اس کے ساتھیوں کی مدد سے ان بارہ بے ہوش افراد کو ٹرانگ پہاڑی سے کچھ دور ایک خالی مکان میں لے جا کر رسیوں سے باندھ دیا گیا۔ ہیمر اور اس کے ساتھی واپس آ گئے جبکہ راڈگر اور روزلٹ دو مسلح افراد کے ساتھ وہاں پہنچ

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

گئے''...... سموئیل نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ پھر تو وہ سو فیصد عمران اور اس کے ساتھی ہوں گے۔ لیکن وہ اتنی اسانی سے کیسے ان کے جال میں پھنس سکتے ہیں اور اس بات کی اطلاع مجھے راڈگر نے کیوں نہیں دی''...... کرنل الیگزینڈر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اسی بات پر تو مجھے بھی شک ہے کہ کہیں وہ عمران اور اس کے ساتھی نہ ہوں۔اسی لئے تو میں نے کہا ہے جناب کہ یہ اطلاع درست بھی ہوسکتی ہے اور غلط بھی''...... سموئیل نے کہا۔

''اس کے بعد کیا ہوا۔ یہ بتاؤ''...... کرنل الیگزینڈر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''میں نے اطلاع ملتے ہی اپنے گروپ کے بلوٹن کو سپیشل ٹی ایس سمیت وہاں بھیج دیا ہے تاکہ وہ اس مکان میں ہونے والی تمام کارروائی کو دیکھ بھی سکے اور ٹیپ بھی کر سکے اور پھر ہمیں اطلاع بھی دے دے۔ ابھی تک اس کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں آئی''...... سموئیل نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ تو انتہائی اہم بات ہے۔ لیکن راڈگر نے مجھے اس سب کے بارے میں بتایا کیوں نہیں۔ وہ میری ایجنسی کے لئے کام کرتا ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ کریڈٹ لے جانے کے لئے مجھ سے غداری کرنے پر آمادہ ہو گیا ہو اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار اور ہلاک کر کے کریڈٹ حاصل کر کے چیف

سیکرٹری صاحب کے سامنے اپنے پوائنٹ اسکور کر کے میری جگہ خود ٹارج ایجنسی کا چیف بننے کا خواب دیکھ رہا ہو''...... کرنل الیگزینڈر نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ مجھے تو ایسا ہی لگتا ہے۔ اسی لئے اس نے آپ کی اجازت کے بغیر گریٹ لینڈ سے لیڈی ایجنٹ روزلٹ کو یہاں بلایا تھا اور اس نے اپنے علاقے میں دشمنوں کو پکڑنے یا انہیں مار گرانے کے لئے کیا پلاننگ کر رکھی ہے اس کے بارے میں بھی اس نے آپ کو کچھ نہیں بتایا ہے جبکہ آپ کی ہدایات کے مطابق سارے سیکشنوں کا ایک دوسرے سے مواصلاتی رابطہ ہے تاکہ ضرورت پڑنے پر ہم ایک دوسرے کی مدد کرسکیں لیکن راڈگر نے کسی بھی سیکشن انچارج سے بات نہیں کی ہے اور نہ ہی وہ کسی کی کال کا جواب دیتا ہے''...... سموئیل نے کہا تو کرنل الیگزینڈر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''مجھے اس راڈگر پر ہمیشہ سے ہی شک رہا ہے۔ وہ بظاہر تو میرے لئے کام کرتا ہے لیکن اس کے ارادے کچھ اور ہی ہیں۔ اگر اس نے میرے ساتھ غداری کرنے کی کوشش کی تو میں اسے اس قدر عبرتناک سزا دوں گا جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتا''...... کرنل الیگزینڈر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''لیکن چیف۔ بہرحال وہ کرانس کے ہی دشمن ہیں''...... سموئیل نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

”اوہ۔ یو نانسنس۔ احمق آدمی۔ تمہیں علم ہی نہیں کہ اعلیٰ سطح پر کیا ہو رہا ہے۔ سنو۔ میری بات غور سے سنو۔ چیف سیکرٹری میرے سخت دشمن ہو رہے ہیں۔ اب وہ مجھے کسی حالت میں بھی ٹارج ایجنسی کے چیف کی سیٹ پر نہیں دیکھنا چاہتے۔ میری معلومات کے مطابق راڈگر کا چیف سیکرٹری سے میل جول بڑھ رہا ہے اور اب مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ راڈگر کیا کرتا پھر رہا ہے۔ اگر بالا ہی بالا راڈگر، عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر لینے میں کامیاب ہو گیا تو چیف سیکرٹری یقیناً اسے ٹارج ایجنسی کا چیف بنا دیں گے اور پھر مجھے اس کی ماتحتی میں کام کرنا پڑے گا۔ میں دارالحکومت یہی سب معلوم کرنے گیا تھا۔ اب سمجھے تم۔ یہ کھچڑی پک رہی ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ دشمن تو وہ کرانس کے ہی ہیں“...... کرنل الیگزینڈر نے میز پر مکا مارتے ہوئے چیخ کر کہا۔

”اوہ یس چیف۔ اب میں سمجھ گیا ہوں۔ تو چیف پھر اگر راڈگر یہ کام کر لیتا ہے تو ہمیں ہر صورت میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں اس سے چھیننی ہوں گی۔ چاہے اس کے لئے ہمیں راڈگر کا ہی خاتمہ کیوں نہ کرنا پڑے“...... سموئیل نے کہا تو کرنل الیگزینڈر کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

”گڈ شو۔ گڈ شو۔ تم۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ عقلمند آدمی ہو۔ گڈ شو۔ تم ہی میرے نمبر ٹو بننے کے لائق تھے۔ ویری گڈ۔ میں بس یہی چاہتا ہوں۔ لیکن کس طرح ہو گا۔ یہ سب کچھ کس طرح ہو گا کہ کسی

کو کانوں کان خبر بھی نہ ہو“...... کرنل الیگزینڈر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”چیف۔ میرے آدمی کی طرف سے جیسے ہی مجھے اطلاع ملے گی۔ میں چند افراد کو ساتھ لے کر ہیلی کاپٹر پر چکر کاٹ کر وہاں پہنچ جاؤں گا ہم ٹرانگ پہاڑی کے قریب واقع کراچ قصبہ میں ہیلی کاپٹر لینڈ کریں گے۔ اس کے بعد ہم جا کر اس مکان پر حملہ کر دیں گے اور راڈگر اور اس کے آدمیوں کا خاتمہ کر کے عمران اور اس کے ساتھیوں کو چاہے وہ زندہ ہوں یا مردہ اٹھا کر واپس اس ہیلی کاپٹر کے ذریعے یہاں آ جائیں گے اس طرح کس کو کانوں کان خبر بھی نہ ہو سکے گی اور یہ کریڈٹ آپ کے کھاتے میں پڑ جائے گا“۔ سموئیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ اطلاع آتی رہے گی۔ تم فوراً ہیلی کاپٹر تیار کراؤ اور خاص دستے کو ساتھ لو۔ میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گا۔ ہم ابھی روانہ ہو جاتے ہیں۔ جیسے ہی اطلاع ملے گی ہم فوراً ان پر حملہ کر دیں گے۔ ورنہ یہ راڈگر، عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے چیف سیکرٹری کو اطلاع دے دے گا۔ جلدی کرو۔ فوراً ہیلی کاپٹر تیار کراؤ۔ جلدی“...... کرنل الیگزینڈر نے چیختے ہوئے کہا۔

”یس چیف“...... سموئیل نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر دروازے کی طرف مڑا اور تیزی سے دوڑتا ہوا باہر نکل گیا۔ کرنل الیگزینڈر نے میز پر رکھا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھا کر اپنے قریب کیا اور پھر اس کا بٹن

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو کرنل الیگزینڈر کالنگ۔ اوور"...... بٹن آن کرتے ہی اس نے تیزی سے کال دینی شروع کر دی۔

"یس باس۔ ٹیلر بول رہا ہوں۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک آواز سنائی دی۔

"ٹیلر۔ میں سموئیل کے ساتھ ایک انتہائی ضروری کام کے لئے یہاں سے دور جا رہا ہوں۔ ہم ہیلی کاپٹر پر جائیں گے۔ تم نے میری عدم موجودگی میں پوری طرح ہوشیار رہنا ہے۔ میں ٹرانسمیٹر ساتھ لے جاؤں گا۔ کوئی خاص بات ہو تو میری سپیشل فریکوئنسی پر تم مجھ سے بات کر سکتے ہو۔ اوور"...... کرنل الیگزینڈر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ ہم پوری طرح ہوشیار ہیں۔ اوور"...... ٹیلر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ اوور اینڈ آل"...... کرنل الیگزینڈر نے جواب دیا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنے خصوصی ہیلی کاپٹر میں سموئیل کے ساتھ بیٹھا کراچ قصبہ کی طرف اڑا جا رہا تھا۔ سموئیل کے ساتھ چھ مسلح افراد تھے اور وہ سب سموئیل سمیت عقبی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ پائلٹ کے ساتھ والی سیٹ پر کرنل الیگزینڈر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ لانگ رینج ٹرانسمیٹر اپنے ساتھ لے آیا تھا اور اس نے اسے سیٹ پر رکھ دیا تھا۔

"چیف۔ ہیلی کاپٹر میں ٹرانسمیٹر موجود ہے۔ پھر آپ یہ ٹرانسمیٹر ساتھ کیوں لے آئے ہیں"...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے سموئیل نے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے میں نے باقی ساری عمر ہیلی کاپٹر میں ہی گزارنی ہے۔ نانسنس"...... کرنل الیگزینڈر نے غصیلے لہجے میں کہا تو سموئیل بے اختیار سہم گیا جبکہ اس کے عقب میں بیٹھے ہوئے مسلح افراد بے اختیار مسکرا دیئے۔

"مزید کتنا سفر ہے"...... کرنل الیگزینڈر نے پائلٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب۔ صرف ایک گھنٹے میں ہم پہنچ جائیں گے"...... پائلٹ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور کرنل الیگزینڈر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہیلی کاپٹر کافی بلندی پر اڑ رہا تھا اور اس کی رفتار بھی کافی تیز تھی لیکن چونکہ انہوں نے ایک لمبا چکر کاٹ کر جانا تھا تاکہ ٹرانگ پہاڑی پر موجود راڈگر کے آدمیوں کو اس ہیلی کاپٹر کے بارے میں معلوم نہ ہو سکے اور اس لئے انہیں ایک گھنٹہ لگ سکتا تھا پھر واقعی ایک گھنٹے کی پرواز کے بعد ہیلی کاپٹر ایک قصبے کی سرحد کے قریب ایک مسطح چٹان پر اتر گیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ نیچے اترتے۔ سیٹ کی سائیڈ پر پڑے ہوئے اس ٹرانسمیٹر سے جو کرنل الیگزینڈر ساتھ لایا تھا کال آنی شروع ہو گئی تو وہ سب چونک پڑے۔ کرنل الیگزینڈر نے جلدی سے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اسے اپنے

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

گھٹنوں پر رکھ لیا۔ ہیلی کاپٹر کا انجن کافی دیر پہلے بند ہو چکا تھا اس لئے پنکھے کی آواز اندر سنائی دی نہ دے رہی تھی۔ ٹرانسمیٹر پر کرنل الیگزینڈر کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ تھی۔

"یہ۔ یہ ٹیلر کی کال اتنی جلدی کیوں آ گئی لیکن اس مشن کو مکمل کرنے سے پہلے میں کوئی کال اٹنڈ نہیں کروں گا"...... کرنل الیگزینڈر نے ٹرانسمیٹر اٹھاتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن دبا کر کال منقطع کر دی۔

"اپنے احمق آدمی کو کال کرو۔ اس نے اب تک رپورٹ کیوں نہیں دی"...... کرنل الیگزینڈر نے مڑ کر سموئیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس چیف"...... سموئیل نے کہا۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کیا ہی تھا کہ اسی لمحے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلی۔

"میرے آدمی کی کال آ گئی ہے جناب"...... سموئیل نے کہا۔

"ہیلی کاپٹر کو فضا میں معلق کر دو"...... کرنل الیگزینڈر نے پائلٹ سے کہا اور پائلٹ اس کے حکم کی تعمیل میں لگ گیا۔ سموئیل نے ڈبے کے ایک کونے میں لگا ہوا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ایس فائیو کالنگ۔ ہیلو۔ اوور"...... ڈبے میں سے ایک مردانہ آواز ابھری۔

"یس۔ ایس ون اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"۔ سموئیل نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ حیرت انگیز رپورٹ ہے۔ راڈگر اور روزلٹ نے واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کو پکڑا ہے مگر......" دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل الیگزینڈر جو پیچھے مڑ کر بات چیت سن رہا تھا اس نے جھپٹ کر رسیور سموئیل کے ہاتھ سے لے لیا۔

"کرنل الیگزینڈر بول رہا ہوں۔ کیا کہہ رہے ہو۔ راڈگر نے عمران کو پکڑ لیا تھا۔ کیا تم درست کہہ رہے ہو۔ جلدی بتاؤ۔ نانسنس۔ اوور"...... کرنل الیگزینڈر نے غصے سے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ میں نے جب اس مکان میں ٹیلی ویو نصب کیا تو پتہ چلا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو نیچے تہہ خانے میں رسیوں سے جکڑ کر رکھا گیا ہے اس مکان میں راڈگر کے دو مسلح آدمی اوپر ایک کمرے میں موجود تھے جبکہ راڈگر اور روزلٹ نیچے تہہ خانے میں تھے عمران اور اس کے ساتھیوں کے میک اپ صاف ہو چکے تھے پھر جناب اچانک عمران نے وہ رسیاں کھول لیں اور راڈگر اور روزلٹ دونوں کو بے ہوش کر دیا پھر اوپر جا کر اس نے ان دونوں مسلح افراد کو بھی ختم کر دیا۔ پھر واپس تہہ خانے میں آ کر اس نے اپنے ساتھیوں کو رسیوں سے آزاد کرایا اور راڈگر اور روزلٹ دونوں کو رسیوں سے جکڑ دیا۔ اس کے بعد راڈگر سے عمران نے پوچھ گچھ کی اور پھر اس نے راڈگر سے کہا کہ وہ اپنے خاص آدمی ہیمر اور اس کے گروپ کو اس مکان میں بلائے تو وہ اسے اور روزلٹ کو

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

زندہ چھوڑ دے گا۔ چنانچہ راڈگر نے کال کی تو عمران اور اس کے ساتھی راڈگر اور روزلٹ کو وہیں مکان میں چھوڑ کر باہر آ گئے ہیں اور میں نے ان کے درمیان ہونے والی گفتگو سن لی ہے وہ اب راڈگر، ہیمر اور اس کے ساتھیوں کے میک اپ میں اس سنیک لائن کریک کے ذریعے بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں پہنچ کر سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کو اڑانا چاہتے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے تفصیل بتائی گئی۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس وقت وہ مکان میں موجود ہیں۔ اوور"۔ کرنل الیگزینڈر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیس چیف۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم وہیں رکو۔ ہم ہیلی کاپٹر پر آ رہے ہیں اور اس مکان کو ہی میزائلوں سے اڑا دیں گے۔ اوور"...... کرنل الیگزینڈر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کا بٹن آف کر دیا۔

"چلو جلدی۔ اب ان کا خاتمہ آسانی سے ہو جائے گا۔ ہمارے پاس میزائل ہیں۔ اس مکان کو ہی اڑا دیں گے"...... کرنل الیگزینڈر نے انتہائی مسرت بھرے انداز میں چیختے ہوئے کہا اور پائلٹ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فضا میں معلق ہیلی کاپٹر کو آگے بڑھا دیا۔

"چیف۔ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو ایک بات کروں"۔ اچانک

سموئیل نے کہا تو کرنل الیگزینڈر چونک پڑا۔

"کون سی بات۔ جلدی بتاؤ۔ تم جھجک کیوں رہے ہو۔ کیا میں پاگل ہوں یا احمق ہوں کہ تمہاری بات سمجھ نہ سکوں گا۔ نانسنس"...... کرنل الیگزینڈر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ اس مکان میں راڈگر اور اس کے ساتھ گریٹ لینڈ کی لیڈی ایجنٹ روزلٹ بھی ہوں گے۔ میزائل فائر کرنے کی صورت میں وہ بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ہلاک ہو جائیں گے اور چونکہ یہ علاقہ ہمارا نہیں ہے اس لئے چیف سیکرٹری صاحب لامحالہ الزام آپ پر لگا دیں گے کہ اصل میں تو راڈگر نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو پکڑا تھا لیکن آپ نے مداخلت کر کے ان سب کو ہلاک کر دیا ہے"...... سموئیل نے کہا تو کرنل الیگزینڈر بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ چیف سیکرٹری نے یہی کہنا ہے۔ اوہ۔ مگر۔ پھر اب کیا کریں۔ ٹھیک ہے ہم اوپر سے فائرنگ نہیں کرتے۔ انہیں اندر جا کر ہلاک کرتے ہیں اور پھر ان کی لاشیں لے جائیں گے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ وہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔ انہیں ذرا بھی شک پڑ گیا تو وہ چکنی مچھلی کی طرح ہمارے ہاتھوں سے پھسل جائیں گے"...... کرنل الیگزینڈر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"باس۔ ایس فائیو کی رپورٹ کے مطابق عمران اور اس کے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

ساتھیوں نے راڈگر اور اس کے آدمیوں کے روپ میں اس قدرتی سنیک لائن کے ذریعے بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کے ریڈ سرکل میں پہنچنے کی پلاننگ کر لی ہے تو کیوں نہ ہم وہاں ان کا شکار کھیلیں۔ اس طرح سارا کریڈٹ ہمیں مل جائے گا''...... سموئیل نے کہا۔

''نہیں۔ میں ان لوگوں کو اتنی ڈھیل نہیں دے سکتا کہ یہ وہاں تک پہنچ جائیں۔ یہ شیطان ہیں۔ ان سے کچھ بعید نہیں کہ پہلے یہ اصل راڈگر اور اس کے ساتھیوں کو کوئی چکر دے کر وہاں بھیج دیں اور جب ہم انہیں پکڑ کر مطمئن ہو جائیں تو پھر یہ اچانک آ کر وار کر جائیں۔ اس طرح ہم دونوں طرف سے ذلیل و خوار ہو جائیں گے۔ ہم انہیں یہیں پکڑیں گے۔ بس ٹھیک ہے صرف میزائل فائر نہیں ہوں گے۔ ہم اندر جا کر ان کا خاتمہ کریں گے۔ یہ میرا آخری فیصلہ ہے اور اب اسی پر عمل ہو گا سمجھے تم''...... کرنل الیگزینڈر نے تیز لہجے میں کہا اور سموئیل خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر ایک بار پھر اسی جگہ پر اتر گیا جہاں پہلے تھا اور اس بار کرنل الیگزینڈر اور اس کے ساتھی نیچے اتر آئے۔

''کہاں ہے وہ مکان۔ چلو بتاؤ''...... کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

''یس باس۔ آئیں''...... سموئیل نے کہا اور آگے بڑھنے لگا۔ ہیلی کاپٹر کے پاس صرف پائلٹ کو چھوڑ دیا گیا تھا۔ پہاڑی راستوں پر تیزی سے چلتے ہوئے تھوڑی دیر بعد وہ ایک علیحدہ بنے ہوئے مکان کے قریب پہنچ گئے۔ مکان بالکل علیحدہ بنا ہوا تھا اور دور دور

تک کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔

''کہاں ہے تمہارا آدمی۔ ایس فائیو''...... کرنل الیگزینڈر نے ایک چٹان کی اوٹ سے مکان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور سموئیل نے سر ہلاتے ہوئے جیب سے ایک چھوٹا سا پسٹل نکالا اور اس کا رخ آسمان کی طرف کر کے اس نے اس کا ٹریگر دبا دیا۔ ٹک کی آواز کے ساتھ ہی ایک سرخ رنگ کا کیپسول پسٹل کی نال سے نکل کر اوپر فضا میں اٹھتا چلا گیا کافی بلندی پر پہنچ کر وہ بغیر کسی آواز کے پھٹا اور اس کے ساتھ ہی دھواں سا پھیلنے لگا اور چند لمحوں بعد اس ڈبے میں سے ایک بار پھر سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور سموئیل نے جلدی سے اس کا بٹن دبا دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ ایس فائیو کالنگ۔ ہیلو۔ اوور''...... وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

''ایس ون اٹنڈنگ یو۔ کہاں ہو تم۔ اوور''...... سموئیل نے کہا۔

''میں نے آپ کا ٹرچ فائر مارک کر لیا ہے۔ میں آپ سے رائٹ سائیڈ کی طرف اونچی چٹان کے پیچھے ہوں۔ پانچ فوجیوں کا ایک گروپ بھی مکان میں داخل ہوا ہے۔ وہ ٹرانگ پہاڑی کی طرف سے آئے ہیں''...... ایس فائیو نے کہا۔

''یہ یقیناً وہی ہیمر اور اس کا گروپ ہو گا۔ اب اندر کتنے آدمی ہیں''...... سموئیل نے کہا۔

''جناب۔ بارہ تو وہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ پانچ یہ فوجی

ہیں۔ راڈگر اور روزلٹ ان کے علاوہ ہیں۔ ایک منٹ جناب۔ اوہ۔ اوہ۔ ان پانچوں فوجیوں کو بے ہوش کر دیا گیا ہے۔ میں ایس ٹی اسکرین پر دیکھ رہا ہوں جناب۔ اوور''...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

''اوکے۔ ہم اس مکان پر ریڈ کر رہے ہیں۔ تم خیال رکھنا۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی باہر نکلیں تو تم نے ہمیں گائیڈ کرنا ہے۔ سمجھ گئے ہو۔ اوور''...... سموئیل نے کہا۔

''یس باس۔ اوور''...... دوسری طرف سے ایس فائیو نے کہا اور سموئیل نے بٹن آف کر دیا۔

''اب کیا حکم ہے چیف''...... سموئیل نے مڑ کر کرنل الیگزینڈر سے کہا۔

''حکم کیا ہونا ہے۔ میں یہاں رہوں گا۔ تم اپنے ساتھیوں سمیت اس مکان کو گھیر لو اور پھر جو نظر آئے اڑا دو''...... کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

''پھر کیوں نہ چیف۔ ہم میزائل ہی فائر کر دیں۔ بعد میں ہم راڈگر اور روزلٹ کی لاشیں لے جائیں گے اور انہیں راستے میں کہیں پھینک دیں گے''...... سموئیل نے کہا۔

''احمق ہو گئے ہو۔ میزائل فائرنگ کی آوازیں دور دور تک جائیں گی۔ تمہارے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس کے کپسول تو ہوں گے''...... کرنل الیگزینڈر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ موجود ہیں''...... سموئیل نے کہا۔

''تو پہلے قریب جا کر انہیں استعمال کرو جتنے کپسول ہوں فائر کر دو تاکہ یہ شیطان بے ہوش ہو جائیں۔ اس کے بعد اندر جاؤ جو بھی نظر آئے اسے گولیوں سے اڑا دو۔ اس کے بعد مجھے اطلاع دو''...... کرنل الیگزینڈر نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

''ایسی صورت میں آپ بھی ساتھ چلیں''...... سموئیل نے کہا۔

''شٹ اپ یو۔ نانسنس۔ میں یہاں تمہیں کور کروں گا۔ تمہیں نہیں معلوم کہ یہ عفریت بے ہوش ہو جانے کے باوجود بھی خطرناک ہو سکتے ہیں۔ جاؤ فوراً اور جیسا میں نے کہا ہے ویسے کرو''...... کرنل الیگزینڈر نے کہا اور سموئیل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اپنے ساتھیوں کو اشارہ کر کے وہ چٹانوں کی اوٹ لیتا ہوا مکان کی طرف بڑھتا چلا گیا کرنل الیگزینڈر چٹان کی اوٹ سے انہیں جاتا دیکھتا رہا پھر سموئیل اور اس کے ساتھی مکان کے گرد پھیل گئے اور اس کے بعد اندر بے ہوش کر دینے والی گیس کے کپسول فائر کرنا شروع کر دیئے گئے۔

کافی دیر تک فائرنگ ہوتی رہی چاروں طرف سے کپسول مکان میں گرتے رہے۔ پھر کپسول فائرنگ روک دی گئی کرنل الیگزینڈر کا دل خوشی کی وجہ سے تیزی سے دھڑکنے لگا۔ اسے یقین تھا کہ اس بار عمران اور اس کے ساتھی نہ بچ سکیں گے۔ اس کے باوجود وہ اس وقت تک وہاں نہ جانا چاہتا تھا جب تک سموئیل اندر جا کر انہیں

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

ہلاک نہ کر دے۔ سموئیل اور اس کے ساتھی باہر تھے کیونکہ بے ہوش کر دینے والی گیس اندر پھیلی ہوئی تھی۔ پھر کافی دیر بعد سموئیل کا ایک آدمی اندر داخل ہوتا دکھائی دیا۔

کچھ دیر بعد سموئیل اور اس کے باقی ساتھی بھی اندر چلے گئے اور کرنل الیگزینڈر بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ اضطراب اور اشتیاق تھا۔ تھوڑی دیر بعد سموئیل مکان سے باہر آیا اور اس نے ہاتھ اٹھا کر انگلیوں سے وکٹری کا نشان بنایا تو کرنل الیگزینڈر بے اختیار خوشی سے اچھل پڑا۔ اس نشان کا مطلب تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی مارے جا چکے ہیں۔ وہ بے تحاشا انداز میں مکان کی طرف دوڑنے لگا۔ اس وقت اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ورلڈ ریس میں حصہ لے رہا ہو۔ اسے یہ بھی پرواہ نہ رہی تھی کہ کسی بھی لمحے اس کا پیر پھسل سکتا ہے اور پھر چٹانوں سے نیچے گرنے سے اس کی ساری ہڈیاں بھی چکنا چور ہو سکتی ہیں لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہلاک ہونے کا واقعہ ہی ایسا تھا کہ اسے اس وقت کسی چیز کا بھی ہوش نہ تھا اور پھر جب وہ مکان کے پاس پہنچا تو وہ بری طرح ہانپ رہا تھا۔

”کیا ہوا۔ کیا ہوا۔ کیا وہ مر گئے۔ مر گئے وہ“...... کرنل الیگزینڈر نے بڑی طرح ہانپتے ہوئے کہا۔

”یس چیف۔ آئیں“...... سموئیل نے کہا اور تیزی سے مکان کے کھلے دروازے کی طرف بڑھ گیا اور تھوڑی دیر بعد جب وہ اندر

پہنچا تو اس نے ایک کمرے میں کئی افراد کو فرش پر مردہ حالت میں پڑے ہوئے دیکھا۔ ان کے جسموں کو گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا تھا۔ لیکن وہ مقامی لوگ تھے۔

”یہ۔ یہ کون ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں“۔ کرنل الیگزینڈر نے پاگلوں کی طرح ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

”یہی عمران اور اس کے ساتھی ہیں جناب۔ ایس فائیو نے بتایا تھا کہ یہ ہیمر اور اس کے ساتھیوں کا میک اپ کر رہے تھے“۔ سموئیل نے کہا۔

”تو پھر وہ ہیمر اور اس کے ساتھی کہاں ہیں۔ وہ راڈگر اور اس کی عورت“...... کرنل الیگزینڈر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

”راڈگر اور اس کی عورت روزلٹ نیچے تہہ خانے میں ہیں جناب“...... سموئیل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ ان میں عمران تو نہیں ہے۔ عمران کے قدوقامت کا کوئی آدمی بھی ان میں نہیں ہے۔ سارا مکان چیک کرو احمق آدمی۔ جلدی کرو اور اپنے ساتھیوں کو ہر طرف پھیلا دو۔ ہری اپ“...... کرنل الیگزینڈر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

”اوہ نو چیف۔ یہاں مزید کوئی آدمی نہیں ہے“...... سموئیل نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

”کیا۔ کیا۔ کہہ رہے ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ پھر تو وہ عمران اور اس کے ساتھی نکل گئے۔ مم۔ مگر مجھے تو وہ نکلتے نظر نہیں آئے۔ اوہ۔ اوہ...

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

ویری بیڈ۔ وہ اپنے ساتھی ایس فائیو سے پوچھو۔ جلدی کرو"۔ کرنل الیگزینڈر نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"وہ کال ہی اٹنڈ نہیں کر رہا چیف"...... سموئیل نے کہا۔

"نانسنس۔ احمق۔ چلو باہر۔ ہم خطرے میں ہیں۔ چلو نکلو یہاں سے۔ ہری اپ۔ ہری اپ"...... کرنل الیگزینڈر نے چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے باہر کی طرف بھاگا۔ سموئیل اور اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے بھاگے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب مکان سے باہر آ چکے تھے۔

"جلدی کرو۔ ہمیں ہیلی کاپٹر کے پاس پہنچنا ہے۔ جلدی کرو"...... کرنل الیگزینڈر نے چیختے ہوئے کہا اور پھر وہ ایک بار پھر پاگلوں کی طرح دوڑتا ہوا اوپر چڑھنے لگا لیکن اس بار چونکہ چڑھائی تھی اس لئے تھوڑی دیر بعد ہی وہ بری طرح ہانپتا ہوا رک گیا۔

"ہیلی کاپٹر یہاں لے آؤ۔ اب مجھ سے بھاگا نہیں جا سکتا۔ جاؤ اس ہیلی کاپٹر کو یہاں لے آؤ"...... کرنل الیگزینڈر نے رک کر ہانپتے ہوئے کہا اور سموئیل نے ایک آدمی کو بھیج دیا اور وہ خود بھی کرنل الیگزینڈر کے ساتھ ہی رک گیا تھا۔ باقی ساتھی بھی رک گئے تھے۔

"وہ۔ وہ تمہارا ایس فائیو کہاں ہے۔ اس کا پتہ کرو۔ جاؤ"۔ کرنل الیگزینڈر نے اچانک ایک خیال کے تحت کہا تو سموئیل نے ایک دوسرے آدمی کو اس طرف بھیج دیا جس طرف اپنی موجودگی کا

ایس فائیو نے بتایا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد دونوں آدمیوں کی واپسی اکٹھی ہی ہوئی۔

"چیچ چیچ۔ چیف ہیلی کاپٹر غائب ہے۔ پائلٹ کی وہاں لاش پڑی ہے"...... ہیلی کاپٹر کی طرف سے آنے والے نے آ کر خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"چیچ۔ چیچ۔ چیف۔ چٹان کے پیچھے ایس فائیو مردہ پڑا ہوا ہے"...... دوسرے آدمی نے کہا اور کرنل الیگزینڈر کا منہ حیرت اور خوف کی شدت سے کھل گیا اور اس کی آنکھیں باہر کو نکل آئی تھیں۔

"یہ۔ یہ۔ کیا ہوا۔ یہ۔ یہ۔ اب۔ اب کیا ہو گا"...... چند لمحے رک کر کرنل الیگزینڈر نے احمقوں کے سے انداز میں کہا۔

"چیف۔ اب ہم پیدل تو نہ جا سکیں گے اور وہ عمران اور اس کے ساتھی اس ہیلی کاپٹر میں ہمارے اڈے پر پہنچ جائیں گے"۔ سموئیل نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ وہ ٹرانسمیٹر۔ وہ۔ وہ وہاں چٹان کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ آؤ میرے ساتھ"...... کرنل الیگزینڈر نے یکلخت چونکتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر اس چٹان کی طرف دوڑ پڑا جہاں وہ سموئیل اور اس کے ساتھیوں کو بھیج کر بیٹھا رہا تھا۔ وہ ٹرانسمیٹر جو وہ ہیلی کاپٹر کے ساتھ لے آیا تھا اور جس وقت اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کی اطلاع سموئیل نے دی تھی اس وقت وہ

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

اس قدر جوش میں وہاں سے بھاگا کہ اسے ٹرانسمیٹر کا خیال ہی نہ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس چٹان تک پہنچ گئے۔ ٹرانسمیٹر وہاں موجود تھا۔ کرنل الیگزینڈر نے جلدی سے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر ٹیلر کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ کرنل الیگزینڈر کالنگ۔ اوور''...... کرنل الیگزینڈر نے چیخ چیخ کر کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ ٹیلر بول رہا ہوں۔ اوور''...... ٹرانسمیٹر نے ٹیلر کی آواز سنائی دی۔

''ٹیلر۔ سپیشل ہیلی کاپٹر دشمنوں کے قبضے میں چلا گیا ہے اور وہ اس ہیلی کاپٹر پر اڈے پر پہنچیں گے۔ جیسے ہی وہ وہاں پہنچیں تم نے انہیں فوری طور پر ہلاک کر دینا ہے۔ چاہے وہ کسی بھی میک اپ میں ہوں۔ چاہے وہ میرے میک اپ میں ہی کیوں نہ ہوں۔ سمجھ گئے ہو۔ اوور''...... کرنل الیگزینڈر نے چیختے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ اوور''...... دوسری طرف ٹیلر نے کہا۔

''اور سنو۔ تم اب فوری طور پر فری ٹائپ ہیلی کاپٹر کو یہاں ٹرانگ پہاڑی کے پیچھے قصبے کراچ کے قریب بھیجو۔ ہم وہاں موجود ہیں تاکہ وہ ہمیں لے جائے۔ سمجھ گئے۔ اوور''...... کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

''یس چیف۔ اوور''...... دوسری طرف سے ٹیلر نے جواب دیا

اور کرنل الیگزینڈر نے ایک بار پھر ہدایات کو دوہرایا اور پھر اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''آؤ۔ اب واپس چلیں۔ ہیلی کاپٹر کو آتے آتے دو گھنٹے تو لگ ہی جائیں گے''...... کرنل الیگزینڈر نے ڈھیلے سے لہجے میں کہا اور سموئیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ان کے چہروں پر مایوسی کے تاثرات نمایاں تھے۔ خاص طور پر کرنل الیگزینڈر کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی اس کے ہاتھ آتے آتے رہ گئے تھے۔ ورنہ اس بار وہ یقیناً اس کے ہاتھوں ہلاک ہو جاتے۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

لیڈی مارتھا تیس بتیس سال کی ایک نہایت سلجھی ہوئی عورت تھی۔ اس کا تعلق کرانس کی ایک باوسائل ایجنسی ریڈ رنگ سے تھا جسے اس نے اپنی ذہانت اور بہترین کارکردگی سے سنبھالا ہوا تھا اور ٹارج ایجنسی کی طرح اپنا اور اپنی ایجنسی کا شہرہ حاصل کر رکھا تھا۔ چیف سیکرٹری نے اسے اور اس کی ساتھی کیتھی کو اپنے پاس بلا کر شوالا میں موجود ٹرانگا کلب کے نیچے موجود کوبرا میزائل فیکٹری کی تباہی اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں ساری تفصیلات بتا دی تھیں اور پھر اس نے لیڈی مارتھا اور کیتھی کو بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں موجود سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کی سیکورٹی کی ذمہ داری سونپ دی تھی کہ وہ ٹارج ایجنسی کے ساتھ مل کر سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کی حفاظت کریں تاکہ عمران اور اس کے ساتھی اگر وہاں پہنچیں تو وہ کوبرا میزائل فیکٹری کی طرح اس سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے میں کامیاب نہ ہوسکیں۔

لیڈی مارتھا اور کیتھی نے چیف سیکرٹری سر آسٹن کے حکم پر ٹارج ایجنسی کے چیف کرنل الیگزینڈر کے ساتھ کام کرنے کی حامی تو بھر لی تھی لیکن لیڈی مارتھا نے چیف سیکرٹری کو صاف کہہ دیا تھا کہ وہاں جا کر وہ اپنے طور پر الگ کام کرے گی اور اپنے انداز میں ان پہاڑی علاقوں کا محاصرہ کرے گی اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو آگے بڑھنے سے نہ صرف روکے گی بلکہ انہیں ہر ممکن طریقے سے ہلاک کرنے کی کوشش کرے گی۔

ڈارسی کی طرح لیڈی مارتھا کی بھی ٹارج ایجنسی کے کرنل الیگزینڈر سے نہ بنتی تھی اور وہ ہمیشہ اس سے خار رکھتی تھی۔ اسی طرح کرنل الیگزینڈر کے دل میں بھی اس کے لئے کوئی خاص اہمیت نہ تھی۔ وہ اسے خود سے کمتر سمجھتا تھا اور اسے منہ تک نہ لگانا پسند کرتا تھا لیکن چونکہ لیڈی مارتھا کی بھی کرانس میں ایک حیثیت تھی اس لئے وہ مجبوراً ہی سہی اس سے نہ صرف بات کرتا تھا بلکہ اس سے ملکی مفادات میں بات کرنے کا بھی پابند تھا۔

لیڈی مارتھا نے کرنل الیگزینڈر سے ملاقات کر کے انہیں پہاڑیوں کے اندر ہی رہنے کا کہا تھا اور اپنی فورس لے کر وہ ریڈ سرکل سے الگ دوسری پہاڑیوں میں آ گئی تھی۔ جہاں اس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر الگ کیمپ لگوا لئے تھے۔ لیڈی مارتھا کا یہ خیمہ ایک پہاڑی پر بنا ہوا تھا۔ اس پہاڑی پر جس کی دوسری طرف بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کا ریڈ سرکل تھا اور اس جنوبی پہاڑی کا

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

چارج ریڈ رنگ ایجنسی کے پاس تھا۔ وہ اس وقت اپنے الگ سے بنے ہوئے خوبصورت اور ضروری سامان سے آراستہ خیمے میں موجود تھی۔ اس کے ساتھ اس کی نمبر ٹو مارتھا بھی موجود تھی جو ابھی ابھی وہاں آئی تھی اور دونوں لائم جوس پینے میں مصروف تھیں۔

”مادام اس بار تو عجیب و غریب حالات بن کر رہ گئے ہیں۔ یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا شکار کرنے کے لئے چار پانچ ایجنسیاں بیک وقت کام کر رہی ہیں لیکن عمران اور اس کے ساتھی نجانے کہاں ہیں“...... کرسی پر بیٹھی ہوئی کیتھی نے لیڈی مارتھا سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ میں نے اس لئے تو اس سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن والی پہاڑی کے عقبی حصے میں اپنے آدمیوں کو پہنچا دیا ہے کیونکہ عمران اور اس کے ساتھی اگر بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں آئے تو اسی راستے سے آئیں گے اور میں چاہتی ہوں کہ اس سے پہلے کہ وہ کرنل الیگزینڈر اور اس کے آدمیوں تک پہنچیں ہمیں اطلاع مل جائے میں چاہتی ہوں کہ ان سب ایجنسیوں کے مقابلے پر میدان ریڈ رنگ ایجنسی کے ہاتھ رہے لیکن ابھی تک عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کسی اطلاع نہ ملنے کا تو یہی مطلب ہوسکتا ہے کہ وہ فیکٹری تباہ کر کے مطمئن ہو گئے ہیں اور ان کی نظر میں سٹور اور میزائل اسٹیشن کی کوئی اہمیت نہیں ہے اور وہ اپنا مشن مکمل کر کے یہاں سے واپس چلے گئے ہیں“...... لیڈی مارتھا نے لائم

جوس کا سپ لیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کیتھی مزید کوئی بات کرتی۔ ساتھ ہی موجود میز پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر سے کال آنی شروع ہو گئی تو لیڈی مارتھا اور کیتھی دونوں بے اختیار چونک پڑیں۔ لیڈی مارتھا نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کو اپنے پاس کیا اور پھر اس کا بٹن دبا دیا۔

”ہیلو ہیلو۔ مارجر کالنگ مادام۔ اوور“...... ایک مردانہ آواز ٹرانسمیٹر سے سنائی دی اور لیڈی مارتھا بے اختیار اچھل پڑی۔

”اوہ۔ یہ مارجر تو ٹارج ایجنسی کے سپیشل سیکشن میں ہمارا مخبر ہے۔ اوہ پھر تو یہ کوئی اہم اطلاع ہو گی“...... لیڈی مارتھا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا وائس بٹن دبا دیا۔

”لیس۔ لیڈی مارتھا اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... لیڈی مارتھا کے لہجے میں حیرت تھی۔

”مادام۔ ایک اہم اطلاع ہے۔ اوور“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”کیا اطلاع ہے۔ بتاؤ۔ اوور“...... لیڈی مارتھا نے کہا۔

”ٹارج ایجنسی کا ایک ماسٹر سیکشن ہے جس کا انچارج راڈگر ہے اور اس راڈگر کی ایک گرل فرینڈ روزلٹ ہے جو گریٹ لینڈ میں ایک سرکاری ایجنسی میں کام کرتی ہے۔ راڈگر نے گریٹ لینڈ سے خاص طور پر اسے اپنے پاس بلا لیا ہے۔ اوور“...... دوسری طرف

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

سے مارجر نے کہا تو لیڈی مارتھا کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

"اس میں خاص بات کیا ہے۔ نانسنس۔ اوور"...... لیڈی مارتھا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"خاص بات یہ ہے مادام کہ اس روزلٹ نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو پکڑنے کے لئے ایک جال پھینکا اور عمران اور اس کے ساتھی اس جال میں پھنس چکے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے مارجر کی آواز سنائی دی اور لیڈی مارتھا یکلخت چونک پڑی۔ کیتھی کے چہرے پر بھی حیرت تھی۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ تفصیل بتاؤ۔ اوور"...... لیڈی مارتھا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور مارجر نے روزلٹ اور ہیمر کی جنرل فریکوئنسی پر کی جانے والی کال اور اس میں بتائی جانے والی سنیک لائن کریک کی تفصیل اور پھر مشین سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان وانے والی گفتگو کے ساتھ ساتھ روزلٹ کی طرف سے اس سنیک لائن میں کئے جانے والے تمام انتظامات کے بارے میں بتا دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ بازی ٹارج ایجنسی کے ہاتھ لگے گی۔ رئیلی ویری سیڈ۔ اب موجودہ صورتحال کیا ہے۔ اوور"...... لیڈی مارتھا نے غصے اور پریشانی سے دانتوں سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی جال میں پھنس چکے ہیں اور راڈگر اور روزلٹ نے ہیمر اور اس کے گروپ کی مدد سے انہیں کراچ قصبہ سے کچھ دور پہاڑیوں میں بنے ہوئے علیحدہ مکان میں پہنچایا ہے اور اب وہ خود وہاں گئے ہیں۔ راڈگر اور روزلت کا خیال ہے کہ پہلے وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی مکمل طور پر شناخت کرے گا۔ اس کے بعد انہیں گولیاں مار دی جائیں گی۔ مجھے جیسے ہی موقع ملا ہے میں آپ کو کال کرنے سائیڈ پر آ گیا ہوں۔ اوور"...... مارجر نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر اب مزید کچھ کرنا ہی فضول ہے۔ جب تک ہم وہاں پہنچیں گے وہ انہیں ہلاک کر چکا ہوگا۔ اوکے۔ اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ اوور اینڈ آل"...... لیڈی مارتھا نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ مشن ختم"...... کیتھی نے بھی منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی ہے۔ ٹارج ایجنسی پر واقعی قسمت مہربان دکھائی دے رہی ہے"...... لیڈی مارتھا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر بڑی مایوسی کے عالم میں کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ لیکن اسی لمحے ٹرانسمیٹر ایک بار پھر کال دینے لگا تو لیڈی مارتھا چونک پڑی۔

"اب کس کی کال آ گئی"...... لیڈی مارتھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

"ہیلو ہیلو۔ لاسٹر کالنگ مادام۔ اوور"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی اور لیڈی مارتھا ایک بار پھر اچھل پڑی۔

"کرنل الیگزینڈر کے گروپ کا مخبر"...... لیڈی مارتھا نے تیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا وائس بٹن آن کر دیا۔

"یس لیڈی مارتھا اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... لیڈی مارتھا نے تیز لہجے میں کہا۔

"مادام ایک اہم اطلاع دینی ہے۔ چیف کرنل الیگزینڈر اپنے نمبر ٹو سموئیل اور اس کے چند مسلح آدمیوں کے ساتھ اپنے سپیشل ہیلی کاپٹر میں ٹرانگ پہاڑی کے عقب میں واقع کراچ قصبہ کی طرف گئے ہیں وہاں راڈگر نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو پکڑا ہے اور چیف کرنل الیگزینڈر انہیں راڈگر سے چھین کر اپنی تحویل میں لینا چاہتے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو لیڈی مارتھا کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا مطلب۔ یہ راڈگر تو اسی کی ایجنسی کا آدمی ہے پھر کرنل الیگزینڈر اس سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کیوں چھیننا چاہتا ہے اور تمہیں کیسے پتہ چلا۔ کیا کرنل الیگزینڈر نے بتایا ہے۔ اوور"...... لیڈی مارتھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں مادام۔ میں ٹرانسمیٹر کے کال کیچ پر کام کرتا ہوں۔ کرنل الیگزینڈر کو راڈگر کے گروپ میں موجود اس کے خاص مخبر نے اطلاع دی ہے اور مجھے اس بات کا علم نہیں ہے کہ کرنل الیگزینڈر

اور راڈگر میں کون سا اختلاف چل رہا ہے جو کرنل الیگزینڈر کو راڈگر کے خلاف انتہائی اقدام اٹھانا پڑ رہا ہے۔ اوور"...... لاسٹر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ لیکن وہ کس طرح اس سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو چھینے گا۔ کیا پلاننگ ہے اس کی۔ اوور"...... لیڈی مارتھا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تو مجھے نہیں معلوم مادام لیکن بہرحال وہ وہیں گئے ہیں اور انہوں نے انچارج ٹیلر کو بھی کچھ نہیں بتایا۔ یہ تو میں نے چونکہ کال کیچ کر لی تھی اس لئے مجھے اصل بات کا علم ہو گیا ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... لیڈی مارتھا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے ٹرانسمیٹر آف کر کے اس پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ لیڈی مارتھا کالنگ۔ اوور"...... لیڈی مارتھا نے کال دینا شروع کر دی اس کے انداز میں تیزی تھی۔

"یس مادام۔ رابن اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"رابن۔ فوراً بڑا ہیلی کاپٹر مع چار مسلح افراد کے جن کے پاس میزائل گنیں، بم، مشین گنیں اور دوسرا اسلحہ ہو۔ یہاں بھیج دو فوراً۔ دیر مت کرنا پائلٹ کو بتا دینا کہ ہم نے ٹرانگ پہاڑی کے عقب

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

میں کراچ قصبہ کے پاس پہنچنا ہے۔ سمجھ گئے۔ اوور“...... لیڈی مارتھا نے تیز تیز انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

”یس مادام۔ میں ابھی بھجواتا ہوں۔ اوور“...... دوسری طرف سے رابن نے جواب دیا اور لیڈی مارتھا نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”آؤ کیتھی۔ اگر کرنل الیگزینڈر اپنے ہی سیکشن کے آدمی کے خلاف کام کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے تو ضرور کوئی اہم بات ہو گی۔ اس سے پہلے کہ وہ راگرڈ سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنی تحویل میں لے لے۔ ہم بھی کریڈٹ اس سے چھین لیں گے۔ آؤ“...... لیڈی مارتھا نے کہا اور تیزی سے اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ کیتھی بھی سر ہلاتی ہوئی کرسی سے اٹھ کر اس کے پیچھے لپکی اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک سرخ رنگ کے بڑے ہیلی کاپٹر میں سوار تیزی سے کراچ قصبہ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ ہیلی کاپٹر میں پائلٹ، لیڈی مارتھا اور کیتھی کے علاوہ چار مسلح افراد موجود تھے اور ہیلی کاپٹر کے عقبی حصے میں دو بڑے بڑے سیاہ رنگ کے تھیلے بھی موجود تھے۔

”وہ مکان جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو رکھا گیا ہے اس کی نشاندہی کس طرح ہو گی“...... کیتھی نے لیڈی مارتھا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”وہ کراچ قصبہ سے ہٹ کر علیحدہ بنا ہوا ہے۔ ہیلی کاپٹر سے

اسے آسانی سے چیک کیا جا سکے گا“...... لیڈی مارتھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ ہیلی کاپٹر ایک لمبا چکر کاٹ کر کراچ قصبہ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا کیونکہ وہ پہاڑیوں کے اوپر سے نہ گزر سکتے تھے ورنہ ہدایات کے مطابق ان کا ہیلی کاپٹر کسی بھی پہاڑی پر بنی ہوئی ائیر چیک پوسٹ سے کسی وارننگ کے بغیر مار گرایا جاتا۔ تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد وہ ٹرانگ پہاڑی کے عقب میں واقع کراچ قصبہ کے پاس پہنچ گئے۔

”ہیلی کاپٹر اور زیادہ بلندی پر لے جاؤ تاکہ میں اس مکان کو مارک کر سکوں“...... لیڈی مارتھا نے پائلٹ سے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ہیلی کاپٹر کو اور زیادہ بلندی پر لے جانے لگا۔ پھر کافی بلندی پر پہنچ کر اس نے ہیلی کاپٹر کو معلق کر دیا اور لیڈی مارتھا نے ایک بار پھر طاقتور دور بین آنکھوں سے لگائی اور غور سے نیچے کی طرف جھک کر اس مکان کو تلاش کرنا شروع کر دیا۔

”ارے یہ کیا۔ اوہ۔ اوہ یہ۔ یہ یقیناً عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ اوہ۔ اوہ۔ بالکل یہ عمران کا ہی قد و قامت ہے“...... اچانک لیڈی مارتھا کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

”عمران اور اس کے ساتھی“...... عقبی سیٹ پر بیٹھی ہوئی کیتھی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ میں نے مختلف سمتوں سے آدمیوں کو اس مکان کی

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

طرف بڑھتے دیکھا ہے اور جو آدمی خاص طور پر فوکس میں تھا اس کا قدوقامت بالکل عمران جیسا تھا اگرچہ شکل فاصلے کی وجہ سے صاف نظر نہیں آ رہی لیکن میں اس کے چلنے کا انداز پہچانتی ہوں۔ وہ یقیناً عمران تھا''...... لیڈی مارتھا نے کہا۔

''تو وہ اس مکان میں اب گئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ کرنل الیگزینڈر کو انہوں نے چکر دے کر واپس بھیج دیا ہے اور راڈ گر بھی ان کے قبضے میں ہے۔ ورنہ یہ اس طرح آزادی سے نہ گھوم پھر رہے ہوتے''...... اس بار کیتھی نے تیز لہجے میں کہا۔

''تو پھر مادام''...... پائلٹ نے مادام کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم سب میزائل گنیں تھیلوں سے نکال لو اور پوزیشنیں لے لو۔ تمہارا ٹارگٹ یہ مکان ہو گا۔ جیسے ہی میں اشارہ کروں تم نے اس مکان پر میزائل فائر کر دینے ہیں''...... لیڈی مارتھا نے تیز لہجے میں عقبی طرف بیٹھے ہوئے چاروں افراد سے کہا اور وہ سب اس کی ہدایات پر عمل کرنے میں مصروف ہو گئے۔

''تم ہیلی کاپٹر کو آگے لے جاؤ اور اتنی بلندی پر رکھو کہ اس مکان کے اوپر سے گزرو تو مکان میزائل گن کی رینج میں آ جائے لیکن نیچے سے ہیلی کاپٹر کو ہٹ نہ کیا جا سکے''...... لیڈی مارتھا نے اس بار پائلٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس مادام''...... پائلٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے

ہیلی کاپٹر کو آگے بڑھایا اور پھر اسے غوطہ دیتے ہوئے پہاڑی چٹانوں کے درمیان بنے ہوئے بالکل الگ تھلگ مکان کی طرف لے جانے لگا۔ چاروں افراد نے میزائل گنیں ہاتھوں میں لے لیں اور ان میں میگزین لوڈ کر لئے۔ ہیلی کاپٹر تیزی سے اس مکان کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا اور لحہ بہ لحہ اس کی بلندی کم ہوتی جا رہی تھی۔ چاروں افراد ہیلی کاپٹر کی عقبی کھڑکیوں میں میزائل گنیں لے کر جم گئے تھے۔ لیڈی مارتھا اور کیتھی دونوں کے چہروں پر عجیب سا جوش تھا اور پھر جیسے ہی ہیلی کاپٹر اس مکان سے ذرا سے فاصلے پر رہ گیا اور بلندی بھی اتنی رہ گئی کہ میزائل فائر ہو سکیں۔

''فائر''...... لیڈی مارتھا نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی سٹک سٹک کی آوازیں ابھریں اور میزائل گنوں سے نکلنے والے میزائل بجلی کی سی تیزی سے سیدھے اس مکان کی طرف بڑھے۔ ہیلی کاپٹر ایک جھٹکے سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے یکے بعد دیگرے چار میزائل اس مکان سے جا کر ٹکرائے اور پھر انتہائی خوفناک دھماکوں سے پورا علاقہ گونج اٹھا۔ مکان کے پرزے اڑ گئے تھے۔ ہیلی کاپٹر اب مکان سے کافی آگے نکل گیا تھا۔

''ہیلی کاپٹر کو واپس لے چلو اور دوبارہ میزائل فائر کرو''۔ لیڈی مارتھا نے مسرت بھرے انداز میں چیختے ہوئے کہا اور پائلٹ نے ہیلی کاپٹر کو موڑنا شروع کیا ہی تھا کہ اچانک دور سے ایک شعلہ چمکا اور اس کے ساتھ ہی پائلٹ نے بجلی کی سی تیزی سے ایک جھٹکے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

سے ہیلی کاپٹر کو اوپر اٹھایا اور دوسرے لمحے ایک میزائل ہیلی کاپٹر کے بالکل نیچے سے گزر گیا۔ اگر پائلٹ کو ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو ہیلی کاپٹر اس میزائل سے ٹکرا کر فضا میں ہی تباہ ہو چکا ہوتا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے''...... لیڈی مارتھا نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''ہم پر ایئر چیک پوسٹ سے میزائل فائرنگ ہو رہی ہے''۔ پائلٹ نے بھی خوفزدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر ہیلی کاپٹر کو اچانک ایک جھٹکے سے غوطہ دیا اور دوسرے لمحے ایک اور میزائل ہیلی کاپٹر کے اوپر سے نکل گیا۔ اس بار وہ بال بال بچے تھے۔

''نکلو۔ نکل چلو۔ ہیلی کاپٹر تباہ ہو جائے گا اور ہم مارے جائیں گے''...... لیڈی مارتھا نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں چیختے ہوئے کہا اور پائلٹ نے اس بار انتہائی مہارت سے ہیلی کاپٹر کی رفتار تیز کی اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کو نیچے کی طرف ایک لمبا غوطہ دیا اور پھر پہاڑیوں کے بالکل قریب لے جا کر وہ اسے انتہائی ماہرانہ انداز میں اڑاتا ہوا واپس اس طرف کو بڑھتا چلا گیا جس طرف سے وہ آیا تھا۔ لیڈی مارتھا اور کیتھی دونوں کے چہرے خوف سے زرد پڑے ہوئے تھے اور وہ بار بار مڑ کر خوفزدہ انداز میں اس طرف دیکھ رہی تھیں جدھر سے میزائل ان پر فائر ہو رہے تھے۔

''اب ہم پر میزائل فائر نہیں ہو سکتے مادام۔ ہم انتہائی نیچی پرواز کر رہے ہیں''...... پائلٹ نے کہا تو مادام کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

''اوہ۔ اوہ۔ تم۔ تم واقعی ماہر ہو۔ اگر تم مہارت کا مظاہرہ نہ کرتے تو ہمارا خاتمہ یقینی تھا''...... لیڈی مارتھا نے کہا تو پائلٹ بے اختیار مسکرا دیا۔

''مادام۔ میں جنگی پائلٹ ہوں اور یہ ہیلی کاپٹر گو جنگی ہیلی کاپٹر نہیں ہے۔ لیکن ہے اسی انداز کا۔ اس لئے ہم بچ نکلے ہیں ورنہ ان میزائلوں سے بچنا تقریباً ناممکن ہوتا ہے''...... پائلٹ نے جواب دیا اور لیڈی مارتھا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''مادام۔ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کا کیا ہو گا۔ وہ تو اس مکان کی تباہی کے ساتھ ہی ختم ہو گئے ہوں گے۔ کیوں نہ ہم ہیلی کاپٹر یہیں اتار کر ان لاشوں کو اٹھا لیں''...... کیتھی نے کہا۔

''نہیں۔ اب یہ ممکن نہیں رہا۔ اب اگر ہم نے ایسا کیا تو ہمارا کورٹ مارشل ہو جائے گا۔ یہ علاقہ راڈگر کی تحویل میں ہے اور ان کی ایئر چیک پوسٹ نے ہمیں مارک کر لیا ہے۔ اب ہماری بچت اسی میں ہے کہ ہم یہاں سے نکل جائیں۔ بعد میں انکار کیا جا سکتا ہے لیکن اگر انہوں نے ہمیں یہاں پکڑ لیا تو پھر ہمیں کورٹ مارشل سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ کیونکہ چیف سیکرٹری اور صدر دونوں نے اس

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

بار سب کو انتہائی سختی سے تنبیہہ کی تھی کہ کوئی ایجنسی دوسرے کے علاقے میں مداخلت نہ کرے۔ ورنہ اس کا کورٹ مارشل کر دیا جائے گا۔ کرنل الیگزینڈر بھی شاید اسی لئے واپس چلا گیا ہے کہ اسے چیک کر لیا گیا ہو گا۔ اب مجبوری ہے کہ کریڈٹ بہرحال راڈگر کو ہی ملے گا۔ اصل بات تو اس خطرناک ایجنٹ کا خاتمہ اور کرانس کا مفاد ہے۔ کریڈٹ کوئی بھی لے جائے''..... لیڈی مارتھا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور کیتھی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اور اس کے ساتھی تیزی سے ایک سرنگ نما تنگ سے کریک سنیک لائن میں سے گزرتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ اس وقت وہ اس مقامی لباس اور اسی پہلے والے میک اپ میں ہی تھے یہ سرنگ اس مکان کے ایک خفیہ کمرے سے نکل کر پہاڑی علاقے کی طرف جاتی تھی اور اس کا پتہ ہیمر نے بتایا تھا اور عمران کو اس سرنگ کو استعمال اس لئے کرنا پڑا تھا کہ صفدر نے اچانک ایک انتہائی طاقتور ٹیلی ویو بٹن برآمدے کے ایک کونے میں پڑا چیک کر لیا تھا اس بٹن کو دیکھتے ہی عمران چونک پڑا تھا کیونکہ وہ اس کی ساخت کو سمجھتا تھا۔

اس کی رینج کافی دور تک تھی اور نجانے کہاں سے نہ صرف انہیں دیکھا جا رہا تھا بلکہ ان کی گفتگو بھی سنی جا رہی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ خطرے میں تھے پھر اس مکان میں چونکہ میک اپ باکس بھی نہ تھا اس لئے عمران نے بجائے عام راستے سے باہر

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

جانے کے اس سرنگ کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور پھر ہیمر اور اس کے ساتھیوں کو گولی مار کر وہ سب اس سرنگ کی طرف بڑھ گئے تھے۔

"یہ چیکنگ کون لوگ کر سکتے ہیں۔ اگر یہ راڈگر کے آدمی ہوتے تو پھر اب تک وہ مکان پر حملہ کر چکے ہوتے اور ہیمر بھی اس طرح آسانی سے کال کے مطابق اندر نہ آ جاتا"...... صفدر نے کہا۔

"یہ ضرور کوئی دوسری ایجنسی ہے۔ وہ خفیہ طور پر راڈگر کی چیکنگ کر رہے ہیں۔ اس لئے تو مجھے وہاں سے اس طرح نکلنا پڑا ہے۔ کسی بھی وقت پورے مکان پر میزائل فائر ہو سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"آپ نے کرنل الیگزینڈر کی طرح اس راڈگر اور روزلٹ کو بھی زندہ چھوڑ دیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ سربراہوں کو مار کر کیا مل سکتا ہے۔ اس کی جگہ کوئی دوسرا لے لیتا"...... عمران نے جواب دیا اور صفدر سر ہلا کر خاموش ہو گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک غار سے باہر آ گئے۔

"اوہ۔ ایک منٹ۔ سامنے چٹان کے پیچھے ایک آدمی موجود ہے"...... عمران نے باہر نکل کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور وہ سب چونک پڑے کیونکہ واقعی ایک چٹان کے پیچھے ایک آدمی ایک مشین سمیت موجود تھا۔ اس کا رخ مخالف سمت میں تھا جہاں وہ مکان تھا۔ عمران چٹانوں کی اوٹ لیتا ہوا اس کی طرف بڑھتا گیا۔

"خبردار"...... عمران نے اس کے عقب میں پہنچ کر کہا تو وہ آدمی یکلخت اچھلا اور مڑنے کی کوشش میں نیچے گر گیا۔ پھر اس نے اٹھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر موڑ دیا اور اس آدمی کا اٹھنے کے لئے سمٹتا ہوا جسم یکلخت ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا اور اس کا چہرہ بری طرح بگڑتا چلا گیا۔ عمران نے پیر کو پیچھے کی طرف کیا۔

"کیا نام ہے تمہارا۔ جلدی بولو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا چونکہ جس جگہ وہ موجود تھے وہاں سے سامنے ایک اونچی چٹان تھی اس لئے وہ دیکھ لئے جانے کے خطرے سے محفوظ تھے۔

"ہڈسن۔ ہڈسن۔ میرا نام ہڈسن ہے"...... اس آدمی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"کس ایجنسی سے تعلق ہے"...... عمران نے پیر کو ذرا سی حرکت دیتے ہوئے کہا۔

"ٹ ٹ ٹ۔ ٹارج ایجنسی سے۔ ٹارج ایجنسی سے"...... ہڈسن نے گھٹے گھٹے لہجے میں رک رک کر کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ۔ تم نے ٹیلی ویر کیوں اس مکان میں لگایا تھا پوری تفصیل بتاؤ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ہڈسن سے تفصیل سن کر عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ بال بال بچے تھے ورنہ کرنل الیگزینڈر اور اس کے ساتھی بڑے اطمینان سے ان کا خاتمہ کر دیتے۔ ہڈسن نے

انہیں ہیلی کاپٹر کے بارے میں بھی بتایا تھا اس لئے عمران نے جلدی سے پیر کو پوری طرح موڑا اور ہڈسن کے جسم نے دو جھٹکے کھائے اور اس کی آنکھیں اوپر کو چڑھ گئیں۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔

"یہ ہیلی کاپٹر کراچ قصبہ کے قریب ہی ہو گا۔ آؤ میرے ساتھ۔ ہم اس ہیلی کاپٹر کی مدد سے آسانی سے کرنل الیگزینڈر کے اڈے پر پہنچ سکتے ہیں۔ آؤ جلدی کرو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب انتہائی تیز رفتاری سے چٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے کراچ قصبہ کی طرف دوڑتے چلے گئے اور پھر واقعی انہیں دور سے ایک چٹان کے اوپر موجود بڑا سا ہیلی کاپٹر نظر آ گیا۔ جس کے ساتھ ایک آدمی بھی کھڑا تھا۔

"ٹائیگر۔ چکر کاٹ کر جاؤ اور اس آدمی کا خاتمہ کر دو۔ جلدی کرو یہ مسلح ہو گا۔ خیال رکھنا"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا تیزی سے آگے دوڑتا چلا گیا جبکہ عمران اپنے دوسرے ساتھیوں سمیت وہیں رک گیا تھا۔

ٹائیگر چٹانوں کی اوٹ میں ہو جانے کی وجہ سے ان کی نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا پھر وہ اچانک ہیلی کاپٹر کے عقب سے نکلتا نظر آیا ہیلی کاپٹر کے ساتھ کھڑے آدمی کی پشت اس کی طرف تھی اور چند لمحوں بعد ٹائیگر نے اسے چھاپ لیا اور اس کے ساتھ ہی عمران تیزی سے آگے بڑھا اور تھوڑی دیر بعد جب وہ ہیلی کاپٹر کے پاس پہنچے تو ٹائیگر اس آدمی کو ختم کر چکا تھا۔ عمران نے ہیلی کاپٹر پر سوار

ہو کر اس کا جائزہ لیا اور پھر اپنے ساتھیوں کو اوپر آنے کا اشارہ کیا اور خود پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور عمران نے اسے تیزی سے واپس اسی روٹ کی طرف بڑھانا شروع کر دیا جس روٹ پر وہ جیپ کے ذریعے جوگرڈ کے ساتھ آئے تھے اس کے ساتھ ہی عمران نے ہیلی کاپٹر میں نصب ٹرانسمیٹر کو جنرل فریکوئنسی پر ایڈجسٹ کر دیا تھا تاکہ کرنل الیگزینڈر اگر کسی کو کال کرے تو یہ کال یہاں بھی سنائی دے سکے اور پھر تھوڑی دیر بعد واقعی ایک کال رسیور ہونی شروع ہو گئی۔ کال کرنل الیگزینڈر ہی کر رہا تھا اور اس کا مخاطب کوئی ٹیلر تھا۔ جب کال ختم ہوئی تو عمران نے ایک لمبا سانس لیا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب کرنل الیگزینڈر کے اڈے پر جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اب ہمیں واپس جا کر اس دوسرے ہیلی کاپٹر کے پہنچنے سے پہلے کرنل الیگزینڈر اور اس کے ساتھیوں پر قابو پانا ہو گا۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے پاس میک اپ باکس نہیں ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور ہیلی کاپٹر کو واپس موڑنا شروع کر دیا۔

"کرنل الیگزینڈر سے اب حتمی طور پر اس سپر سٹور کے بارے میں پوچھ گچھ کی جا سکتی ہے۔ اس کے بعد ہم اس سنیک لائن کے ذریعے بلیک گھوسٹ پہاڑیوں تک پہنچ کر آپریشن کر سکتے ہیں"۔ صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے ہیلی

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

کاپٹر پہلی والی جگہ پر دوبارہ اتار دیا۔ ہیلی کاپٹر کے ساتھ کھڑے ہوئے آدمی کی لاش ابھی تک وہیں پڑی ہوئی تھی۔

"کرنل الیگزینڈر اور اس کے ساتھی یقیناً مکان کے اندر ہوں گے۔ ہمیں چکر کاٹ کر جانا ہو گا"...... عمران نے ہیلی کاپٹر سے نیچے اترتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھی بھی نیچے اتر آئے اور ایک بار پھر وہ اس مکان کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ اس بار عمران کی ہدایت پر وہ پھیل کر چاروں طرف سے مکان کی طرف بڑھ رہے تھے تاکہ اگر کرنل الیگزینڈر اور اس کے ساتھی مکان سے باہر موجود ہوں تو انہیں چیک کیا جا سکے لیکن مکان تک پہنچنے کے باوجود کرنل الیگزینڈر اور اس کے ساتھی انہیں نظر نہ آئے تو جیبوں سے مشین پسٹل نکال کر وہ سب ریڈ کرنے کے سے انداز میں مکان کے اندر داخل ہو گئے لیکن اندر جا کر انہیں حیرت کا ایک اور جھٹکا لگا کیونکہ مکان خالی پڑا ہوا تھا وہاں کرنل الیگزینڈر اور اس کے ساتھی موجود نہ تھے البتہ ہیمر اور اس کے ساتھی پڑے ہوئے تھے لیکن اب ان کے جسم گولیوں سے چھلنی ہو چکے تھے یوں لگتا تھا کہ لاشوں پر کسی نے جان بوجھ کر گولیاں چلائی ہوں عمران تیزی سے تہہ خانے کی سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔

اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے وہاں پہنچے اندر راڈگر اور روزلٹ اسی طرح بندھے ہوئے لیکن بے ہوش نظر آ رہے تھے۔

"میں نے یہاں ایک طویل سرنگ دریافت کی ہے باس"۔

ٹائیگر نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی چونک پڑے۔

"کہاں ہے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر اسے لے کر دوسرے کمرے میں آیا تو تہہ خانے کی سامنے والی دیوار کا ایک بڑا حصہ کھلا ہوا تھا اور وہاں دور تک جاتی ہوئی ایک طویل سرنگ دکھائی دے رہی تھی جو خاصی وسیع و عریض تھی۔ اسی لمحے تنویر جو باہر موجود تھا دوڑتا ہوا وہاں آ گیا۔

"سرخ رنگ کا ایک اور ہیلی کاپٹر آیا ہے اور وہ جس طرح سے اس عمارت کے اوپر چکرا رہا ہے اس کے انداز سے لگ رہا ہے کہ وہ جلد ہی ہم پر حملہ کرنے والے ہیں"...... تنویر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم عمارت سے باہر نہیں جا سکتے۔ ٹائیگر کو قدرت نے اس راستے تک پہنچایا ہے۔ چلو جلدی کرو۔ ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے اس سرنگ میں دوڑتے چلے گئے۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ اچانک انہیں سروں پر انتہائی خوفناک دھماکے ہوتے سنائی دیئے۔

"اوہ اوہ۔ انہوں نے عمارت پر میزائل برسائے ہیں۔ دیواروں سے لگ جاؤ۔ دھماکوں کے دھمک سے یہ سرنگ بھی گر سکتی ہے۔ جلدی کرو"...... عمران نے کہا اور فوراً دیوار کی سائیڈ سے لگ گیا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی دیواروں سے لگنے میں دیر نہ لگائی۔ باہر

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

دور یکے بعد دیگرے چار دھماکے ہوئے اور پھر ہر طرف خاموشی چھا گئی۔ سرنگ کی زمین اور دیواریں چند لمحے بری طرح سے لرزتی رہیں پھر پرسکون ہو گئیں۔ سرنگ میں تاریکی تھی اس لئے انہیں پتھر اور مٹی کے گرنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ عمران نے جیب سے ایک طاقتور ٹارچ نکال کر روشن کی تو اسے سرنگ میں جگہ جگہ مٹی اور پتھر گرتے دکھائی دیئے۔

"ہم محفوظ ہیں۔ چلو جلدی"...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے سرنگ میں دوڑتے چلے گئے۔ ایک گھنٹہ مسلسل سرنگ میں دوڑتے رہنے کے بعد وہ سرنگ کے اختتام پر پہنچ گئے۔ سرنگ کا دہانہ بند تھا۔

عمران اور اس کے ساتھیوں نے اس دیوار کا جائزہ لیا تو انہیں وہاں ایک ابھار دکھائی دیا۔ عمران نے اس ابھار کو دبایا تو سرنگ کا دہانہ کھلتا چلا گیا اور سرنگ یکلخت روشنی سے بھر گئی۔ باہر ہر طرف جھاڑیاں ہی جھاڑیاں دکھائی دے رہی تھیں۔

"ٹائیگر۔ باہر جا کر چیک کرو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ جھاڑیاں ہٹاتا ہوا باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آ گیا۔

"سب کلیئر ہے باس۔ یہ شاید مغربی علاقے کا جنگل ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ۔ بلیک فورسٹ یہاں قریب ہی تھا۔ شاید ہم وہیں آ گئے

ہیں۔ چلو نکلو"...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب سرنگ سے نکل کر باہر آ گئے۔ باہر واقعی ایک جنگل تھا جہاں ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

"یہاں تو ہر طرف خاموشی ہے۔ لگتا ہے یہاں کسی ایجنسی کا کوئی آدمی موجود نہیں ہے"...... جولیا نے کہا۔

"بلیک فورسٹ میں حسن ہمیشہ ماند ہی ہوتا ہے اس لئے یہاں بھلا کسی کے آنے کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے۔ اگر انہیں معلوم ہوتا کہ یہاں حسن کی چمک پیدا ہونے والی ہے تو وہ لوگ یقیناً یہاں بھی پہنچ جاتے"...... عمران کی زبان پوری رفتار سے چل پڑی۔ وہ ایک چٹان پر کھڑا ہو کر چاروں طرف دیکھ رہا تھا اور یہ بات کہتے ہوئے وہ چھلانگ لگا کر نیچے آ گیا تھا۔

"تم پھر بکواس پر اتر آئے"...... جولیا نے مصنوعی غصے سے کہا۔

"ارے نہیں۔ میں تو چٹان سے اترا ہوں۔ ویسے اگر تم چٹان کو بکواس کہتی ہو تو اب پھر بکواس پر چڑھ رہا ہوں اور یہاں تو ہر طرف بکواس ہی بکواس پھیلی ہوئی ہے"...... عمران کی زبان بھلا کہاں رکتی تھی۔

"عمران صاحب"...... اچانک صفدر کی آواز ان کے عقب سے سنائی دی۔

"ارے شیطان آ گیا۔ بس شیطان میں یہی بڑی خامی ہے کہ جہاں ذرا جنت ملنے کا امکان ہو وہاں پہنچ گیا۔ کہ چلو آدم زاد

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

صاحب اپنی دنیا میں جہاں ہر طرف بقول جولیا بکواس ہی بکواس پھیلی ہوئی ہے۔ جی فرمائیے۔ اب کیا حکم ہے''...... عمران نے مڑے بغیر کہا۔

''میرا تو قافیہ شیطان سے نہیں ملتا۔ آپ کا البتہ ملتا ہے۔ عمران اور شیطان ہم قافیہ ہی ہیں''...... صفدر نے قریب آ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ کبھی ہم قافیہ ہوتے تھے۔ مگر اب تو صف در صف کا فرق ہے۔ عمران اور شیطان میں''...... عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اور اس بار نہ صرف صفدر بے اختیار ہنس پڑا بلکہ جولیا بھی عمران کے اس خوبصورت جواب پر ہنس پڑی۔

''آپ جیسی حاضر جوابی میں کہاں سے لاؤں عمران صاحب''۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''غیر حاضر سوالی کے ساتھ یہی سلوک ہوتا ہے۔ بے چارہ غیر حاضر ہونے کی وجہ سے سوال ہی نہیں کر سکتا۔ بس عمران صاحب عمران صاحب ہی کرتا رہ جاتا ہے''...... عمران نے حاضر جوابی کے مقابلے میں غیر حاضر سوالی کی ترکیب گھڑتے ہوئے کہا اور صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''آپ سوال کرنے بھی تو دیں۔ سوال سے پہلے ہی جواب شروع کر دیتے ہیں''...... صفدر نے عمران کی بات سمجھتے ہوئے کہا۔

''اچھا پوچھو۔ کیا ہے سوال''...... عمران نے کہا۔

''میں یہ پوچھنا چاہتا تھا ہم اس بلیک فورسٹ سے بھی تو ریڈ سرکل میں موجود بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کی طرف جا سکتے ہیں۔ ہمارے لئے تو یہ اچھا ہو گیا ہے کہ ہم بغیر کسی کی نظروں میں آئے اس جنگل میں پہنچ گئے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''یہ تو تم نے اپنا تجزیہ پیش کیا ہے۔ کوئی سوال تو نہیں ہے اور بہرحال ہم نے سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن تک پہنچنا ہے اس کے بعد سوال کرنے والوں کو سب کچھ مل جائے گا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ صفدر اور جولیا نے اس بار کوئی حجت کرنے کے بجائے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ جنگل میں آگے بڑھنا شروع ہو گئے۔ جنگل گھنا تھا۔ مسلسل آگے بڑھتے ہوئے رات کی تاریکی میں خاصا اضافہ ہو گیا تھا لیکن عمران اور اس کے ساتھی رکے بغیر آگے بڑھ رہے تھے۔

جنگل میں اس وقت دور دور تک کوئی انسان نظر نہ آ رہا تھا البتہ جانوروں اور دوسرے حشرات الارض کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ شاید یہ جنگل بلیک گھوسٹ پہاڑیوں سے ہٹ کر تھا اس لئے اسے نظر انداز کر دیا گیا تھا۔

''میرا خیال ہے کہ یہ درخت اس جنگل کا سب سے اونچا درخت ہو گا''...... اچانک جوزف نے ایک درخت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور جس کا تنا کافی چوڑا اور پھیلا ہوا تھا۔

''یہاں ہمیں ریڈ ٹریپ لگانا ہے''...... عمران نے کہا تو وہ سب

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

چونک پڑے۔

''ریڈ ٹریپ۔ آپ کا مطلب ہے جنگل کے درختوں پر مشین گنیں باندھنی ہیں اور ان کے ٹریگروں پر رسیاں لپیٹنی ہیں تاکہ جیسے ہی رسیاں کھینچی جائیں مشین گنیں چل پڑیں اور دشمنوں کو ایسا معلوم ہو جیسے یہاں مسلح گروپ موجود ہے''...... صدیقی نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ تم اوپر جا کر مشین گن فٹ کر دو''...... عمران نے کہا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنی پشت پر لدا ہوا تھیلا اتارا۔ اس میں سے ایک مشین گن باہر نکالی اور اس نے تھیلے میں سے پٹی نما میگزین کھولا اور اس میں ایڈجسٹ کر کے اس نے باقی پٹی کو مخصوص انداز میں پھیلا دیا۔ عمران نے اپنے تھیلے میں سے ایک چھوٹا سا آلہ نکالا اور اسے مشین گن کے ٹریگر والے حلقے میں جوڑ کر اس کی سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔

''اب اسے لے جاؤ''...... عمران نے کہا اور صدیقی مشین گن کاندھے پر لٹکا کر کسی پھرتیلے بندر کی طرح درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ باقی سب ساتھی وہاں خاموش کھڑے رہے۔ تھوڑی دیر بعد صدیقی نیچے اتر آیا۔

''میں نے اسے اچھی طرح ایڈجسٹ کر دیا ہے''...... صدیقی نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور آگے بڑھنے لگا۔ کچھ دور چلنے کے بعد عمران رک گیا۔

''نعمانی اب تم دوسری مشین گن یہاں ایڈجسٹ کر دو''۔ عمران

نے کہا اور اس بار نعمانی نے اپنے کاندھے سے تھیلا اتارا اور اس میں سے مشین گن نکالی۔ چند لمحوں بعد جب پہلی مشین گن کی طرح یہ بھی تیار ہو گئی تو صدیقی، نعمانی کے ہاتھ سے یہ مشین گن لے کر ایک درخت پر چڑھ گیا۔ اس طرح تقریباً دو گھنٹوں کے اندر اس جنگل میں انہوں نے مختلف جگہوں پر دس مشین گنیں درختوں کے اوپر نصب کر دیں۔

''آؤ۔ اب اس سنیک لائن کی طرف چلیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر وہ ٹرانگ پہاڑی کے کریک کی طرف بڑھنے لگے جو سنیک لائن کہلاتا تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک کریک کے تنگ سے دہانے میں داخل ہو گئے۔ آگے ٹائیگر تھا اس نے اپنی جیب سے ایک چھوٹی سی ٹارچ نکال کر جلائی تھی۔ ٹارچ گو چھوٹی تھی لیکن اس کی روشنی کافی تیز تھی۔ کریک خاصا تنگ سا تھا۔

وہ ٹارچ کی روشنی میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ کافی دیر تک کریک میں چلنے کے بعد اچانک وہ کھلی جگہ پر آ گئے۔ سامنے بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کا طویل سلسلہ نظر آ رہا تھا۔ وہ سب تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ پہاڑی سلسلے کا آغاز ہوتے ہی وہ ایک بار پھر کریک میں داخل ہو گئے اور اس بار یہ کریک کافی دور تک چلا گیا تھا لیکن ایک بار پھر وہ کھلی جگہ پر پہنچ گئے اور اس بار بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کے اندر وہ پہنچ گئے تھے۔ وہ مسلسل آگے بڑھتے رہے۔

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

''اس بار جس راستے سے ہم گزریں گے اس کا اختتام بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کے ریڈ سرکل میں ہی ہو گا اور وہاں چپے چپے پر مسلح افراد ہیں۔ اب ہمیں ایکشن میں آنا پڑے گا''...... عمران نے کہا۔

''تم چلو تو سہی''...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر کریک میں داخل ہو گئے۔ یہ کریک پہلے سے بھی زیادہ طویل ثابت ہوا۔ لیکن پھر اچانک وہ ایک کھلی جگہ پر آ گئے۔ اب اوپر مسلسل چڑھائی تھی اور عمران اور اس کے ساتھیوں نے دیکھا کہ نیچے سے اوپر تک جگہ جگہ سرچ لائٹیں لگی ہوئی تھیں اور تیز روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔

''حیرت ہے۔ انہوں نے واقعی زبردست انتظامات کر رکھے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''یہ ائیر چیک پوسٹ کہاں ہے''...... عمران نے اوپر دیکھتے ہوئے کہا۔

''اب یہاں سے تو وہ دکھائی نہیں دے سکتی''...... اس بار صفدر نے کہا کیونکہ اوپر جنگل تھا اور ظاہر ہے اونچے درختوں کی وجہ سے سب سے اوپر بنی ہوئی چیک پوسٹ نظر نہ آ سکتی تھی۔

''چلو اوپر جا کر دیکھ لیں گے لیکن اب میری بات غور سے سن

لو۔ اب جس مہم کا آغاز ہو رہا ہے یہ یقینی طور پر موت کا کھیل ہو گا۔ اس لئے سب لوگ پوری طرح ہوشیار رہیں گے۔ کسی کی ذرا سی غفلت اور کوتاہی ہم سب کا خاتمہ کر دے گی''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر انہوں نے جیبوں سے مخصوص قسم کے مشین پسٹل نکال لئے جن کی نالوں پر انتہائی نفیس سائیلنسر چڑھے ہوئے تھے۔ یہ سارا اسلحہ انہیں اسی مکان کے تہہ خانے سے ملا تھا جو شاید راڈگر اور روزلٹ نے وہاں جمع کیا تھا۔ وہ سب اوپر چڑھنے لگے۔

عمران ان کی رہنمائی کر رہا تھا اور وہ بڑے محتاط انداز میں اوپر چڑھ رہے تھے۔ عمران خاص طور پر ایسے راستے کا انتخاب کر رہا تھا جو ان سرچ لائٹوں کے درمیان کا وہ راستہ تھا جہاں روشنی قدرے کم تھی۔ کافی اوپر آنے کے بعد اچانک عمران ٹھٹک کر رک گیا اور سب ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی ٹھٹک کر رک گئے۔ عمران نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور ان سب کی گردنیں اس طرف کو گھوم گئیں جہاں ایک مسلح آدمی زمین پر لیٹا ہوا تھا۔ اس کا سر ایک چٹان سے ٹکا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ایک مشین گن پڑی ہوئی تھی۔ وہ گہری نیند سو رہا تھا۔

''ٹائیگر۔ اس کی آواز نہیں نکلنی چاہئے۔ یہاں لازماً اس کے دوسرے ساتھی بھی ہوں گے''...... عمران نے ساتھ کھڑے ٹائیگر کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

دیا اور پھر جھک کر وہ انتہائی محتاط انداز میں اس سوئے ہوئے آدمی کی طرف بڑھنے لگا۔ چند لمحوں بعد وہ اس کے قریب پہنچ گیا۔ اچانک اس کا پیر کسی ایسے پتھر پر پڑا جو شاید پہلے ہی اپنی جگہ چھوڑ چکا تھا کہ اس کا پیر پڑتے ہی وہ کھڑکھڑا کر نیچے گرنے لگا اور سویا ہوا آدمی بے اختیار ہڑبڑا کر اٹھا ہی تھا کہ ٹائیگر کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا۔ ٹائیگر نے انہیں کاشن دیا تو وہ سب اس کے پاس پہنچ گئے۔ ابھی وہ سب ادھر ادھر دیکھ ہی رہے تھے کہ اچانک عمران کی نظر سامنے پڑے ایک باکس پر پڑی۔ وہ اس باکس کو دیکھ کر چونک پڑا۔

”ریڈ بلاسٹر۔ اوہ۔ یہاں ہم پر نظر رکھی جا رہی ہے۔ جلدی کرو۔ نکلو یہاں سے“...... عمران نے بوکھلا کر کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ پلٹ کر بھاگتے اسی لمحے باکس سے تیز روشنی نکلی اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر کسی نے بجلی کی سی تیز رفتاری سے سیاہ چادر پھیلا دی ہو۔ اس کے بعد ذہن پر پھیلنے والی سیاہ چادر نے سب احساسات کو مکمل طور پر ڈھانپ دیا تھا۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک تو اسے ہر چیز دھندلی دھندلی سی نظر آئی لیکن پھر شعور کے بیدار ہونے کے ساتھ ہی منظر واضح ہوتا گیا اور عمران نے جس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے یہ احساس موجود تھا کہ وہ ریڈ باکس کے اچانک بلاسٹ ہونے کے جھماکے کے بعد بے ہوش ہو گیا تھا۔ ہوش میں آنے

کے بعد ایک طویل سانس لیا۔ کیونکہ ہوش میں آتے ہی اسے معلوم ہو گیا تھا کہ وہ اپنے سارے ساتھیوں سمیت ایک بیرک کے بڑے کمرے میں کرسیوں پر بندھا ہوا موجود ہے اور سامنے لیڈی مارتھا، اپنی ساتھی کیتھی اور تین مسلح افراد کے ساتھ کھڑی تھی۔ ان میں سے دو کے پاس مشین گنیں تھیں۔

”تمہیں ہوش آ گیا عمران“...... لیڈی مارتھا نے مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”تمہاری موجودگی میں اور ہوش۔ یہ کیسے ممکن ہے لیڈی مارتھا۔ یقین کرو۔ تمہارا حسن دیکھ کر ایک بار پھر بے ہوش ہونے کو دل چاہ رہا ہے۔ اگر اجازت دو تو تھوڑی دیر کے لئے اور بے ہوش ہو جاؤں“...... عمران نے کہا۔

”ویری گڈ۔ تو میرا اندازہ درست نکلا کہ تم ہی عمران ہو سکتے ہو کیونکہ سب سے پہلے تم ہی ہوش میں آئے تھے۔ اچھا ہوا تم نے خود تسلیم کر لیا ورنہ تمہیں عمران ثابت کرنے کے لئے مجھے خواہ مخواہ وقت ضائع کرنا پڑتا“...... لیڈی مارتھا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور عمران کو پہلی بار اس بات کا احساس ہوا کہ روانی میں اپنے آپ کو جلدی ظاہر کر لینا اس کی حماقت تھی۔ اس طرح اس نے کچھ وقت جو اسے مل سکتا تھا خود ہی ضائع کر دیا ہے۔

”تمہارے اندازے کا کیا کہنا۔ اسی لئے تو دوبارہ بے ہوش ہونے کی اجازت مانگ رہا ہوں“...... عمران نے کہا تو لیڈی مارتھا

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

بے اختیار ہنس پڑی۔ اسی لمحے عمران نے جولیا اور پھر اپنے باقی ساتھیوں کو ہوش میں آتے دیکھا۔

''یہ کون ہے اور تم دوبارہ بے ہوش ہونے کی بات کیوں کر رہے ہو''...... اچانک جولیا کی کرخت آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ پہلے ہی چیک کر چکا تھا کہ جولیا اور اس کے ساتھ دوسرے سارے ساتھیوں کو ہوش آ چکا ہے اور اس نے جان بوجھ کر یہ فقرہ کہا تھا البتہ لیڈی مارتھا چونک کر جولیا کو دیکھنے لگی۔

''یہ تمہاری بیوی ہے شاید''...... لیڈی مارتھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ارے ارے نہیں۔ اسی شاید کے کھپلے میں تو اب تک پھنسا ہوا ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور لیڈی مارتھا بے اختیار چونک پڑی۔

''تم ہو کون''...... جولیا نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

''میرا نام لیڈی مارتھا ہے اور میں کرانس کی ریڈ رنگ ایجنسی کی چیف ہوں۔ اب میری بات سن لو۔ اب اگر تم نے اس لہجے میں ایک لفظ بھی کہا تو گولیوں سے جسم چھلنی کر دوں گی''...... لیڈی مارتھا کا لہجہ فقرے کے آخر میں بے حد کرخت ہو گیا تھا۔

''یو شٹ اپ۔ میں تم جیسی تھرڈ کلاس عورتوں کو منہ لگانا بھی پسند نہیں کرتی''...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ تمہاری یہ جرأت۔ کیتھی اسے گولیوں سے اڑا دو''۔ لیڈی

مارتھا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''سنو لیڈی مارتھا۔ اس حکم کی تعمیل ہونے سے پہلے میری بات سن لو''...... اچانک عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو لیڈی مارتھا تیزی سے اس کی طرف مڑ گئی۔

''کیا بات ہے''...... لیڈی مارتھا نے غرا کر کہا۔

''میرا ان میں سے کسی سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبر ہے اور ان کا چیف ایک نقاب پوش ہے۔ وہی ان کے تحفظ کا بھی ذمہ دار ہے۔ میں تو صرف معاوضے پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہوں۔ اس لئے مجھے اس بات سے کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ ان کا کیا حشر ہوتا ہے۔ اگر تم مجھے چھوڑ دو تو میں ساری زندگی تمہارے ساتھ اور تمہاری ایجنسی کے لئے کام کروں گا اور کبھی لوٹ کر پاکیشیا بھی نہیں جاؤں گا۔ پلیز۔ مجھے چھوڑ دو''...... عمران نے کہا۔

''عمران۔ کیا تم غداری پر اتر آئے ہو''...... ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہ غداری نہیں ہے مسٹر۔ معاوضے اور پسند کی بات ہے''۔ عمران نے روکھے سے لہجے میں کہا اور اسی لمحے لیڈی مارتھا قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

''اوہ تو اس طرح کی باتوں سے تم دوسروں کو بیوقوف بنا لیتے ہو۔ بہت خوب۔ لیکن سنو۔ میرا نام لیڈی مارتھا ہے۔ مجھے اس

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

طرح بچگانہ باتوں سے احمق نہیں بنایا جا سکتا“...... لیڈی مارتھا نے بڑے طنزیہ انداز میں قہقہہ مار کر ہنستے ہوئے کہا۔

”تو تم خود ہی بالغانہ باتیں کرنی شروع کر دو۔ مجھے تو شرم آتی ہے ایسی باتیں کرتے ہوئے اس لئے مجبوراً بچگانہ باتیں کرتا ہوں“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور لیڈی مارتھا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

”گڈ شو۔ واقعی تم بے حد ذہین ہو۔ یہ دوسرا حربہ اختیار کیا ہے تم نے۔ واقعی اگر میری جگہ کوئی اور عورت ہوتی تو ضرور تمہارے اس جال میں پھنس جاتی۔ لیکن میرا نام لیڈی مارتھا ہے“...... لیڈی مارتھا نے کہا۔

”میں نے یاد کر لیا ہے تمہارا نام۔ اگر کہو تو ہجے کر کے بھی سنا دوں۔ اس لئے بار بار اپنے نام کی گردان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ٹھیک ہے۔ اگر تمہیں میری باتوں پر یقین نہیں آ رہا ہے تو جو تمہارا جی چاہے کر لو۔ لیکن بعد میں نہ پچھتانا“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور لیڈی مارتھا ایک بار پھر ہنس پڑی۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ عمران کی باتوں سے واقعی محفوظ ہو رہی ہو۔

”تم ضرورت سے زیادہ ذہین ہو۔ تمہاری ہر بات میں نیا حربہ ہوتا ہے۔ ٹھیک ہے باتیں بہت ہو چکیں۔ اب مجھے کارروائی شروع کر دینی چاہئے“...... لیڈی مارتھا نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

”اگر میری موت سے تمہاری ترقی ہوسکتی ہے تو میں مرنے کے

لئے تیار ہوں کم از کم مجھے یہ تسلی تو ہو گی کہ میں کرنل الیگزینڈر کے ہاتھوں نہیں مر رہا۔ ویسے اب میں نے مرتو جانا ہے لیکن کیا اس سے پہلے تم میرے چند سوالوں کے جواب دینا گوارا کر لو گی“...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم نے مرنا تو ہے ہی۔ اس لئے تمہارے سوالوں کے جواب بھی دیئے جا سکتے ہیں لیکن اگر تم کوئی شعبدہ دکھانے کے لئے وقت حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کا میں بندوبست کر دیتی ہوں“...... لیڈی مارتھا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”نہیں شکریہ“...... عمران نے کہا۔

”تم سوال پوچھنا چاہتے تھے۔ میں تمہیں اجازت دیتی ہوں جتنے سوال مرضی آئے پوچھ لو“۔ لیڈی مارتھا واقعی بے حد خوش اور مطمئن نظر آ رہی تھی۔

”شکریہ۔ پہلے تو یہ بتا دو کہ تمہیں ہماری یہاں آمد کا کیسے پتہ چلا“...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”میں نے بلیک فورسٹ کی طرف سے آنے والے راستوں پر مسلح افراد کو بٹھانے کی بجائے ویژنل ڈیوائسز لگائیں تھیں اور یہاں ایک کنٹرول روم تیار کیا تھا جہاں بیٹھ کر میں اس طرف سے آنے والوں کو آسانی سے چیک کر سکتی تھی۔ میں نے اپنے طور پر تمہیں اس عمارت میں میزائل مار کر ہلاک کر دیا تھا لیکن اس کے باوجود میرا دل مطمئن نہ ہو رہا تھا اور چونکہ اس عمارت کا رخ بلیک

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

فورسٹ کی طرف تھا اس لئے میرے خیال میں اگر تم آتے تو اسی طرف سے بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کی طرف آتے اس لئے میں نے ویژنل ڈیوائس سے اس علاقے کی نگرانی شروع کرا دی۔ وہاں چند آدمیوں کو بھی تعینات کر دیا تاکہ تم انہیں دیکھو تو انہیں قابو کر کے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ میں نے ان آدمیوں کو زیرو باکس بھی دے دیئے تھے جنہیں یہاں سے کنٹرول کر کے کومبا ریز فائر کی جا سکتی تھی اور اس ریز سے کوئی بھی جاندار ایک لمحے میں بے ہوش ہو سکتا تھا۔ تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے اگر بے ہوشی سے بچنے والی ادویہ بھی لی ہوتیں یا انجکشن بھی لگائے ہوتے تو کومبا ریز سے بچنا تمہارے لئے ناممکن تھا اور پھر مجھے جیسے ہی اطلاع ملی کہ ویژنل ڈیوائسز میں تم بلیک فورسٹ کے راستے اس طرف آتے دکھائی دیئے ہو تو اس مشن کی نگرانی کرنے میں خود پہنچ گئی اور پھر تم جب میرے آدمی تک پہنچے تو میں نے زیرو باکس بلاسٹ کر دیا جس سے تیز کومبا ریز پھوٹی اور تم سب بے ہوش ہو گئے''...... لیڈی مارتھا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ تم نے بڑی ذہانت سے جال بچھایا اور ہم احمقوں کی طرح خود ہی تمہارے جال میں آ پھنسے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اور دیکھ لو میں تم سب کو ٹریپ میں پھنسانے میں

کامیاب بھی ہو چکی ہوں''...... لیڈی مارتھا نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''تو کیا تم واقعی میری جان نہیں بخش سکتی ہو''...... عمران نے کہا۔

''میں تم پر اعتبار نہیں کر سکتی۔ سنو میرا آرڈر ہے فائر کھول دو''...... لیڈی مارتھا نے پہلے عمران سے کہا اور ساتھ ہی مڑ کر پیچھے کھڑے دونوں محافظوں کو فائرنگ کا حکم دے دیا لیکن اس سے پہلے کہ مسلح افراد مشین گنوں سے فائرنگ کرتے اچانک کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ جوزف اور جوانا کی رسیاں ٹوٹیں اور دوسرے لمحے عمران نے جوزف کو کسی پرندے کی طرح ایک مشین گن بردار سے ٹکراتے دیکھا۔ وہ آدمی یکلخت چیختا ہوا فضا میں اچھلا اور پوری قوت سے لیڈی مارتھا سے جا ٹکرایا اور لیڈی مارتھا اور اس کے ساتھ کھڑی کیتھی اچھل کر پیچھے جا گریں۔ اسی لمحے جوانا نے لانگ جمپ لگایا اور وہ دوسرے مسلح افراد سے ٹکرایا اور دوسرے لمحے ماحول ان کی تیز چیخوں سے گونج اٹھا۔ جوزف اور جوانا نے اپنی طاقت کا استعمال کر کے رسیاں توڑ دی تھیں اور پھر وقت ضائع کئے بغیر چھلانگیں لگا کر ان پر حملہ کر دیا تھا۔ عمران نے بھی اس دوران لیڈی مارتھا سے باتیں کر کے اتنا وقت حاصل کر لیا تھا کہ وہ اپنی کلائیوں میں بندھی ہوئی رسیاں ناخنوں میں چھپے ہوئے بلیڈوں کی مدد سے کاٹ سکے اور پھر رسیاں کٹتے ہی اس نے بھی ہاتھ سیدھے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

کرنے اور اپنے جسم پر لپٹی ہوئی رسیاں الگ کرنے میں دیر نہ لگائی۔

کیتھی اور لیڈی مارتھا ایک دوسرے سے ٹکرا کر فرش پر گر گئی تھیں جبکہ ان دونوں مسلح محافظوں میں سے ایک کو جوانا نے اٹھا کر دیوار پر دے مارا جب کہ دوسرے کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور اس کا سر جوانا کے زوردار مکے کی وجہ سے کسی تربوز کی طرح پھٹ گیا۔ پھر کمرہ مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ سے یکلخت گونج اٹھا اور کیتھی اور دیوار سے ٹکرا کر نیچے گر کر دوبارہ اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا آدمی چیختا ہوا دوبارہ فرش پر گر کر بری طرح تڑپنے لگا جبکہ لیڈی مارتھا کے حلق سے بھی زور دار چیخیں نکلنے لگیں۔ جوانا نے اسے اس طرح اپنے بازوؤں میں جکڑ لیا تھا جیسے کوئی چھوٹی سی چڑیا کسی عقاب کے پنجوں میں پھنس کر پھڑپھڑاتی رہ جاتی ہے۔ جوزف نے فوراً ایک آدمی کی گری ہوئی مشین گن اٹھائی اور دوسرے لمحے ماحول مشین گن کی تڑتڑاہٹ اور بچ جانے والے ایک آدمی اور کیتھی کی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ جوانا لیڈی مارتھا کو اٹھا کر پوری قوت سے دیوار پر مارنے ہی لگا تھا کہ عمران چیخ اٹھا۔

”اسے چھوڑ دو جوانا اور باقی ساتھیوں کو کھولو“...... عمران چیخ کر کہا تو جوانا نے لیڈی مارتھا کو ایک طرف پھینک دیا۔ لیڈی مارتھا کے منہ سے پھر چیخ نکلی اور وہ اٹھنے ہی لگی تھی کہ عمران نے جھپٹ کر دوسری مشین گن اٹھائی اور اسے لے کر لیڈی مارتھا کے قریب آ

گیا اور اس نے مشین گن اس کے سر سے لگا دی۔

”کوئی غلط حرکت نہ کرنا لیڈی مارتھا ورنہ مشین گن کی ساری گولیاں تمہیں چھلنی کر دیں گی“...... عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا اور لیڈی مارتھا کے ہونٹ سختی سے بھنچ گئے۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے جیسے کوئی جواری جیتی ہوئی بازی اچانک آخری پتے پر ہار جاتا ہے۔

”اب تم خود ہمیں اپنی رہنمائی میں اس سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن تک لے جاؤ گی۔ سمجھیں۔ اگر تم نے کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش کی تو جولیا تم جیسی عورتوں کو سیدھا کرنا خوب جانتی ہے۔ کیوں جولیا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں اس کا خون پی جاؤں گی۔ یہ کوئی غلط حرکت کرے تو سہی“...... جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور صرف عمران ہی نہیں باقی بھی جولیا کے اس فقرے پر بے اختیار زیرلب مسکرانے پر مجبور ہو گئے۔ جوزف اور جوانا نے ان سب کی رسیاں کھول کر انہیں آزاد کر دیا تھا۔

”تم جو چاہے کرو لیکن میں تمہیں سپر سٹور تک اس لئے نہیں لے جا سکتی کہ مجھے خود بھی معلوم نہیں کہ سپر سٹور کا راستہ کہاں ہے“...... لیڈی مارتھا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”جب تم راستہ ہی نہیں جانتی لیڈی مارتھا تو پھر تمہارے زندہ رہنے کا ہمیں کوئی فائدہ ہی نہیں ہے۔ اس لئے تم چھٹی کرو“۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

عمران نے انتہائی سفاکانہ لہجے میں کہا اور مشین گن کا رخ لیڈی مارتھا کی طرف کر کے ٹریگر پر موجود انگلی کو حرکت دینے لگا۔

”رکو۔ رک جاؤ۔ مت مارو مجھے۔ میں تمہیں راستہ بتا دیتی ہوں۔ پلیز مجھے مت مارو“...... لیڈی مارتھا نے یکلخت خوف کی شدت سے بے اختیار چیختے ہوئے کہا۔ وہ شدید عمران کی آنکھوں میں اتر آنے والی سرد مہری اور چہرے پر چھا جانے والی سفاکی سے بری طرح خوفزدہ ہو چکی تھی۔

”صالحہ۔ اس کی تلاشی لے لو“...... عمران نے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلایا اور لیڈی مارتھا کے عقب میں آ کر اس کی تلاشی لینے میں مصروف ہو گئی۔

”کاش میں تمہاری شناخت کے چکر میں نہ پڑتی اور جیسے ہی تم بے ہوش ہوئے تھے تمہیں اسی عالم میں گولیوں سے اڑا دیتی“۔ لیڈی مارتھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”اس کاش کی وجہ سے تو میں اب تک زندہ چلا آ رہا ہوں لیڈی مارتھا۔ اور یہ کاش دراصل انسانی ذہن کی ایک نفسیاتی گرہ کی وجہ سے سامنے آتا ہے۔ جب انسان اپنے طور پر یہ سمجھ لے کر دوسرا ہر لحاظ سے مکمل طور پر بے بس ہو چکا ہے تو پھر نفسیاتی طور پر وہ فوری اقدام کرنے کی بجائے لطف لینے اور اپنے کارنامے کو اپنی مرضی کے مطابق انجام دینے کے لئے ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں یہ کاش سامنے آتا ہے۔ لیکن مجھ میں ایسی کوئی نفسیاتی گرہ

موجود نہیں ہے اس لئے مجھے کبھی بعد میں کاش کے لفظ کا سہارا نہیں لینا پڑتا۔ اب اگر تم راستہ بتاتی ہو تو ٹھیک ورنہ میں ٹریگر دبا دوں گا۔ راستہ میں خود بھی تلاش کر سکتا ہوں“...... عمران نے خشک لہجے میں اور انتہائی سرد مہرانہ انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اس بار تم مجھے شکست دینے میں کامیاب ہو گئے ہو لیکن اگر میری زندگی رہی تو ایک روز میں تمہیں شکست دے کر رہوں گی“...... لیڈی مارتھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”تم کیوں اس حرافہ کو زندہ رکھے ہوئے ہو۔ گولی مار کر ایک طرف کرو۔ کیا ہم خود راستہ نہیں ڈھونڈھ سکتے“...... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

”مس جولیا۔ یہ عام مجرم نہیں ہے۔ کرانس کی ریڈ رنگ ایجنسی کی چیف ہے۔ اس لئے میں اسے تعاون کرنے کا ایک موقع دے رہا ہوں۔ تاکہ میرا ضمیر مطمئن رہے اور اگر اس نے تعاون نہ کیا تو پھر یہی ہو گا جو تم کہہ رہی ہو۔ مشین تو بہرحال ہم نے پورا کرنا ہے“...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

”اوکے۔ آؤ میرے ساتھ۔ میں بتاتی ہوں راستہ“...... لیڈی مارتھا نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب اس کے پیچھے چلتے ہوئے ایک دوسرے کمرے میں پہنچے۔ اس کمرے میں ان کا سامان بھی موجود تھا۔

”اپنا سامان اٹھا لو“...... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

دوبارہ تھیلے اٹھا کر اپنی پشت پر لاد لئے۔ عمران نے بھی اپنا تھیلا پشت پر باندھا اور مشین گن کاندھے سے لٹکا کر اس نے وہیں پڑی ہوئی اپنی ریز گن اٹھا کر ہاتھ میں لے لی۔ اس کمرے کا فولادی دروازہ کھلا ہوا تھا۔ لیڈی مارتھا انہیں اس دروازے سے گزر کر دوسرے ملحقہ کمرے میں لے گئی۔

”سامنے والی دیوار کی جڑ میں ایک پتھر ابھرا ہوا ہے۔ اس پر پیر مارو تو دیوار درمیان سے کھل جائے گی آگے ایک اور سرنگ ہے جو ایک اور کمرے میں ختم ہوتی ہے وہاں سپر سٹور کا اصل دروازہ موجود ہے اور اسی سپر سٹور کے عین اوپر میزائل اسٹیشن بنایا گیا ہے“...... لیڈی مارتھا نے خشک لہجے میں کہا۔ عمران کے اشارے پر صفدر نے آگے بڑھ کر اس ابھرے ہوئے پتھر پر پیر کی ضرب لگائی تو دیوار درمیان سے کھل گئی۔ آگے واقعی ایک انتہائی وسیع و عریض سرنگ نظر آ رہی تھی۔ اس سرنگ سے گزرنے کے بعد وہ ایک اور کمرے میں پہنچ گئے۔ یہاں بھی ایک فولادی دروازہ نظر آ رہا تھا۔

”یہ دروازہ ہے سپر سٹور کا لیکن اسے اندر سے کھولا جا سکتا ہے اور طے شدہ منصوبہ کے تحت ایک ماہ سے پہلے یہ کسی بھی صورت بھی نہیں کھل سکتا۔ چاہے چیف سیکرٹری، پرائم منسٹر یا صدر ہی کیوں نہ کہیں اور یہ دروازہ اس قسم کا ہے کہ اس پر تم ایٹم بم بھی مارو تب بھی نہ کھل سکے گا“...... لیڈی مارتھا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”میں اس دروازے کی خصوصیت جانتا ہوں۔ ایسے دروازوں

میں بنک لاکرز کی طرح فولادی چکر لگے ہوتے ہیں یقیناً اس کے اندر بھی فولادی چکر ہو گا۔ جس کے گھمانے سے دروازہ کھل سکتا ہو گا“...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”ہو سکتا ہے ایسا ہی ہو۔ میں نے اسے اندر سے نہیں دیکھا ہمارے یہاں اڈے پر آنے سے پہلے ہی اسے اندر سے بند کر دیا گیا تھا“...... لیڈی مارتھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ریز گن ایک دیوار کے ساتھ لگا کر رکھی اور پھر پشت سے تھیلا اتارنے میں مصروف ہو گیا۔ اس نے تھیلے کو پشت سے اتار کر نیچے زمین پر رکھا اور اس کی زپ کھول کر اس کے اندر ہاتھ ڈالا۔

چند لمحوں کے بعد جب اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں سنہرے رنگ کی ایک پتلی لیکن لمبی سی پتری موجود تھی۔ عمران آگے بڑھ کر اس فولادی دروازے کے سامنے اکڑوں بیٹھ گیا اور غور سے دروازے کے نیچے زمین کو دیکھنے لگا۔ یہ جگہ پتھروں سے بنی ہوئی تھی اور چند لمحوں بعد وہ دروازے کے عین نیچے دو پتھروں کے درمیان ایک معمولی سی جھری دریافت کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے وہ پتری اس جھری کے اندر ڈالی اور جب اس کا تھوڑا سا حصہ باہر رہ گیا تو اس نے اس حصے کو تیزی سے مخصوص انداز میں موڑا اور پھر اچھل کر پیچھے ہٹ آیا۔ چند لمحوں بعد کھٹاک کھٹاک کی ہلکی سی آوازیں دروازے سے نکلیں اور اس کے ساتھ ہی فولادی

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

دروازہ بے آواز طریقے سے اس طرح کھلتا گیا جیسے کسی نے اسے اندر سے کھولا ہو اور لیڈی مارتھا کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے کے قریب ہوگئیں۔

''اوہ۔ اوہ۔ اسے تم نے کس طرح کھول لیا۔ یہ تو ناممکن تھا۔ ایسا کیسے ہوسکتا ہے''...... لیڈی مارتھا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اپنی آنکھوں سے دیکھ لئے جانے کے باوجود اسے دروازہ کھلنے پر یقین نہ آرہا ہو۔

''لیڈی مارتھا۔ یہ سائنس بھی بالکل جادوگروں کے شعبدے کی طرح ہوتی ہے۔ جب تک اس کا اصل راز معلوم نہ ہو تو یہ حیرت انگیز اور ناممکن نظر آتی ہے لیکن اس کا اصل راز معلوم ہو جائے تو پھر یہ بچوں کے کھیل کی طرح آسان اور سادہ دکھائی دینے لگتی ہے۔ ایسے دروازے تھرٹی ریز الیکٹرانک سسٹم پر تیار کئے جاتے ہیں۔ اس پتری میں یہ خاصیت ہے کہ یہ تھرٹی ریز الیکٹرونک سسٹم تو قطعی طور پر ختم کر دیتی ہے۔ نتیجہ تمہارے سامنے ہے۔ ویسے واقعی یہ ایٹم بم سے بھی نہ کھلتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے دوبارہ ریز گن اٹھاتے ہوئے کہا۔ دروازے کی دوسرے طرف ایک پتلی سے سرنگ تھی جس کا اختتام ایک راہداری کے آغاز پر ہوتا نظر آرہا تھا۔

''اس کے منہ میں کپڑا ڈال دو۔ اب اس کا بولنا ہمارے لئے خطرناک بھی ثابت ہوسکتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے صفدر

سے مخاطب ہوکر لیڈی مارتھا کی طرف اشارے کرتے ہوئے کہا۔

''اب کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔ اندر صرف سائنس دان ہیں۔ ڈاکٹر بھاکر اور اس کے ساتھی''...... لیڈی مارتھا نے مایوسی بھرا طویل سانس لیتے ہوئے کہا لیکن صفدر نے عمران کی تعمیل کرتے ہوئے اس کے منہ میں رومال ٹھونس دیا۔

عمران گن لئے محتاط انداز میں دروازہ کراس کر کے سرنگ میں داخل ہوا۔ اس کے باقی ساتھیوں نے اس کی پیروی کی اور چند لمحوں بعد وہ سرنگ کراس کر کے ایک راہداری میں داخل ہو گئے۔ جس کے درمیان ایک بڑا سا دروازہ کھلا ہوا تھا اور اندر سے مشینیں چلنے کی آوازیں راہداری میں بھی سنائی دے رہی تھیں۔ عمران دیوار کے ساتھ انتہائی احتیاط سے آگے بڑھتا گیا۔ اس کے ساتھی بھی اسی انداز میں اس کی پیروی کر رہے تھے۔ لیڈی مارتھا کو جوانا نے بازو سے پکڑا ہوا تھا۔

دروازے کے قریب رک کر عمران نے کھلے دروازے سے اندر جھانکا اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ ابھری آئی۔ یہ اس سپر سٹور کا مین ہال تھا اور یہاں دیواروں کے ساتھ سائنسی مشینیں نصب تھیں جن کے سامنے سفید کوٹ پہنے ہوئے افراد سٹولوں پر بیٹھے اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے۔ ہال کے درمیان میں ایک طویل میز تھی۔ جس پر قسم قسم کی سائنسی مشینری بکھری ہوئی تھی۔ میز کی ایک سائیڈ پر ایک مشین فرش میں

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

نصب تھی۔ جس کی مدد سے میز پر موجود آلات کو جوڑا جا رہا تھا۔ ایک طرف شفاف شیشے کا کیبن تھا۔ لیکن وہ خالی تھا۔ عمران ہاتھ میں گن لئے تیزی سے اندر داخل ہوا۔

”خبردار ہاتھ اٹھا دو۔ کوئی غلط حرکت نہ کرے۔ ورنہ ایک لمحے میں گولیوں سے بھون ڈالوں گا“...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور عمران کی آواز کے ساتھ ہی جیسے ہال میں یکلخت بھونچال سا آ گیا۔ سب تیزی سے مڑ کر عمران کی طرف دیکھنے لگے۔ ان کے چہروں پر شدید حیرت اور خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”کون ہو تم اور یہاں کیسے آ گئے۔ دروازہ تو لاکڈ تھا“...... ایک ادھیڑ عمر آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تم اس بات کو چھوڑو اور ہاتھ اٹھا کر ادھر دیوار سے لگ کر کھڑے ہو جاؤ“...... عمران نے اسی طرح کرخت لہجے میں کہا۔

”مم۔ مگر“...... اسی ادھیڑ عمر آدمی نے کچھ کہنا چاہا۔

”جو میں کہہ رہا ہوں وہی کرو۔ سمجھے ورنہ میں ایک لمحے میں سب کو اڑا دوں گا“...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا اور پھر اس بوڑھے سمیت سب لوگ تیزی سے ایک خالی دیوار کی طرف بڑھ گئے۔ اتنی دیر عمران کے باقی ساتھی بھی اندر پہنچ گئے۔

”مم۔ مم میں ایڈورڈ اس سپر سٹور کا چیف سیکورٹی آفیسر اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ تم ہمیں کیوں مارنا چاہتے ہو“...... ادھیڑ عمر آدمی نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی

یکلخت ہال کمرے میں تیز سرخ رنگ کی روشنی کا جھماکہ ہوا اور اس جھماکے کے ساتھ ہی عمران کا گن والا اٹھتا ہوا ہاتھ یکلخت ساکت ہو گیا۔ عمران کو یکلخت یوں محسوس ہوا جیسے اچانک اس کا جسم بے حس ہو گیا ہو۔ وہ سننے، دیکھنے کے سوا کچھ نہ کر سکتا تھا۔ یہی حالت اس کے ساتھیوں کی تھی۔ وہ بھی پتھروں کے بتوں کی طرح ساکت ہو کر رہ گئے تھے جیسے ان میں جان نام کی کوئی چیز باقی نہ ہو۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

سیاہ پہاڑی کے نیچے بنا ہوا یہ ایک بہت بڑا سا گول ہال نما کمرہ تھا جہاں سائنسی مشینوں کے ساتھ ساتھ ضرورت کا دوسرا سامان بھی موجود تھا۔ اس ہال نما کمرے میں کرنل الیگزینڈر کے ساتھ ساتھ ڈارمن، پراڈ اور سموئیل بھی موجود تھے۔ یہ وہی پراڈ تھا جس نے کرنل الیگزینڈر کو پرانی فیکٹری کو ری نیو کر کے پھر سے اصل فیکٹری جیسا بنانے کی پیشکش کی تھی اور پھر کرنل الیگزینڈر کی منظوری کے بعد وہ ڈارمن کے ساتھ مل کر اسے ری نیو کرنے اور اس فیکٹری کی سیٹنگ کرنے کے لئے چلا گیا تھا۔

وہ شہر سے ضروری سامان لے آیا تھا اور یہاں موجود پہلے سے پرانی مشینری کو ٹھیک کر کے اسے فیکٹری کی شکل دینے میں لگ گیا تھا اس نے ڈارمن کے ساتھ بے شمار افراد کو اپنے ساتھ لگا لیا تھا اور بہت کم عرصے میں سیٹنگ بدل کر اسے ایک چھوٹی مگر اصل کوبرا میزائل فیکٹری کی شکل دینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اس کا خیال تھا

کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو شوالا میں موجود اصل کوبرا میزائل فیکٹری کی لوکیشن کا علم نہ ہو گا اور وہ یہی سمجھ رہے ہوں کہ فیکٹری ان بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں ہی موجود ہے۔ اسی لئے انہوں نے متعدد بار اس علاقے میں آنے کی کوشش کی تھی۔ جب اس نے سارا کام مکمل کر لیا تو اس نے کرنل الیگزینڈر کو بلایا اور اسے اپنا کام دکھایا لیکن یہ سن کر اس کے ارمانوں پر جیسے اوس سی پڑ گئی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو شوالا میں کوبرا میزائل فیکٹری کا علم ہو گیا تھا اور انہوں نے اس لیبارٹری کو تباہ کر دیا ہے۔

پراڈ کو اپنی ساری محنت رائیگاں جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی لیکن کرنل الیگزینڈر نے اسے بتایا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا ابھی مشن مکمل نہیں ہوا ہے۔ کوبرا میزائل فیکٹری کو تباہ کرنا ان کا فرسٹ مشن تھا اور اب ان کا سیکنڈ اور لاسٹ مشن بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں موجود سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے کا ہے۔ اس لئے اگر وہ مزید کام کرے اور اس فیکٹری کو بدل کر میزائل اسٹیشن اور سپر سٹور جیسا بنا کر عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے ٹریپ لگائے تو وہ یقیناً اس کے ٹریپ میں آ سکتے تھے۔ چنانچہ پراڈ نے ایک بار پھر کام کرنا شروع کر دیا۔ پرانی مشینری تو پہلے سے ہی وہاں موجود تھی اور وہ دارالحکومت سے جو سامان لایا تھا اس کی مدد سے اس نے فیکٹری کو میزائل اسٹیشن اور سپر سٹور میں تبدیل کرنا شروع کر دیا۔ اس کام میں اسے زیادہ وقت نہ لگا تھا۔ ساری تیاری

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

مکمل کر کے اس نے کرنل الیگزینڈر کو بلایا اور اسے اپنے انتظامات دکھائے تو کرنل الیگزینڈر اس کی کارکردگی کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکا۔ اس نے ایک چھوٹا کنٹرول روم بھی بنایا تھا۔ اس کنٹرول روم میں اس نے بلیک گھوسٹ پہاڑیوں سمیت پورے علاقے کی چیکنگ کا انتظام کر رکھا تھا۔

وہ چاروں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ جبکہ سامنے میز پر ایک مستطیل سی مشین موجود تھی۔ جس کے درمیان موجود ایک چوڑی سی اسکرین پر ان تینوں کی نظریں جمی ہوئی تھیں۔ اسکرین پر انہیں عمران اور اس کے ساتھی لیڈی مارتھا کے قبضے میں صاف دکھائی دے رہے تھے۔ کرنل الیگزینڈر اور اس کے ساتھی اسکرین پر لیڈی مارتھا کی عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ہونے والی کارروائی واضح طور پر دیکھ رہے تھے۔ اسکرین پر کرنل الیگزینڈر نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ لیا تھا جو بلیک فورسٹ کے راستے ریڈ سرکل میں داخل ہوئے تھے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھتے اچانک ایک باکس بلاسٹ ہوا اور وہ سب بے ہوش ہو گئے۔ اس کے بعد وہاں لیڈی مارتھا، کیتھی اور اپنے دس مسلح افراد کے ساتھ پہنچی اور وہ ان سب کو بے ہوشی کی حالت میں اٹھا کر وہاں سے لے گئے۔ کرنل الیگزینڈر کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا کہ اس کی بجائے لیڈی مارتھا نے میدان مار لیا تھا اور ان کے خلاف ٹریپ بچھا کر انہیں اپنے قابو میں کر لیا تھا۔ اس کے چہرے پر مایوسی کے

تاثرات نمایاں تھے جیسے اسے یقین ہو گیا ہو کہ اس بار لیڈی مارتھا، عمران اور اس کے ساتھیوں کو یقیناً ہلاک کر کے اس سے بازی لے جائے گی اور وہ یہاں بے بسی سے بیٹھا لیڈی مارتھا کو کامیاب ہوتے دیکھنے کے سوا کچھ نہ کر سکے گا۔

”یہ انہیں مار دیں گے کچھ کرو ان کا“...... کرنل الیگزینڈر نے چیختے ہوئے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں چیف۔ میں لیڈی مارتھا کی نفسیات جانتا ہوں وہ اب ان سے بات چیت کرے گی خاص طور پر عمران سے۔ نفسیاتی طور پر اسے یقین ہو چکا ہے کہ وہ جس وقت چاہے عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر سکتی ہے۔ اس لئے وہ انہیں فوری طور پر ہلاک نہ کرے گی اور اس کے چکر میں لازماً یہ عمران اور اس کے ساتھی کوئی نہ کوئی حرکت کر کے لیڈی مارتھا اور اس کے ساتھیوں کو بے بس کر لیں گے۔ اس طرح لیڈی مارتھا مکمل طور پر شکست کھا جائے گی۔ اس مشین میں لیڈی مارتھا کی ساری کارروائی کی فلم بھی تیار ہو رہی ہے۔ اس طرح اسے ہر صورت میں اپنی شکست تسلیم کرنی پڑے گی۔ اگر ہم نے فوری طور پر کوئی انتہائی قدم اٹھایا تو پھر لیڈی مارتھا کو یقیناً آپ کو نیچا دکھانے کا موقع مل جائے گا۔ وہ لازماً چیف سیکرٹری صاحب سے یہی کہے گی کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے بس کر چکی تھی لیکن ہم نے جان بوجھ کر اس پر دھاوا بول دیا“...... پراڈ نے کہا اور کرنل الیگزینڈر نے سر ہلا دیا

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

لیکن اس کے چہرے کی لرزش بتا رہی تھی کہ وہ اپنے اضطراب اور بے چینی کو بڑے جبر سے کنٹرول کئے ہوئے ہے۔ شاید چیف سیکرٹری کی وجہ سے وہ اپنے آپ پر کنٹرول کرنے پر مجبور ہو گیا تھا۔

وہ خاموشی سے دیکھتا رہا اور پھر یہ دیکھ کر وہ بری طرح سے اچھل پڑا کہ لیڈی مارتھا کے اشارے پر مسلح افراد نے یکلخت مشین گنیں عمران اور اس کے ساتھیوں پر تان لیں لیکن اس سے پہلے کہ وہ ان پر فائرنگ کرتے اسی لمحے عمران کے دو دیو نما ساتھیوں نے اپنی رسیاں توڑیں اور وہ بجلی کی سی تیزی سے مسلح افراد سے ٹکرائے اور پھر وہاں میدان جنگ کا منظر دکھائی دینے لگا۔ کرنل الیگزینڈر اور اس کے ساتھی آنکھیں پھاڑے یہ سب دیکھ رہے تھے۔ انہیں اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہ آ رہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھ یکلخت ساری سچویشن بدل کر رکھ دیں گے اور اب وہاں سوائے لیڈی مارتھا کے کوئی زندہ نہ تھا اور لیڈی مارتھا عمران کے رحم و کرم پر نظر آ رہی تھی۔

”دیکھا چیف۔ میں نہ کہتا تھا کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی لازماً کوئی ایسا چکر چلائیں گے کہ لیڈی مارتھا لاکھ ذہین اور چالاک سہی لیکن وہ عمران اور اس کے ساتھیوں سے یقیناً مار کھا جائیں گی۔ اب آپ نے دیکھ لیا کہ کس طرح انہوں نے لیڈی مارتھا کو چکر دے ہی دیا اور اب وہ کس طرح عمران کے رحم و کرم پر دکھائی

دے رہی ہے“...... پراڈ نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور کرنل الیگزینڈر کا چہرہ فرط مسرت سے کانپنے لگ گیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تم نے واقعی مجھ پر احسان کیا ہے پراڈ۔ بس آج سے تم میرے نائب ہو۔ تم ہو سیکنڈ چیف۔ میں تمہیں ٹارج ایجنسی کا سیکنڈ چیف بنوا کر ہی رہوں گا اور اب واقعی لطف آئے گا۔ جب عمران اور اس کے ساتھی ہماری ہاتھوں مارے جائیں گے اور لیڈی مارتھا کچھ بھی نہ کر سکے گی۔ ویل ڈن۔ ویری ویل ڈن“۔ کرنل الیگزینڈر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ٹارج ایجنسی کا سیکنڈ چیف بننے کا سن کر پراڈ کا چہرہ فرطِ مسرت سے کھل اٹھا۔

”تھینک یو چیف“...... پراڈ نے مسرت سے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

”لیکن اب کیا کرنا ہے۔ ہمیں اب انہیں فوری طور پر ہلاک کر دینا چاہئے۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ یہ واقعی وہاں سے نکل کر سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن میں گھس جائیں اور ہم یہاں بیٹھے خوش ہی ہوتے رہ جائیں“...... کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

”اوہ نہیں۔ چیف ایسا نہیں ہو گا۔ میرے ہوتے ہوئے آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ خود دیکھیں گے کہ پراڈ ان کا کس قدر عبرتناک حشر کرتا ہے۔ اصل سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن یہاں سے دور کارمک پہاڑی میں ہے۔ جس کے بارے میں یہ سوچ بھی نہیں سکتے کیونکہ اس طرف عام سی سیکورٹی ہے اور

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

یہاں ہر طرف اس قدر ٹائٹ سیکورٹی ارینج کی گئی ہے کہ وہ لوگ یقیناً یہی سمجھیں گے کہ سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن یہاں پر ہی موجود ہے۔ اس لئے وہ کارمک پہاڑیوں میں نہیں جائیں گے اور یہاں موجود سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن تباہ کرنے پہنچیں گے اور ہم یہاں ان کا شکار کھیلیں گے اور اگر وہ کارمک پہاڑی تک پہنچ بھی جائیں تو ان کے لئے سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن تک پہنچنا ناممکن ہو گا کیونکہ سپر سٹور کا دروازہ اندر سے بند ہے۔ اس پر اگر باہر سے ایٹم بم بھی مار دیا جائے تب بھی نہیں کھل سکتا اور پھر وہاں پر ایئر چیک پوسٹ بھی موجود ہے جس کی نظروں میں آئے بغیر ان کا وہاں پہنچنا ناممکن ہے۔ اس لئے چاہے کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے یہ لوگ اصل سپر سٹور میں داخل نہیں ہو سکتے۔ اگر انہیں سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کی معلومات مل چکی ہیں تو انہیں یقیناً یہی علم ہو گا کہ سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کا سیکورٹی انچارج میں ایڈورڈ ہوں۔ اسی لئے میں نے ایڈورڈ کا میک اپ کر رکھا ہے اور سموئیل اور ڈارمن بھی میک اپ میں ہیں۔ اگر وہ لوگ تصدیق کے لئے لیڈی مارتھا کو بھی لے کر یہاں آئے تو ہمیں دیکھ کر لیڈی مارتھا بھی نہیں پہچان سکے گی کیونکہ ہمارے قدوقامت بھی ان سے ملتے ہیں۔ یہ لوگ یقیناً یہاں قبضہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ ہم معمولی سی رکاوٹ ڈالیں گے اور پھر بے بس ہو جائیں گے۔ آپ اس دوران زیرو روم میں موجود رہیں گے۔ وہاں سے ساری بات چیت بھی سنتے رہیں گے

اور ساری کارروائی بھی مشین پر چیک رہیں گے۔ جب یہ لوگ ہم پر قابو پر لیں تو آپ نے اس مشین کا ایک بٹن دبانا ہے اور اس بٹن کے دبتے ہی عمران اور اس کے سارے ساتھی مع لیڈی مارتھا کے مفلوج ہو جائیں گے جبکہ ہم پر اور ہمارے ساتھیوں پر اس کا کوئی اثر نہ ہو گا کیونکہ ہم ان ریز کے اینٹی انجکشن لگا چکے ہیں۔ اس طرح اس پلاننگ مکمل ہو جائے گی۔ اس کے بعد ہم آسانی سے انہیں ہلاک کر دیں گے اور پھر پوری دنیا میں آپ کی ذہانت کا ڈنکا بجنے لگے گا''...... پراڈ نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ اگر ایسا ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ مگر یہ لوگ کتنی دیر کے لئے مفلوج ہوں گے''...... کرنل الیگزینڈر نے پوچھا۔

''جب تک ان ریز کا اینٹی انجکشن نہ لگایا جائے''۔ پراڈ نے جواب دیا اور کرنل الیگزینڈر بے اختیار خوشی سے اچھل پڑا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ پھر تو میں چیف سیکرٹری کو یہاں کال کروں گا اور ان کے سامنے ان کو گولیوں سے اڑاؤں گا۔ پھر چیف سیکرٹری کو پتہ چلے گا کہ کرنل الیگزینڈر کیا حیثیت رکھتا ہے۔ ویری گڈ پراڈ۔ تم تو ڈائمنڈ ہو۔ چمکتے ہوئے اور انتہائی قیمتی ڈائمنڈ اور تم قطعی بے فکر رہو۔ اب آئندہ تمہاری بالکل اسی طرح قدر ہو گی جس طرح ایک قیمتی ڈائمنڈ کی، کی جاتی ہے۔ میں چیف سیکرٹری کو مجبور کر دوں گا کہ وہ تمہیں کرانس ٹارج ایجنسی کے سیکنڈ چیف کا

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

عہدہ دینے کے آرڈر پر دستخط کر کے ہی واپس جائیں اور مجھے یقین ہے کہ وہ ایک لمحہ ہچکچائے بغیر ایسا کریں گے“...... کرنل الیگزینڈر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”شکریہ جناب۔ آئیں میں آپ کو زیرو روم میں لے چلوں تاکہ اس گیم کو ہم فائنل کر سکیں۔ جو ہماری مرضی کے عین مطابق ہو گی“...... پراڈ نے کہا اور پھر کرنل الیگزینڈر کو ساتھ لے کر اس ہال سے نکل کر راہداری میں آیا اور پھر وہاں سے ایک اور کمرے میں داخل ہوا۔ کمرے کے اندر پہنچ کر اس نے ایک دیوار کی جڑ میں پیر کی ٹھوکر ماری تو کمرے کے فرش کا ایک حصہ سائیڈ سے کھل گیا۔ اب سیڑھیاں نیچے جاتی صاف دکھائی دے رہی تھی۔ کرنل الیگزینڈر پراڈ کی رہنمائی میں سیڑھیاں اتر کر ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچا۔ جہاں دیوار کے ساتھ ایک بڑی سی مشین نصب تھی لیکن یہ بات صاف دکھائی دے رہی تھی کہ اسے حال ہی میں نصب کیا گیا ہے۔ کیونکہ دیوار میں جہاں اسے نصب کیا گیا تھا۔ تنصیب کے آثار ابھی تک دیوار سے علیحدہ ہی نظر آ رہے تھے۔

”یہ سپر کنٹرول مشین ہے چیف“...... پراڈ نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے اس کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ مشین میں زندگی کی لہر سی دوڑ گئی اور اس کے درمیان موجود بڑی سی اسکرین پر جھماکے سے ایک منظر ابھر آیا۔ منظر اسی ہال کا تھا جہاں وہ پہلے موجود تھے۔ سموئیل ابھی تک وہیں موجود تھا۔ وہ وہاں موجود

دوسرے افراد سے باتیں کر رہا تھا پراڈ نے ایک اور بٹن دبایا تو سموئیل کی آواز مشین سے نکلنے لگی۔ وہ مختلف مشینوں کے سامنے کھڑے افراد کو ہدایات دے رہا تھا کہ جب عمران اور اس کے ساتھی یہاں پہنچیں تو انہیں کیا کرنا ہے۔

”واپسی کا راستہ کھولنے کے لئے چیف سیڑھیوں کے اختتام کے قریب دیوار کے ساتھ سرخ رنگ کا ہینڈل موجود ہے۔ آپ نے اس ہینڈل کو پکڑ کر کھینچنا ہے تو چھت ہٹ جائے گی اور آپ چھوٹے کمرے سے نکل کر آسانی سے اوپر ہال میں پہنچ جائیں گے اور چیف یہ ہے وہ سرخ رنگ کا بٹن جیسے ہی آپ اسے پریس کریں گے تو ہال میں موجود ایک مشین جو چھت میں نصب ہے اس میں سے مخصوص ریز نکل کر ہال میں پھیل جائیں گی اور عمران اور اس کے ساتھی ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں مکمل طور پر مفلوج ہو کر رہ جائیں گے“...... پراڈ نے پوری تفصیل سے کرنل الیگزینڈر کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

”اس ریز کا اثر کتنی دیر تک رہتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ جب میں وہاں پہنچوں تو میں بھی مفلوج ہو جاؤں کیونکہ مجھے تو تم نے اس ریز سے بچنے کا کوئی انجکشن نہیں لگایا ہے“...... کرنل الیگزینڈر نے چونکتے ہوئے کہا۔

”آپ کو انجکشن لگانے کی ضرورت نہیں ہے چیف۔ اس ریز کا اثر اس وقت ہوتا ہے جب اسے فائر کیا جاتا ہے۔ یہ ریز عام سے

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

فلیش کی طرح چمکتی ہے اور اس کا اثر صرف چند سیکنڈ کے لئے ہوتا ہے۔ یہ گیس تو نہیں ہے کہ وہاں موجود رہے گی"...... پراڈ نے کہا اور کرنل الیگزینڈر نے انتہائی اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

"اب میں چلتا ہوں باس۔ ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ میرے یہاں ہوتے ہوئے آ جائیں اور ہمارا سارا کھیل بگڑ جائے"...... پراڈ نے کہا اور کرنل الیگزینڈر نے سر ہلا کر اسے جانے کی اجازت دے دی۔ وہ اب پوری طرح مطمئن تھا کہ اس بار وہ لازماً عمران اور اس کے ساتھیوں کو شکست دینے میں کامیاب رہے گا اور یہ اس کے نقطہ نظر سے اس کی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ ہوگا۔

عمران اور اس کے ساتھی اسی طرح مفلوج حالت میں کھڑے تھے۔ ان کی حالت واقعی ایسی تھی جیسے کسی نے جادو کی چھڑی گھما کر انہیں پتھروں کے بتوں میں تبدیل کر دیا ہو۔ وہ سانس لے سکتے تھے۔ دیکھ اور سن سکتے تھے لیکن نہ وہ زبان کو حرکت دے سکتے تھے اور نہ ہی اپنے جسم کے کسی حصے کو جنبش دے سکتے تھے۔ عین آخری لمحات میں جب وہ کامیابی تک پہنچ گئے تھے ایک بار پھر دھر لئے گئے تھے۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ تم اپنے آپ کو دنیا میں سب سے زیادہ ذہین سمجھتے تھے۔ لیکن اب تمہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ ذہانت صرف تمہارے پاس ہی نہیں ہے"...... اچانک اس ادھیڑ عمر آدمی نے زوردار قہقہہ لگاتے ہوئے کہا جس نے اسے اپنا نام ایڈورڈ بتاتے ہوئے کہا تھا کہ وہ سپر سٹور کا چیف سیکورٹی آفیسر ہے۔ وہ آگے بڑھا اور پھر اس نے یکلخت اپنے چہرے سے ایک جھلی اتار دی۔ اب وہ ایک

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

عام سا نوجوان نظر آ رہا تھا جس کی ابھری ہوئی پیشانی اور آنکھوں سے نکلنے والی چمک بتا رہی تھی کہ وہ واقعی ذہین آدمی ہے۔

”ہرا۔ ہرا۔ ہرا۔ میرا نام پراڈ ہے اور دیکھ لو پراڈ کی پلاننگ آخر کامیاب ہو ہی گئی“...... اس نوجوان نے جھلی ایک طرف پھینکتے ہوئے زور زور سے نعرے لگاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر کامیابی اور فتح مندی کے تاثرات نمایاں تھے۔

”ویل ڈن پراڈ ویل ڈن۔ تم نے واقعی میری ہدایات پر پورا پورا عمل کیا ہے۔ تمہاری فائنل گیم واقعی کامیاب رہی ہے اور مجھے یہ ساری کامیابی صرف تمہاری وجہ سے ملی ہے۔ تم واقعی گریٹ ہو۔ ویل ڈن۔ رئیلی ویری ویل ڈن“...... اچانک عقب سے کرنل الیگزینڈر کی فاتحانہ آواز سنائی دی اور چند لمحوں کے بعد کرنل الیگزینڈر عمران کے سامنے بھی آ گیا۔ عمران اسی طرح بے حس و حرکت کھڑا تھا۔ اس کے سارے ساتھی حتیٰ کہ لیڈی مارتھا تک بتوں کی طرح ساکت کھڑے تھے۔

”دیکھا عمران۔ یہ ہوتی ہے شکست۔ فائنل گیم کی فائنل پلاننگ کی ساری کامیابی ہمارے ہاتھ آ گئی ہے۔ اب تم قطعی بے بس ہو کر میرے سامنے کھڑے ہو اور یہ لیڈی مارتھا یہ اپنے آپ کو مجھ سے زیادہ عقلمند سمجھتی تھی۔ اب چیف سیکرٹری جب یہاں آ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کے اڈے کے اندر داخل ہونے سے لے کر اب تک کی فلم دیکھیں گے تو انہیں صحیح معنوں میں احساس ہو گا کہ

عقلمند کون ہے۔ کرنل الیگزینڈر یا لیڈی مارتھا“...... کرنل الیگزینڈر نے قہقہے لگاتے ہوئے کہا اس کے نہ صرف چہرے کے عضلات فرطِ مسرت سے کانپ رہے تھے بلکہ مسرت کی شدت سے اس کا پورا جسم لرز رہا تھا۔

”اب ان کا کیا کرنا ہے چیف۔ کیا انہیں اسی حالت میں گولیاں مار کر ہلاک کر دیا جائے“...... پراڈ کے ساتھ کھڑے دوسرے نوجوان نے کہا۔

”نہیں۔ اب یہ بے جان بتوں سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔ پراڈ نے مجھے بتایا تھا کہ جب تک انہیں اینٹی انجکشن نہیں لگائے جاتے یہ حرکت میں نہیں آ سکتے۔ اس لئے ہمیں ان سے اب کوئی خطرہ نہیں ہے۔ ہم جب چاہیں انہیں ہلاک کر سکتے ہیں“...... کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

”یس چیف“...... اس نوجوان نے کہا۔

”ڈارمن“...... کرنل الیگزینڈر نے دوسرے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس چیف“...... اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”ان سب کو سمویئل کی مدد سے اٹھا کر دیوار کے ساتھ کھڑا کر دو۔ میں تب تک چیف سیکرٹری صاحب کو فون کرتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ جب وہ آئیں تو ان کے سامنے انہیں ہلاک کیا جائے۔ چیف سیکرٹری صاحب جب خود انہیں اپنی آنکھوں سے ہلاک ہوتا

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

دیکھیں گے تو انہیں ہماری کامیابی کا یقین بھی ہو جائے گا اور انہیں اس بات کا ثبوت بھی مل جائے گا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا تارج ایجنسی نے ہی شکار کیا ہے“...... کرنل الیگزینڈر نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

”یس چیف۔ لیکن مادام مارتھا کا کیا کرنا ہے“...... ڈارمن نے پوچھا۔

”یہ ریڈ رنگ ایجنسی کی چیف ہے۔ اس کی عزت کرو اور اسے ان سے الگ کر کے کرسی پر بٹھا دو“...... کرنل الیگزینڈر نے اسی انداز میں کہا۔

”کیا اسے اینٹی انجکشن لگا دیا جائے“...... سموئیل نے پوچھا۔

”نہیں۔ چیف سیکرٹری صاحب کے آنے تک اسے ایسا ہی رہنے دو۔ وہ خود آ کر اس کی قسمت کا فیصلہ کریں گے“...... کرنل الیگزینڈر نے فاتحانہ انداز میں کہا اور پراڈ کے اشارے پر ہال میں موجود افراد تیزی سے آگے بڑھے اور انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بالکل اس طرح گھسیٹ کر ایک قطار کی صورت میں دیوار کے ساتھ کھڑا کر دیا۔ جیسے مجسموں کو گھسیٹ کر کہیں ایڈجسٹ کیا جاتا ہے۔ لیڈی مارتھا کو ایک کرسی پر بٹھا دیا گیا لیکن وہ بھی ساکت تھی۔

”پراڈ“...... کرنل الیگزینڈر نے پراڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس چیف“...... پراڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”میں چاہتا ہوں کہ تم اس عمران کو اینٹی انجکشن کی ہلکی سی ڈوز دو تا کہ یہ اپنی زبان ہلا سکے۔ اس بات کا خیال رکھنا کہ اس کے جسم میں حرکت نہ ہو۔ میں اس سے چند باتیں کرنا چاہتا ہوں اور دیکھنا چاہتا ہوں کہ بے بسی کی حالت میں اس کے کیا تاثرات ہیں“...... کرنل الیگزینڈر نے پراڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس چیف۔ اس کی زبان کو حرکت دینے کے لئے میں اسے وائٹا تھری کا انجکشن لگا دیتا ہوں۔ اس انجکشن سے اس کا نچلا جسم اسی طرح بے حرکت رہے گا لیکن یہ بول ضرور سکے گا“...... پراڈ نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے تو جاؤ اور لے آؤ وائٹا تھری کا انجکشن“...... کرنل الیگزینڈر نے کہا تو پراڈ تیزی سے ملحقہ کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک سرنج تھی۔ اس نے عمران کے پاس آ کر سرنج کی سوئی اس کے ایک گال میں بڑی بے دردی سے گھونپی اور پھر سرنج میں موجود تھوڑے سے زرد محلول کو انجکٹ کر کے اس نے سوئی واپس کھینچ لی۔

”اس انجکشن کے لگنے سے ایسا نہ ہو کہ یہ پوری طرح سے حرکت میں آ جائے“...... کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

”نو چیف۔ میں نے اسی لئے اسے وائٹا تھری کا انجکشن لگایا ہے جو صرف گردن سے سر تک کے حصے کو ایکٹو کرتا ہے۔ اس انجکشن سے اس کا نچلا دھڑ کسی بھی صورت میں حرکت نہ کر سکے گا“۔ پراڈ

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''گڈ شو۔ ریئلی گڈ شو''...... کرنل الیگزینڈر نے کہا اور وہ عمران کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا اور اسے بڑی دلچسپ نظروں سے دیکھنے لگا۔ اس کے چہرے پر فتح و کامرانی کے تاثرات بدستور نمایاں تھے جس کے باعث اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔

''گڈ شو کرنل الیگزینڈر۔ تم نے واقعی ہمیں اپنی فائنل گیم میں پھنسا کر آخر کار بے بس کر ہی دیا ہے۔ ریئلی گڈ شو''...... چند لمحوں بعد اچانک عمران کے حلق سے آواز نکلی۔ اور کرنل الیگزینڈر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

''ہاں۔ یہ واقعی ہماری فائنل گیم کی وجہ سے ممکن ہوا ہے۔ تم سب کو ٹریپ میں لانے کے لئے یہ ساری فائنل گیم میرے اس ساتھی پراڈ نے کھیلی تھی اور دیکھ لو اس کی گیم آخر کار کامیاب ہو گئی اور آج تم حقیر اور بے بس انسان کی طرح سامنے کھڑے ہو۔ اس حالت میں اب تم کچھ نہیں کر سکتے۔ تمہاری کوئی چالاکی، کوئی عیاری اور کوئی ذہانت کام نہیں آئے گی''...... کرنل الیگزینڈر نے آگے بڑھ کر عمران کے قریب آتے ہوئے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہاری اس فائنل گیم بلکہ فائنل ٹریپ پر یقین کر لیتا ہوں کہ اس میں تم کامیاب رہے ہو۔ اب جبکہ تمہیں اور تمہارے فائنل گیم کے ماسٹر مائنڈ پراڈ کو اس بات کا یقین ہے کہ اس نے ہمیں جس ریز سے بے بس کیا ہے اس ریز کا اثر اینٹی

انجکشن لگائے بغیر ختم نہیں ہو سکتا تو پھر تمہیں مجھے یہ بتانے میں یقیناً کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہو گی کہ کیا یہ واقعی وہی سپر سٹور ہے۔ جس میں کوبرا میزائل رکھے جاتے ہیں اور جس کے اوپر والے حصے میں میزائل اسٹیشن بنایا گیا ہے''...... عمران نے بے نیازانہ لہجے میں پوچھا۔ اس انجکشن کی وجہ سے گردن سے اوپر والا حصہ نارمل انداز میں حرکت کرنے لگ گیا تھا جب کہ گردن سے نیچے اس کا جسم اسی طرح بے حس و حرکت تھا۔

''نہیں۔ یہی تو ہماری فائنل گیم تھی کہ تمہیں ایسی جگہ پر ٹریپ کیا جائے جو سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن سے ملتی جلتی ہو۔ یہ سپر سٹور نہیں ہے اور نہ ہی اوپر کوئی میزائل اسٹیشن موجود ہے۔ اصل سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن تو ابھی تک خفیہ ہے۔ پہلے کوبرا میزائل فیکٹری یہاں بنائی گئی تھی لیکن پھر اس حصے کو خالی کر کے فیکٹری کو شوالا میں منتقل کر دیا گیا تھا البتہ غیر ملکی ایجنٹوں کو یہ باور کرانے کے لئے کہ فیکٹری اسی علاقے میں موجود ہے یہاں کی سیکورٹی کو ویسا ہی ٹائٹ رکھا گیا تھا تاکہ اگر کوئی بھی ایجنٹ یہاں آئے تو اس کا شکار کیا جا سکے اور اگر ایجنٹ یہاں پہنچ بھی جائے تو اسے سوائے ناکامی کے اور کچھ حاصل نہ ہو اور دیکھ لو۔ تمہارے ساتھ بھی یہی ہوا ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ تمہیں کوبرا میزائل فیکٹری کی اصل جگہ کا علم ہو گیا اور تم اسے تباہ کرنے میں بھی کامیاب ہو گئے لیکن سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن تک پہنچنا تمہارے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

لئے ناممکن بنا دیا گیا اور تمہیں ڈاج دینے اور یہاں تک لانے کے لئے ہی ہم نے یہ فائنل گیم کھیلی تھی جو تمہارے لئے موت کا جال ثابت ہوئی ہے''...... کرنل الیگزینڈر نے فاتحانہ لہجے میں کہا اور عمران کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔

''ہونہہ۔ واقعی اس بار ہمارے ستارے گردش میں ہیں جو ہم بار بار کامیابی کے نزدیک پہنچ کر بھی ناکام ہو جاتے ہیں۔ تمہارے ساتھی پراڈ کی ریڈی میڈ کھوپڑی کے مقابلے میں میری بھی کھوپڑی فیل ہو گئی۔ اب میں کس سے امید کر سکتا ہوں۔ میرے دیو جیسے ساتھی بھی شاید اب میرے کسی کام کے نہیں ہیں جو اس طرح سیاہ بتوں کی طرح ایستادہ ہیں''...... عمران نے ایسے بڑبڑاتے ہوئے کہا جیسے خود کلامی کر رہا ہو۔

''تمہارے دیو جیسے سیاہ فام ساتھیوں کا تو کیا یہاں تمہارا بھی کوئی حربہ کام نہیں آ سکتا۔ تم سب کی موت طے ہے''...... کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

''میں باہر جا کر چیف سیکرٹری صاحب سے بات کرتا ہوں اور انہیں یہاں آنے کی دعوت دیتا ہوں تاکہ وہ یہاں آ کر پاکیشائی ایجنٹوں کی موت کا کھیل دیکھ سکیں۔ تم میرے ساتھ آؤ پراڈ اور ڈارمن، سموئیل یہاں رک کر ان کا خیال رکھے گا۔ ویسے بھی یہ حرکت تو نہیں کر سکتے''...... کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

''یس چیف''...... پراڈ اور ڈارمن نے ایک ساتھ کہا اور پراڈ،

ڈارمن اور کرنل الیگزینڈر تینوں تیز تیز قدم اٹھاتے اس ہال کمرے سے باہر نکلتے گئے۔

''تو تمہارا نام سموئیل ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سموئیل چونک پڑا۔ اس نے فوراً جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔ جیسے عمران نے اس کو مخاطب کر کے اسے الرٹ کر دیا ہو کہ وہ کسی بھی وقت اس پر حملہ کر سکتا ہے اس لئے اس نے حفاظت کے طور پر فوراً مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔

''ارے ارے۔ ہم ساکت ہیں۔ تمہیں مشین پسٹل نکالنے کی کیا ضرورت آن پڑی ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ کرنل الیگزینڈر کی غیر موجودگی میں تم ہمیں ہلاک کر کے کریڈٹ حاصل کرنا چاہتے ہو اور چیف سیکرٹری کو اپنی کامیابی کا بتا کر کرنل الیگزینڈر کی جگہ ٹارج ایجنسی کا چیف بننے کا خواب دیکھ رہے ہو''...... عمران نے کہا۔

''مجھے ایسا کوئی شوق نہیں ہے''...... سموئیل نے منہ بنا کر کہا اور ان کے سامنے اس طرح ٹہلنے لگا جیسے وہ واقعی ان کا خاص طور پر خیال رکھ رہا ہو۔ چونکہ اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ یہ لوگ معمولی سی حرکت بھی نہیں کر سکتے۔ اس لئے اس کا انداز البتہ بے حد ڈھیلا ڈھالا سا تھا۔ پھر وہ جیسے ہی عمران کے نزدیک سے گزرنے لگا۔ اسی لمحے عمران یکلخت کسی عقاب کی طرح سموئیل پر جھپٹا اور دوسرے لمحے سموئیل بری طرح چیختا ہوا اچھل کر درمیان میں موجود میز پر جا گرا۔ جبکہ اس کا مشین پسٹل عمران کے ہاتھ میں دکھائی دیا

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

اور دوسرے لمحے ہال کمرہ مشین پسٹل کی خوفناک تڑتڑاہٹ اور وہاں موجود دوسرے افراد اور سموئیل کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر گھومتے ہوئے ان سب پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی تھی۔ یہ سب کچھ اس قدر اچانک اور تیزی سے ہوا تھا کہ عمران کے سارے ساتھی جو بت بنے ہوئے تھے حیرت سے دیکھتے ہی رہ گئے۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے جوزف کی گردن پر انگلیاں رکھ دیں۔ اس کی انگلیاں حرکت میں آئیں اور پھر اس نے یکلخت جوزف کی گردن کی ایک رگ پر چٹکی سی بھری تو جوزف نے یکلخت جھرجھری سی لی اور اس کا جسم حرکت میں آ گیا۔

"باس۔ میرے جسم میں یکلخت حرکت آ گئی ہے"...... جوزف نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے خود بھی اپنے حرکت میں آ جانے پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"جانتا ہوں"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے جوانا کی گردن کی کسی خاص رگ پر بھی ایسی ہی چٹکی بھری تو جوانا کے جسم نے بھی جھرجھری سی لی اور وہ بھی حرکت میں آ گیا۔

"مم۔ مم۔ میں بھی ٹھیک ہو گیا ہوں ماسٹر"...... جوانا نے اپنے ہاتھوں پیروں کو ہلاتے ہوئے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے تم دونوں کی گردنوں کی مخصوص رگوں پر چٹکی بھری ہے۔ اس رگ کی بدولت ہی تمہارے جسم کی شریانوں میں خون کی گردش تیز ہوئی اور تم حرکت میں آ گئے۔ ریز کا اثر ختم کرنے کے

لئے بس خون کی رفتار کو تیز کرنے کے لئے جھٹکا دینے کی ضرورت ہوتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ کیسے ٹھیک ہو گئے ماسٹر"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پراڈ نے میرے گال پر جو انجکشن لگایا تھا۔ وہ وائلا تھری کا انجکشن تھا جو سب سے پہلے تو گردن تک کا حصہ متحرک کرنے میں مدد دیتا ہے لیکن اگر تیزی سے اپنا تھوک نگلا جائے تو اس انجکشن کا اثر جسم میں بھی پہنچ جاتا ہے اور پھر کچھ ہی دیر میں سارا جسم متحرک ہو جاتا ہے۔ میں نے ایسا ہی کیا تھا۔ مجھے بس چند منٹ چاہئیں تھے جو کرنل الیگزینڈر نے چیف سیکرٹری کو کال کرنے کے بہانے خود ہی مجھے دے دیئے تھے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس نے ایک ایک کر کے سب کی گردن کی مخصوص رگوں پر چٹکیاں بھریں تو وہ سب حرکت میں آ گئے۔ لیڈی مارتھا اسی طرح کرسی پر ساکت بیٹھی ہوئی تھی۔ عمران نے اسے متحرک کرنے کی کوشش نہ کی تھی۔

"جوانا تم جا کر دروازے کے پاس کھڑے ہو جاؤ اور جیسے ہی کرنل الیگزینڈر اور اس کے دونوں ساتھی اندر آئیں انہیں گرفت میں لے لینا۔ انہیں زندہ رکھنا ہے۔ ہلاک نہیں کرنا"...... عمران نے کہا تو جوانا سر ہلاتا ہوا تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ کھلے دروازے کی اوٹ میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ جوزف بھی اس کے

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

ساتھ دروازے کی دوسری سائیڈ پر پہنچ گیا۔

''تم سب ابھی اسی حالت میں کھڑے رہو تاکہ وہ اندر آئیں تو تمہاری بدلی ہوئی پوزیشن دیکھ کر چونک نہ پڑیں''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد راہداری میں تیز تیز قدموں کی آواز ابھری اور جوانا چوکنا ہو گیا۔ دوسرے ہی لمحے آگے کرنل الیگزینڈر اور اس کے پیچھے پراڈ اور ڈارمن دروازے سے گزر کر اندر داخل ہوئے اسی لمحے جوزف کا بھرپور مکہ پراڈ کی گردن کی پشت پر پڑا اور پراڈ بری طرح چیختا ہوا کرنل الیگزینڈر سے ٹکرایا اور پھر کرنل الیگزینڈر سمیت نیچے فرش پر جا گرا۔ ڈارمن جو آخر میں اندر آیا تھا اس پر جوانا جھپٹ پڑا اس نے بجلی کی سی تیزی سے ڈارمن کی گردن پکڑی اور اسے اٹھا کر پوری قوت سے عمران کی طرف اچھال دیا۔ اس سے پہلے کہ وہ عمران کے قریب گرتا عمران نے مشین پسٹل سے اس پر فائرنگ کی اور ڈرامن کا جسم ہوا میں ہی تڑپتا ہوا رول ہوا اور پیچھے جا گرا۔ جوزف نے جھپٹ کر پراڈ کو اٹھایا اور اس کی گردن پکڑ لی جبکہ عمران اچھل کر کرنل الیگزینڈر کے پاس آ گیا اور پھر اس کی زوردار ٹھوکر کرنل الیگزینڈر کے سر پر پڑی۔ کرنل الیگزیندر کے حلق سے اس قدر زوردار چیخ نکلی جیسے روح اس کے جسم سے نکل رہی ہو۔ پراڈ ابھی تک جوزف کے ہاتھوں میں تڑپ رہا تھا۔ جوزف نے پراڈ کی گردن کی ایک رگ پریس کی تو اسے ایک جھٹکا لگا اور وہ

جوزف کے ہاتھوں میں ہی ساکت ہوتا چلا گیا۔ ادھر کرنل الیگزینڈر نے عمران کی ٹھوکر کھانے کے باوجود اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران تیار تھا۔ جیسے ہی کرنل الیگزینڈر اٹھا عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا دستہ اس کے سر پر مار دیا۔ کرنل الیگزینڈر کے حلق سے ایک بار پھر زور دار چیخ نکلی۔ وہ منہ کے بل گرا اور ساکت ہو گیا۔

''واہ۔ اسے کہتے ہیں تین شکاری اور تین شکار''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا تمہارا جسم واقعی اس وائٹا تھری انجکشن لگنے سے حرکت میں آیا تھا لیکن کیسے۔ پراڈ تو کرنل الیگزینڈر کے سامنے بڑے دعوے سے کہہ رہا تھا کہ اس انجکشن سے صرف تمہاری زبان حرکت کرے گی جسم نہیں''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران ہنس پڑا۔

''قدرت کے ہر کام میں ضرور کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے۔ انجکشن کے بارے میں پراڈ نے خود بتایا تھا کہ وہ مجھے وائٹا تھری لگائے گا۔ اس انجکشن کے لگنے سے فوری طور پر زبان ہی حرکت کرتی ہے لیکن اگر اس انجکشن کے بارے میں معلومات ہوں اور اس کے لگتے ہی تیزی سے تھوک نگلا جائے تو انجکشن کا اثر پورے خون میں پہنچ جاتا ہے اور خون کی گردش تیز ہو جاتی ہے اور ایسا ہی ہوا تھا اور شاید یہ بات پراڈ کو معلوم نہ تھی اس لئے وہ مطمئن تھا

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

لیکن اس بار واقعی ہمیں انتہائی ذہانت سے ایک ایسے جال میں پھنسا لیا گیا تھا جس سے نکلنا تقریباً ناممکن تھا اور کرنل الیگزینڈر نے ہمیں ہر صورت میں ہلاک کر دینا تھا۔ یہ تو ہماری قسمت اچھی تھی اور قدرت بھی ہماری مددگار تھی جو ہم ایک بار پھر یقینی موت سے بچ گئے ہیں ورنہ ہم سب کی آنکھیں قبر میں ہی کھلی تھیں وہ بھی منکر اور نکیر کو حساب کتاب دینے کے لئے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا

"اس پراڈ کو ہوش میں لے آؤ۔ یہی اس ڈرامے کا اصل کردار ہے۔ اس سے اصل سپر سٹور کا راستہ معلوم ہو گا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے تنویر کو اشارہ کیا تو تنویر تیزی سے پراڈ کی طرف بڑھا۔ اس نے اسے فرش سے اٹھایا اور ایک کرسی پر بے دردی سے پھینک دیا۔ دوسرے لمحے تنویر کا زوردار تھپڑ پراڈ کی جبڑے پر پڑا اور پھر تو جیسے تنویر کے ہاتھ بجلی سے بھی زیادہ رفتار سے چلنے لگے۔ چار پانچ تھپڑوں کے ساتھ ہی پراڈ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور تنویر پیچھے ہٹ گیا۔ پراڈ کے منہ کے دونوں کونوں سے خون کی لکیریں نکلنے لگی تھیں اور چہرے پر تکلیف اور کرب کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"مسٹر ماسٹر مائنڈ۔ اب شرافت سے وہ راستہ بتا دو جو سپر سٹور تک یہاں سے جاتا ہو ورنہ میرے ساتھی ایک لمحے میں تمہاری ساری ذہانت تمہاری ناک کے راستے باہر نکالنے پر تلے ہوئے

ہیں"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں پراڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تت۔ تت۔ تم سب ٹھیک کیسے ہو گئے۔ کک۔ کک۔ کیسے ہو گئے۔ نہیں یہ ناممکن ہے۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے"...... پراڈ نے کراہتے ہوئے کہا وہ حیرت کی شدت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا۔

"ابھی تمہاری ذہانت سن بلوغت تک نہیں پہنچی ہے۔ اس لئے ایسے سوال نہ پوچھو ورنہ میرے ساتھی شرما جائیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کک۔ کک۔ کیا مطلب"...... پراڈ اس قدر حیرت زدہ تھا کہ اسے اپنی تکلیف بھی بھول گئی تھی۔

"مطلب کی بات تم کرو۔ اور بتاؤ کہ یہاں سے سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کا راستہ کس طرف ہے اور یہ بھی سن لو اگر اب تم نے ذہانت کا استعمال کرنے کی کوشش کی تو پھر راستہ تو ہم ڈھونڈھ ہی لیں گے لیکن تمہاری ایک ایک ہڈی ہزار جگہوں سے شکستہ ہو جائے گی"...... عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"ادھر سے کوئی راستہ نہیں جاتا۔ یقین کرو یہ حصہ بالکل علیحدہ ہے"...... پراڈ نے کہنا شروع کیا۔

"تنویر۔ اس کا دماغ درست کرو"...... عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوکے"...... تنویر نے جواب دیا اور تیزی سے پراڈ کی طرف

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

بڑھا۔

"رک جاؤ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ۔ میں دل کا مریض ہوں۔ میں تشدد برداشت نہیں کر سکتا ہوں"...... پراڈ نے بری طرح دہشت زدہ ہوتے ہوئے کہا اور عمران نے ہاتھ اٹھا کر تنویر کو روک دیا اور پھر پراڈ اس طرح شروع ہو گیا جیسے بٹن دبتے ہی ٹیپ ریکارڈر آن ہو جاتا ہے۔ اس کی باتیں سن کر عمران اور اس کے ساتھی ایک طویل سانس لے کر رہ گئے۔

"یہ تو نئے سرے سے مشن مکمل کرنے والی بات ہو گئی ہے۔ اتنی مشکلوں سے ہم یہاں پہنچے ہیں اب اس پراڈ کے کہنے کے مطابق ہمیں کارمک پہاڑیوں میں جا کر مشن مکمل کرنا پڑے گا جہاں ایک ایئر چیک پوسٹ بھی موجود ہے"...... پراڈ کی ساری باتیں سننے کے بعد جولیا نے کہا۔

"مشن تو ہم نے مکمل کرنا ہے۔ جب تک مشن مکمل نہیں ہوتا اس وقت تک ہماری کوششیں جاری رہیں گے اور جس طرح ہم نے شوالا کی کوبرا میزائل فیکٹری تباہ کی ہے اور یہاں تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے ہیں اسی طرح ہم کارمک پہاڑی تک بھی پہنچ ہی جائیں گے جس میں اصل سپر سٹور اور اس کے اوپر میزائل اسٹیشن ہے"...... صدیقی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس کے لئے ہمیں پھر سے تگ و دو کرنی پڑے گی"۔ چوہان نے کہا۔

"ظاہر سی بات ہے۔ بغیر تگ و دو کئے ہم وہاں کیسے پہنچ سکتے ہیں۔ اب یہ ہماری قسمت ہے کہ ہماری یہ تگ و دو بھی کامیاب ہوتی ہے یا نہیں یا پھر ہم دشمنوں کے کسی اور ٹریپ میں پھنس جائیں گے"...... خاور نے کہا۔

"کوئی بھی ٹریپ ہو عمران صاحب کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتا ہے۔ یہ ہر ٹریپ کو توڑنے اور اس سے بچ نکلنے کا فن جانتے ہیں"...... چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سارے فن جانتا ہوں بس ایک ہی فن ایسا ہے جس میں مجھے ہمیشہ ناکامی کا ہی سامنا کرنا پڑا ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ کون سا فن ہے جس میں آپ کو ناکامی ہوتی ہے عمران صاحب"...... صالحہ نے چونک کر کہا۔ باقی سب بھی چونک کر عمران کی طرف دیکھ رہے تھے۔

"یہی کہ میں کسی طرح سے جولیا کے لئے تنویر کے ٹریپ کو ناکام کر سکوں"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو وہ سب ہنس پڑے جبکہ تنویر برے برے منہ بنانے لگا۔

"موقع محل دیکھتے نہیں اور شروع ہو جاتے ہو"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"ان ویران اور بے آباد پہاڑیوں میں موقع اور محل کہاں سے تلاش کروں"...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

"اب کیا کرنا ہے باس"...... ٹائیگر نے کہا۔

"صفدر کو خطبہ نکاح یاد ہو تو کچھ کروں۔ جب تک یہ خطبہ یاد نہیں کر لیتا اس وقت تک ظاہر ہے ٹھنڈی سانسیں بھرنے کے اور میں کر بھی کیا سکتا ہوں"...... عمران نے کہا تو ان سب کی ہنسی تیز ہو گئی۔

"میں مشن کی بات کر رہا ہوں باس"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شادی کرنا بھی تو مشن ہی ہے۔ بگ مشن جو قسمت سے ہی پورا ہوتا ہے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران کے ذہن میں مشن مکمل کرنے کا کوئی لائحہ عمل نہ تھا اسی لئے وہ ادھر ادھر کی باتیں کر رہا تھا اور اس کی بات کا جواب نہ دے رہا تھا۔ اچانک عمران چونک پڑا۔

"صدیقی، یہ سموئیل تمہارے قد و قامت کا ہے"...... عمران نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

"جی ہاں۔ کیوں"...... صدیقی نے چونک کر کہا۔

"کرنل الیگزینڈر نے باہر جا کر چیف سیکرٹری سر آسٹن کو کال کیا تھا۔ اس نے یقیناً چیف سیکرٹری کو یہاں بلایا ہو گا اور وہ کسی بھی وقت یہاں آ سکتا ہے تم اس کا میک اپ کر لو پھر تم باہر جا کر چیف سیکرٹری کا استقبال کرنا اور اسے لے کر یہاں آ جانا۔ اب ہم اس کے ذریعے اپنا مشن مکمل کریں گے"...... عمران نے کہا تو وہ

سب چونک پڑے۔

"چیف سیکرٹری کے ذریعے مشن مکمل کریں گے۔ کیا مطلب"۔ جولیا نے کہا۔

"یہ وقت تفصیل بتانے کا نہیں ہے۔ سموئیل کے چہرے پر مجھے ماسک میک اپ دکھائی دے رہا ہے۔ ان کے چہرے پر سے ماسک اتار کر اپنے چہرے پر لگاؤ۔ میں تمہارا چہرا تھپتھپا کر تمہیں سموئیل بنا دیتا ہوں"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

چیف سیکرٹری کرانس کا خصوصی ہیلی کاپٹر جب بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کے ریڈ سرکل میں سپیشل ہیلی پیڈ پر لینڈ ہوا تو وہاں پہاڑی پر پانچ چھ مسلح افراد جن کا تعلق ٹارج ایجنسی سے تھا بڑے مستعد اور چوکنا انداز میں کھڑے تھے۔ چیف سیکرٹری کے ساتھ ہی ان کے خصوصی محافظوں کا ایک ہیلی کاپٹر بھی ساتھ ہی اترا تھا جس میں سے دس مسلح گارڈز باہر نکل کر چیف سیکرٹری کے گرد پھیل گئے۔ اسی لمحے ایک طرف کھڑا ہوا نوجوان تیزی سے چیف سیکرٹری کی طرف بڑھا۔

"جناب میرا نام سموئیل ہے اور میں چیف کرنل الیگزینڈر کا نائب ہوں"...... اس نوجوان نے آگے بڑھ کر بڑے مؤدبانہ انداز میں چیف سیکرٹری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہونہہ۔ مگر تمہارا چیف یہاں ہمارے استقبال کے لئے خود کیوں نہیں آیا"...... چیف سیکرٹری نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا ان

کے چہرے پر ناراضگی کے واضح آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"جناب وہ بے حد مصروف ہیں اس لئے انہوں نے مجھے آپ کے استقبال کے لئے بھیجا ہے"...... سموئیل نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو اس نانسنس کے پاس چیف سیکرٹری کا استقبال کرنے کا وقت نہیں ہے میں اس کے خلاف انتہائی سخت ایکشن لوں گا"...... چیف سیکرٹری کو اور زیادہ غصہ آ گیا۔

"تشریف لائیں جناب تاکہ آپ خود پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہلاک ہوتے دیکھ سکیں"...... سموئیل نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو چیف سیکرٹری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو وہیں رکنے کا کہا اور پھر وہ سموئیل کی رہنمائی میں آگے بڑھ گیا۔

"یہ انہونی کیسے ہو گئی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو آج تک کوئی اس طرح گرفتار نہیں کر سکا تو یہ کارنامہ کرنل الیگزینڈر نے کیسے سر انجام دے دیا"...... چیف سیکرٹری نے سموئیل کے ساتھ سرنگ میں چلتے ہوئے کہا۔

"جناب تفصیل تو آپ کو چیف کرنل الیگزینڈر صاحب ہی بتائیں گے"...... سموئیل نے جواب دیا اور چیف سیکرٹری ہونٹ بھینچے آگے بڑھ گئے۔ سموئیل انہیں ان سرنگوں سے گزار کر ایک بڑے ہال میں لے آیا اور چیف سیکرٹری اندر داخل ہوتے ہی بری طرح

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

ٹھٹھک گئے۔

''خوش آمدید چیف سیکرٹری صاحب''...... اچانک ہال کے ایک کونے سے ایک نوجوان نے آگے بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''تت۔ تت۔ تم کون ہو۔ کک کک۔ کیا مطلب اور یہ کرنل الیگزینڈر اور لیڈی مارتھا دونوں اس حالت میں۔ کیا ہوا ہے انہیں''...... چیف سیکرٹری نے بری طرح گھبرائے ہوئے کہا ان کی ساری اکڑفوں غائب ہو گئی تھی۔ کیونکہ سامنے ہی کرسیوں پر کرنل الیگزینڈر، پراڈ اور لیڈی مارتھا رسیوں سے بندھے ہوئے تھے۔ لیکن ان کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔

''مجھ ناچیز کو علی عمران ایم ایس سی ڈی ایس سی (آکسن) کہتے ہیں۔ شاید آپ نے کبھی میرا نام سنا ہو''...... اس نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا اور چیف سیکرٹری یہ تعارف سن کر اس بری طرح اچھلے کہ گرتے گرتے بچے۔

''تت۔ تت۔ تم علی عمران اور یہاں۔ مم۔ مگر مجھے کرنل الیگزینڈر نے کہا تھا کہ تمہیں بے بس کر لیا گیا ہے''...... چیف سیکرٹری کا چہرہ پسینے میں ڈوب سا گیا۔

''کرنل الیگزینڈر نے آپ کو درست رپورٹ دی تھی لیکن بعد کی صورت حال آپ کے سامنے ہے''...... عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا تو چیف سیکرٹری کا رنگ بدل گیا۔

''تم یہاں سے بچ کر نہیں جا سکتے ہو عمران۔ میں اپنے ساتھ

مسلح افراد لایا ہوں اور باہر ٹارج ایجنسی کے مسلح افراد بھی موجود ہیں''...... چیف سیکرٹری نے غصے اور پریشانی کے عالم میں کہا۔

''باہر ٹارج ایجنسی کے افراد نہیں میرے ساتھی ہیں جناب۔ آپ کو اپنے ساتھ آئے گارڈز کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میرے ساتھیوں نے اب تک انہیں گہری اور ہمیشہ کی نیند سلا دیا ہو گا''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ۔ لل لل۔ لیکن یہ سب ہوا کیسے۔ کاش میں اس کرنل الیگزینڈر کی کال پر یہاں نہ آتا''...... چیف سیکرٹری نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''یہ سب تفصیلات آپ کرنل الیگزینڈر اور لیڈی مارتھا سے معلوم کر لیں۔ ان بہادروں نے واقعی اس بار بڑی محنت کی تھی لیکن اب ان کی قسمت نے ہی ان سے وفا نہ کی تو یہ بے چارے بھلا کیا کر سکتے تھے''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''اب تم کیا چاہتے ہو''...... چیف سیکرٹری نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''مجھے اور میرے ساتھیوں کو تم نے کارمک پہاڑی تک پہنچانا ہے جہاں کوبرا میزائل فیکٹری کے بنے ہوئے کوبرا میزائل موجود ہیں اور اس سٹور کے اوپر میزائل اسٹیشن ہے۔ یہ کام آپ اپنے خصوصی ہیلی کاپٹر سے آسانی سے کر سکتے ہیں۔ اگر آپ نے یہ کام کر دیا تو میں آپ کو کرنل الیگزیندر اور لیڈی مارتھا کو زندہ چھوڑ

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

دوں گا تاکہ آئندہ بھی ملاقات کا سکوپ باقی رہے''...... عمران نے کہا اور چیف سیکرٹری بری طرح ہونٹ کاٹنے لگا۔

''نہیں۔ میں ملک سے غداری نہیں کر سکتا۔ میں تمہیں کارمک پہاڑی تک نہیں لے جاؤں گا۔ کبھی نہیں''...... چیف سیکرٹری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تو پھر آپ کے ساتھ لیڈی مارتھا اور کرنل الیگزینڈر بھی زندہ نہیں رہیں گے''۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''مجھے مرنا منظور ہے لیکن میں تمہیں کارمک پہاڑی تک نہیں لے جاؤں گا''...... چیف سیکرٹری نے اسی طرح انتہائی سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے تو پھر پہلے آپ کے سامنے میں لیڈی مارتھا اور کرنل الیگزینڈر کو ہلاک کرتا ہوں۔ اس کے بعد آپ کی باری آئے گی''...... عمران نے کہا اور جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس کا رخ اس نے کرنل الیگزینڈر کی طرف کر دیا۔ چیف سیکرٹری نے بے بسی اور انتہائی پریشانی کے عالم میں ہونٹ بھینچ لئے۔

''سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن تو ہم تباہ کر کے ہی رہیں گے آپ ہمارا ساتھ دیں یا نہ دیں''...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔ وہ آگے بڑھا اور پھر اس سے پہلے کہ چیف سیکرٹری سر آسٹن کچھ سمجھتے عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور چیف سیکرٹری چیختے ہوئے اچھل کر منہ کے بل زمین پر جا گرے۔ عمران کی لات بجلی کی سی

تیزی سے گھومی اور گر کر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے چیف سیکرٹری ایک بار پھر چیختے ہوئے زمین پر گرے اور ساکت ہو گئے۔ وہ بے ہوش ہو چکے تھے۔

''یہ کیا۔ تم نے اسے بے ہوش کیوں کیا ہے۔ تم نے تو کہا تھا کہ ہم اس کی مدد سے اپنا مشن مکمل کریں گے''...... جولیا نے کہا۔

''یہ آسانی سے ماننے والوں میں سے نہیں ہے۔ کارمک پہاڑی تک لے جانے کی بجائے اس نے مرنا قبول کر لیا تھا اس لئے اس سے مزید بات کرنا بے کار تھا البتہ ہمارے لئے ایک آسانی ہو گئی ہے۔ یہ اپنے خصوصی ہیلی کاپٹر پر آیا ہے۔ ہم اس کے ہیلی کاپٹر پر کارمک پہاڑی کی طرف جائیں گے اور اپنا مشن مکمل کریں گے''۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''کیا اس کے ہیلی کاپٹر کو پہاڑی کے قریب جانے دیا جائے گا۔ پراڈ نے بتایا تھا کہ سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کو مکمل طور پر سیلڈ کر دیا گیا ہے۔ وہاں ایئر چیک پوسٹ بھی ہے اور سوائے ٹارج ایجنسی یا فوج کے ہیلی کاپٹروں کے وہاں کسی دوسرے ہیلی کاپٹروں کو نہیں آنے دیا جاتا چاہے وہ اس ملک کے پرائم منسٹر کا ہی ہیلی کاپٹر کیوں نہ ہو اور یہ تو محض چیف سیکرٹری کا ہیلی کاپٹر ہے''...... جولیا نے کہا۔

''اس ہیلی کاپٹر کے ذریعے ہم کارمک پہاڑی تک نہیں لیکن اس کے قریب تو پہنچ ہی سکتے ہیں۔ ہمارے لئے سب سے پہلے اس

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

ایئر بیس پر قبضہ کرنا ہے جہاں جنگی طیارے اور گن شپ ہیلی کاپٹر موجود ہیں۔ اس پر قبضہ کئے بغیر ہمارے لئے سپر سٹور تک پہنچنا ناممکن ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر تم کیا کرنا چاہتے ہو''...... جولیا نے کہا۔

''ایئر چیک پوسٹ پر تم اور صالحہ جا کر قبضہ کرو گی اور اس کے بعد ہم اپنا مشن پورا کریں گے''...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ان تینوں کا کیا کرنا ہے۔ کیا انہیں گولیاں مار کر یہیں چھوڑ دیا جائے''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ ابھی انہیں زندہ رہنے دو۔ ہم احتیاطاً چیف سیکرٹری، کرنل الیگزینڈر اور لیڈی مارتھا کو اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ ضرورت کے وقت ہو سکتا ہے یہ ہمارے کام آ جائیں۔ جوانا تم چیف سیکرٹری کو اٹھاؤ اور اوپر لے چلو۔ جوزف کرنل الیگزینڈر کو اٹھا لے گا اور جولیا تم لیڈی مارتھا کو اٹھا لو۔ یہ ہلکی پھلکی سی ہے۔ اسے اٹھانے میں تمہیں کوئی مسئلہ نہ ہو گا''...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ان چاروں کے سوا باقی سب باہر موجود تھے۔ ان کا اسلحہ اور تھیلے وہیں مل گئے تھے جو اب ان کی کمروں پر دکھائی دے رہے تھے۔ اس لئے عمران بے حد مطمئن دکھائی دے رہا تھا۔ جوانا نے چیف سیکرٹری کو اور جوزف نے کرنل الیگزینڈر کو اٹھا لیا جب کہ جولیا نے لیڈی مارتھا کو اٹھا کر اپنے کاندھے پر ڈالا

اور پھر وہ سب وہاں سے نکلتے چلے گئے۔ عمران خالی ہاتھ تھا۔ پھر وہ ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے باہر آ گئے جہاں ان کے ساتھی موجود تھے اور انہوں نے چیف سیکرٹری کے ساتھ آئے ہوئے مسلح گارڈز کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا تھا اور ان کی لاشیں اندر غار میں پہنچا دی تھیں۔ عمران نے باقی ساتھیوں کو اپنا پلان بتایا اور پھر انہوں نے چیف سیکرٹری، لیڈی مارتھا اور کرنل الیگزینڈر کو ہیلی کاپٹر میں ڈالا اور پھر سب ہیلی کاپٹر میں سوار ہوتے چلے گئے۔ صفدر نے پائلٹ کو بھی ہیلی کاپٹر سے نکال کر گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا اور خود پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا تھا۔ عمران سائیڈ سیٹ پر بیٹھا تو اس کے اشارے پر صفدر نے ہیلی کاپٹر کا انجن اسٹارٹ کیا تو اس کے پنکھے آہستہ آہستہ گردش کرنا شروع ہو گئے۔ جب پنکھوں کی گردش تیز ہوئی تو صفدر نے ہیلی کاپٹر کو آہستہ آہستہ اوپر اٹھانا شروع کر دیا۔ ہیلی کاپٹر کچھ ہی دیر میں مخصوص پہاڑیوں تک پہنچ گیا جس کی تفصیل انہیں براڈ سے معلوم ہوئی تھی۔

''بس۔ ہیلی کاپٹر کو یہاں نیچے کسی صاف جگہ پر اتار لو۔ اس سے آگے جانا ہمارے لئے نقصان کا باعث بن سکتا ہے۔ یہاں سے ہم آگے پیدل مارچ کریں گے''...... ایک مخصوص پوائنٹ پر پہنچ کر عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے ایک خالی جگہ دیکھ کر ہیلی کاپٹر وہاں اتارنا شروع کر دیا۔ کچھ ہی دیر میں ہیلی کاپٹر لینڈ کر گیا۔ عمران نے بلندی سے دیکھ لیا تھا

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

کہ کارمک پہاڑی اس علاقے سے ایک کلو میٹر دور تھی جس کا رنگ خاکی تھا۔ اس پہاڑی کی طرف دشوار گزار راستہ تھا اس لئے یہاں کوئی نفری موجود نہ تھی۔ ہیلی کاپٹر کے لینڈ کرتے ہی وہ سب نیچے اتر آئے۔ چیف سیکرٹری، کرنل الیگزینڈر اور لیڈی مارتھا کو انہوں نے ہیلی کاپٹر میں ہی پڑا رہنے دیا اور وہ خود تیزی سے آگے بڑھنے لگے پھر کچھ سوچ کر عمران رک گیا۔

”کیا ہوا“...... جولیا نے رکتے دیکھ کر کہا۔

”تم سب آگے چلو۔ میں ابھی آتا ہوں“...... عمران نے کہا اور پھر مڑ کر تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ واپس آ گیا۔

”کیا کرنے گئے تھے کیا ان تینوں کو گولیاں مار آئے ہو“۔ جولیا نے اسے واپس آتے دیکھ کر کہا۔

”نہیں۔ عمران صاحب نے انہیں ہلاک کرنا ہوتا تو پہلے ہی کر دیتے۔ مجھے لگ رہا ہے عمران صاحب ہیلی کاپٹر میں کچھ گڑبڑ کر آئے ہیں تاکہ اگر ان تینوں میں سے کسی کو ہوش آ جائے تو وہ ہیلی کاپٹر کو لے کر یہاں سے فرار نہ ہو جائیں“...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اس کی مسکراہٹ دیکھ کر وہ سمجھ گئے کہ کیپٹن شکیل کا تجزیہ درست ہے۔ وہ سب ایک بار پھر آگے بڑھنا شروع ہو گئے۔ کھائیوں اور چٹانوں سے اٹے دشوار گزار راستوں سے گزرتے ہوئے وہ ایک پہاڑی کے اوپر چڑھنے لگے۔

راستے میں انہیں تقریباً چار پانچ مسلح افراد سے واسطہ پڑا۔ ان میں صرف ایک جاگ رہا تھا لیکن اس کا رخ دوسری طرف ہی تھا۔ اس جاگتے ہوئے فوجی پر حملہ کرنے میں ٹائیگر کا ساتھ تنویر نے بھی دیا تھا اور پھر وہ اس پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے۔ رات چونکہ آدھی سے زیادہ گزر چکی تھی اور شاید جگہ جگہ لگائی ہوئی تیز سرچ لائٹوں کی وجہ سے تمام فوجیوں نے یہ سمجھ لیا تھا کہ ان تیز روشنیوں کی وجہ سے کوئی اوپر آنے کی ہمت ہی نہیں کر سکتا اس لئے وہ راتوں کو سوتے جاگتے وقت گزارتے تھے اور وہ پوری طرح ہوشیار نہ تھے اس لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کا شکار ہو گئے۔

”یہ ہے ائیر چیک پوسٹ۔ جولیا اور صالحہ۔ اب تم دونوں نے اوپر جانا ہے اور جب تک میرا کاشن نہ ملے تم نے کام کا آغاز نہیں کرنا۔ باقی جو کچھ کرنا ہے وہ میں نے تمہیں اچھی طرح سمجھا دیا ہے“...... عمران نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور جولیا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ انتہائی محتاط اور آہستگی سے دیواروں سے چمٹ کر آہستہ آہستہ اوپر چڑھتی چلی گئیں۔ عمران اور اس کے ساتھی وہیں چٹانوں میں ہی دبک کر بیٹھ گئے کیونکہ اس سارے مشن میں سب سے کٹھن مرحلہ ہی یہی تھا کہ جولیا اور صالحہ ائیر چیک پوسٹ پر قبضہ کر لیں۔

اگر وہ اس میں ناکام ہو جاتی تو پھر عمران کو کچھ اور سوچنا پڑتا

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

اس لئے وہ ان کی طرف سے کاشن کے انتظار میں تھا۔ جولیا اور صالحہ انتہائی احتیاط سے کام لے رہی تھیں تاکہ ان کے اوپر چڑھنے کی وجہ سے اوپر کوئی پتھر نہ لڑکھ جائے جس سے اوپر موجود مسلح افراد چونک پڑیں اور پھر تھوڑی دیر بعد انہوں نے جولیا کو سانپ کی طرح رینگ کر چیک پوسٹ کے چاروں طرف سے کھلے ہوئے حصے میں غائب ہوتے دیکھا تو انہوں نے سانس روک لئے۔ دوسرے لمحے صالحہ بھی اوپر جا کر ان کی نظروں سے غائب ہو گئی اور پھر دس منٹ بعد عمران کی کلائی میں بندھی ہوئی گھڑی میں چھ کا ہندسہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

عمران نے مسکراتے ہوئے ونڈ بٹن کو انگلی سے دبا دیا اور جلتا بجھتا ہوا ہندسہ تاریک ہو گیا۔ یہ مخصوص کاشن تھا کہ جولیا اور صالحہ نے ایئر چیک پوسٹ پر قبضہ کر لیا ہے اور اس کے ساتھ ہی عمران نے ہاتھ اٹھا کر اپنے ساتھیوں کو مخصوص اشارہ کیا اور اس کے بعد وہ جھکے جھکے انداز میں چلتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ وہ سب انتہائی محتاط انداز میں آگے بڑھ رہے تھے۔ یہاں نسبتاً کم روشنی تھی کیونکہ روشنی کا سب سے زیادہ انتظام نچلے حصے میں کیا گیا تھا۔ ان کے خیال کے مطابق شاید یہاں کوئی نہیں پہنچ سکتا تھا۔ عمران جانتا تھا کہ سب سے زیادہ فوجی پہاڑی کے اس حصے کی طرف تعینات کئے گئے ہوں گے جہاں سے اوپر جانے کے لئے باقاعدہ راستے تھے۔ اس لئے عمران اس چیف سیکرٹری کے سپیشل ہیلی کاپٹر کے ذریعے

اس پہاڑی تک پہنچا تھا جہاں سے وہ پیدل اس طرف آیا تھا۔ یہ ساری جگہ ایسی تھی جہاں کہیں کہیں کوئی فوجی تعینات تھا اور نہ ہی اس علاقے کو زیادہ کور کیا گیا تھا۔ آگے کارمک پہاڑی تھی جہاں اس پہاڑی سلسلے کے چپے چپے پر فوجی پھیلے ہوئے تھے۔

تھوڑا سا آگے بڑھنے کے بعد وہ اب ڈھلوان پر پہنچ گئے تھے۔ آگے جھاڑیاں تھیں۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا تو اس کے ساتھی فوراً جھاڑیوں میں دبک گئے جبکہ عمران زمین پر لیٹ کر آور کرالنگ کرتا ہوا آہستہ آہستہ نیچے اترتا چلا گیا۔ چونکہ یہ ڈھلوان تھی اس لئے یہاں بے حد احتیاط کی ضرورت تھی کیونکہ پتھر اگر کھسک کر نیچے گرتے تو یقیناً نیچے وادی میں دھماکے سے جا گرتے اور اس قدر آواز پیدا ہوتی کہ شاید سارے فوجی ہی ادھر متوجہ ہو جاتے۔ آدھی ڈھلوان تک درخت بھی موجود تھے اس کے بعد خالی جگہ تھی۔ وادی میں درخت اور جھاڑیاں اس طرح صاف کر دی گئی تھیں کہ وہاں صرف چھوٹی چھوٹی گھاس کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ عمران کے ساتھی بھی انتہائی احتیاط سے اس کے پیچھے آ رہے تھے۔ یہاں فوجی موجود نہ تھے شاید یہاں فوجیوں کو رکھنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی گئی تھی اور واقعی موجودہ حالات میں اس کی ضرورت بھی نہ تھی۔ عمران جانتا تھا کہ ایئر چیک پوسٹس پر موجود تمام افراد کی نظریں وادی پر جمی ہوئی ہوں گی اور وادی کی جو پوزیشن تھی آدمی تو آدمی وہاں اگر خرگوش بھی دوڑتا تو وہ بھی ا دور سے صاف نظر آ سکتا

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ اس جگہ تک پہنچ گئے جہاں سے آگے خالی ڈھلوان جگہ تھی۔

"عمران صاحب۔ اس بار ٹارج ایجنسی واقعی فول پروف اور ناقابل تسخیر انتظامات کئے ہیں"...... صفدر نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ یہ انتظامات واقعی ناقابل تسخیر ہیں"...... نعمانی نے کہا۔

"کوئی چیز ناممکن نہیں ہوتی نعمانی۔ ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا۔ انتظامات جس قدر سخت ہوں۔ اس قدر ہی ان کے اندر خلاء بھی موجود ہوتے ہیں اور میں کوئی ایسا خلاء تلاش کر رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیوں نہ ہم گھوم کر سامنے والے حصے پر چلے جائیں اور وہاں سے نیچے اتریں۔ اس طرح وادی کو کراس نہ کرنا پڑے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ اس میں کافی وقت لگ جائے گا۔ بہت لمبا چکر کاٹنا پڑے گا اور کسی بھی جگہ پر ہم پھنس بھی سکتے ہیں۔ جو کچھ کرنا ہے یہیں سے کرنا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور سب ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئے۔ پھر کچھ دیر تک مکمل خاموشی طاری رہی۔

"اوکے۔ اب واقعی ڈائریکٹ ایکشن کے سوا اور کوئی چارہ نہیں

ہے۔ ہم لوگ تیزی سے نیچے اتریں گے اور پھر وادی میں جھکے جھکے انداز میں دوڑتے ہوئے سامنے والی پہاڑی کے دامن میں پہنچ جائیں گے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ لوگ ہم پر فوری طور پر فائر نہ کھولیں گے۔ وہ پہلے چیک کریں گے۔ سوچیں گے اور پھر کوئی فیصلہ کریں گے اور جب تک وہ کوئی فیصلہ کریں گے ہم سامنے والی پہاڑی میں واقع اس سپر سٹور کے سامنے پہنچ جائیں گے۔ وہاں پہنچتے ہی ایکشن شروع ہو جائے گا اور اس ایکشن کے تحت ٹائیگر، جولیا اور صالحہ کو ایکشن کو کاشن دے گا۔ جوزف جنگل میں نصب کی گئیں مشین گنوں کو ڈی چارجر کر کے فائر کھول دے گا جبکہ تنویر اور چوہان وادی میں موجود تمام سرچ لائٹوں کو فائر کر کے تباہ کر دیں گے اور میں سٹور کے دروازے کو کھولنے کے لئے کام شروع کر دوں گا۔ یہ سب کام اکٹھے شروع ہوں گے۔ اس کے ساتھ ہی تم سب نے سائیڈوں پر موجود چٹانوں پر بم مار کر چٹانوں کو لرزا دینا ہے تاکہ وہاں ایسے رخنے وجود میں آ جائیں جن کی تم سب لوگ اوٹ لے کر اوپر سے ہونے والی فائرنگ سے وقتی طور پر بچ سکو"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"واپسی کے بارے میں آپ نے کیا پلاننگ کی ہے عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"ہماری واپسی اسی راستے سے ہو گی جس راستے سے ہم آئے تھے۔ اس کے لئے میں نے صدیقی کو تفصیلی ہدایات دے دی ہیں۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

جیسے ہی میں سپر سٹور کی تباہی کا اعلان کروں گا صدیقی سکیورٹی کی توجہ ہٹانے کے لئے بلیک میگا بم فائر کر دے گا اور ہم فوری طور پر اس راستے میں داخل ہو جائیں گے‘‘...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’ٹھیک ہے‘‘...... صفدر اور دوسرے ساتھیوں نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنی کلائی سے ریسٹ واچ اتار کر ٹائیگر کو دے دی۔

’’یہ واچ ٹرانسمیٹر تم سنبھال لو۔ تم نے اس سے جولیا اور صالحہ کو کاشن دینا ہے‘‘...... عمران نے ریسٹ واچ ٹائیگر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے گھڑی عمران سے لے کر اپنی کلائی پر باندھ لی۔

’’تم اسے سنبھالو جوزف۔ تم نے اس سے جنگل میں فائرنگ آن کرنی ہے تاکہ سب لوگوں کی توجہ اس طرف ہو جائے‘‘۔ عمران نے جیب سے ایک ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکال کر جوزف کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور جوزف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے آلہ پکڑ لیا۔

’’تم سب لوگ پوری طرح ہوشیار رہو گے۔ اگر فائرنگ سے کوئی زخمی ہو جائے تو اسے بھی سنبھالنا ہو گا‘‘...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی پشت پر بندھا ہوا سیاہ رنگ کا تھیلا اتارا اس کی زپ کھول کر اس نے اس میں سے ایک نیلے رنگ

کے پسٹل کے مختلف پارٹس باہر نکالے اور پھر انہیں جوڑنا شروع کر دیا۔ اس کے بعد اس نے تھیلے کے اندر موجود ایک بند لفافہ نکال کر اس کو پھاڑا اور اس کے اندر موجود ایک چھوٹا سا سیاہ رنگ کا کیپسول نکال کر اس نے اسے نیلے رنگ کے پسٹل کے ایک خانے میں ڈال کر اسے بند کر دیا۔ اس کے بعد اس نے تھیلے میں سے ایک چھوٹا سا سپرے پمپ نکالا جس کے اندر سرخ رنگ کا سیال بھرا ہوا تھا جبکہ اس کے باقی ساتھیوں نے اپنی اپنی پشت پر موجود تھیلے اتار کر ان میں سے مخصوص نوعیت کے بم نکال کر اپنی جیبوں میں ڈال لئے۔

’’اوکے۔ اب اللہ کا نام لے کر مشن کا آغاز کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد کریں گے‘‘...... عمران نے سامان سمیٹتے ہوئے مسکرا کر کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

’’اس ڈھلوان پر دوڑ کر ہم نے نیچے اترنا ہے۔ یہاں چونکہ درخت کاٹے گئے ہیں اس لئے ان کے کچھ نہ کچھ حصے ابھی موجود ہیں اگر ہم احتیاط سے کام لیں تو ان حصوں کی وجہ سے ہم نیچے گرنے سے بچ بھی جائیں گے اور ہماری نیچے اترنے کی رفتاری بھی تیز ہو گی‘‘...... عمران نے کہا۔

’’کیوں نہ رولنگ پوزیشن میں نیچے جایا جائے‘‘...... چوہان نے کہا۔

’’نہیں۔ انہی کٹے ہوئے درختوں کے باقی حصوں نے ہمارے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

جسموں کے پرخچے اڑا دیتے ہیں''...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے وہ انتہائی تیز رفتاری سے اس ڈھلوان پر اترتا چلا گیا۔ اس کے پیچھے اس کے باقی ساتھی بھی اسی انداز میں نیچے اترنے لگے اور پھر تقریباً دو منٹ بعد ہی وہ سب ڈھلوان کے آخری حصے سے چھلانگیں لگا کر نیچے وادی میں اتر گئے۔

''تیز بھاگو زگ زیگ انداز میں''...... عمران نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے تحاشہ انداز میں وادی کی مخالف پہاڑی کی طرف دوڑ پڑے۔ ان کے بھاگنے کا انداز بالکل پہاڑی خرگوشوں جیسا تھا لیکن ابھی وہ درمیان میں ہی پہنچے تھے کہ یکلخت فضا میں تڑتڑاہٹ کی آوازیں گونجیں اور اس کے ساتھ ہی چوہان کے منہ سے کراہ نکل گئی۔ وہ ایک جھٹکا کھا کر لڑکھڑایا دوسرے لمحے سنبھل کر ایک بار پھر دوڑ پڑا جبکہ باقی ساتھی اسی رفتار سے دوڑتے چلے گئے۔ دوسری بار تڑتڑاہٹ کی تیز آوازیں سنائی دیں اور اس بار جوانا کی چیخ سنائی دی۔ جوانا کے بعد صفدر اور پھر جولیا کی چیخ کی آواز سنائی دی۔ عمران سب کچھ سن رہا تھا۔ اس نے ہونٹ بھینچ رکھے تھے۔ یہ اس کے ساتھیوں کی چیخیں تھیں لیکن اس نے اپنے کان بند کر لئے تھے۔ فائرنگ مسلسل جاری تھی اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے کئی گرم سلاخیں اس کی رانوں اور پنڈلیوں میں اتر گئی ہوں۔ اس کے جسم نے جھٹکے کھائے لیکن وہ رکا نہیں آگے

دوڑتا چلا گیا۔ فائرنگ تین اطراف سے مسلسل ہو رہی تھی لیکن وہ اب قدرے محفوظ ہو چکے تھے کیونکہ وہ چٹانوں کے بالکل قریب پہنچ گئے تھے اور پھر اس کے ساتھ ہی عمران کے ساتھیوں کے ایکشن کا آغاز ہو گیا۔

سٹک سٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی دھماکوں سے یکے بعد دیگرے تمام سرچ لائٹیں بجھتی چلی گئیں اور وادی میں اندھیرا چھا گیا۔ پھر بموں کے خوفناک دھماکے شروع ہوئے اور چٹانیں ہوا میں اڑتی ہوئی محسوس ہوئیں۔ اس کے ساتھ ہی دور سے تیز فائرنگ کی آوازیں مسلسل سنائی دینے لگیں۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے دو فوجیں آپس لڑ پڑی ہوں۔ چند سیکنڈ بعد اوپر آسمان پر میزائل چلنے کی آوازیں سنائی دیں اور پھر تین اطراف میں انتہائی خوفناک دھماکے ہوئے اور ان دھماکوں کے ساتھ ہی وادی میں ہونے والی فائرنگ بند ہو گئی۔ عمران نے اس دوران نیلے رنگ کے پسٹل کی نال اس تکونی چٹان کے درمیان رکھ کر اس کا ٹریگر دبا دیا۔ اس کے ہاتھ کو ایک زور دار جھٹکا لگا اس نے پسٹل ایک طرف پھینکا اور بجلی کی سی تیزی سے اس نے وہ سپرے پمپ نکالا اور اس کا باریک منہ چٹان میں نیلے پسٹل کے فائر سے ہونے والے سوراخ میں رکھ کر اس نے پمپ کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ دوسرے لمحے وہ تیزی سے پیچھے ہٹا۔ اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور یہ تکونی چٹان اڑ کر سالم کی سالم اس وادی میں آ گری۔ عمران نے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

جیب سے ایک سیاہ رنگ کا چپٹا پسٹل نکالا اور اس کا رخ دہانے کی طرف کر کے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ دہانے پر ایک لمحے کے لئے تیز شعلے سے ابھرے اور دوسرے لمحے شعلے بجھ گئے اور فضا میں ایسی بدبو سی پھیل گئی جیسے کچا چمڑا جلایا جا رہا ہو۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا بنڈل نکالا اور کسی ماہر باؤلر کی طرح ہاتھ گھما کر اس نے وہ بنڈل اندر پھینک دیا۔

''راستہ کھولو''...... عمران نے بنڈل پھینکتے ہی چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی ان سے کچھ فاصلے پر انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا اور وہ سب اس طرف کو دوڑ پڑے۔ دوسرے لمحے ایک ایک کر کے وہ اچھل اچھل کر غار کے دہانے میں داخل ہوئے اور تیزی سے آگے کی طرف دوڑتے چلے گئے۔ یہ سب کچھ صرف چند منٹوں میں ہی ہو گیا تھا۔ اس راستے میں گھپ اندھیرا تھا لیکن وہ سب اس طرح دوڑتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے جیسے وہ اس جگہ سے واقف ہوں۔ کچھ دور آگے بڑھنے کے بعد عمران رک گیا۔

''جولیا اور صالحہ کو کامیابی کا کاشن دے دو جوزف''...... عمران نے مڑ کر کہا۔

''جوزف زخمی ہو گیا ہے عمران صاحب۔ انہیں کاشن میں دیتا ہوں''...... کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔ اب گھپ اندھیرے میں انہیں ایک دوسرے کے ہیولے نظر آ رہے تھے۔

''اور کون کون زخمی ہوا ہے''...... عمران نے تیزی سے واپس

مڑتے ہوئے کہا۔

''چوہان بھی زخمی ہے''...... تنویر کی آواز سنائی دی۔ اس دوران کیپٹن شکیل نے آگے بڑھ کر جوزف کی کلائی پر بندھی ہوئی ریسٹ واچ اتارنی شروع کر دی۔

''یہ میں کر دیتا ہوں۔ تم باہر دہانے کا خیال رکھو''...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ تنویر نے چوہان کو نیچے لٹایا اور پھر وہ بھی کیپٹن شکیل کے پیچھے واپس مڑ گیا۔ عمران نے سب سے پہلے تو گھڑی کے ونڈ بٹن کو کھینچ کر مخصوص انداز میں کاشن دیا اور پھر اس نے ٹٹول کر جوزف کی حالت کو چیک کرنا شروع کر دیا اور دوسرے لمحے اس کا ذہن بھک سے اڑ گیا۔ جوزف کی حالت انتہائی تشویشناک تھی۔ اسے کئی گولیاں لگی تھیں اور اس کا سانس اکھڑ رہا تھا۔ اس نے کان اس کے سینے سے لگا دیئے اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں ہونے والے دھماکوں میں تیزی سے کمی آنا شروع ہو گئی۔ جوزف کا دل دھڑک رہا تھا۔ گو اس کی دھڑکن خاصی سست تھی لیکن بہرحال وہ دھڑک رہا تھا۔ جوزف زندہ تھا اور عمران کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔ اسی لمحے کسی کے دوڑنے کی آوازیں سنائی دیں۔

''عمران صاحب۔ بے شمار فوجی ہر طرف سے وادی میں اتر رہے ہیں اور انہوں نے غار کے دہانے کو چیک کر لیا ہے''۔ کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

”چلو جلدی کرو۔ تنویر کو بلاؤ اور ان دونوں کو لے کر اس سرنگ میں دوڑو“...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اسی لمحے تنویر بھی دوڑتا ہوا واپس آ گیا۔

”عمران ہمیں ہر طرف سے گھیر لیا گیا ہے۔ ان کی تعداد بے شمار ہے“...... تنویر نے تیز لہجے میں کہا۔

”تم جوزف اور اپنے دوسرے ساتھیوں کو اٹھا کر دوڑو۔ میں ان کا بندوبست کرتا ہوں۔ جلدی کرو“...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

”عمران صاحب۔ آپ“...... کیپٹن شکیل نے احتجاج بھرے لہجے میں کچھ کہنا چاہا۔

”جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو“...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر واپس دہانے کی طرف دوڑ پڑا۔ اس نے دہانے میں آ کر ایک لمحے کے لئے باہر کا جائزہ لیا۔ باہر واقعی بے شمار فوجی اکٹھے ہو رہے تھے اور چاروں طرف سے مسلسل وادی میں اترتے چلے آ رہے تھے۔ اسی لمحے اسے دور سے کسی کے چیخنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی عمران کے ذہن میں فوراً ایک خیال آیا تو اس کے لبوں پر مسکراہٹ سی دوڑ گئی۔ اب ان لوگوں کو روکنے کی ایک ترکیب اس کے ذہن میں آ گئی تھی۔ اس نے تیزی سے اپنے تھیلے سے ایک میگا پاور بم نکالا۔ میگا پاور بم کے ساتھ اس نے ایک ہینڈ گرنیڈ نکال لیا اور پھر اس نے اپنی قمیض کا دامن پھاڑا اور اس کی پٹی سی

بنا کر دونوں بموں کو ایک دوسرے سے جوڑنا شروع کر دیا۔ اس نے بموں کو پٹی سے اچھی طرح سے باندھا اور پھر اس نے ہینڈ گرنیڈ کی سیفٹی پن دانتوں سے کھینچی اور پھر اس نے بموں کو پوری قوت سے دہانے سے باہر اچھال کر وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا اپنے ساتھیوں کے پیچھے بڑھ گیا۔

اسی لمحے باہر وادی میں ایک کان پھاڑ دھماکہ سنائی دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ انسانی چیخوں کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔ ہینڈ گرنیڈ کے ساتھ بندھے ہوئے میگا بم نے وہاں بڑے پیمانے پر تباہی مچانے کے ساتھ ساری پہاڑیوں کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ مسلح فوجیوں کی بڑی تعداد کی ہلاکت دیکھ کر باقی فوجی آگے بڑھنے سے رک گئے۔ اندھیرے میں بھاگتا ہوا وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔ وہ اس قدر تیزی سے بھاگ رہا تھا جیسے اس کے پیروں میں مشین فٹ ہو گئی ہو۔ اب اس کی آنکھیں اندھیرے سے مانوس ہو چکی تھیں اس لئے اب اسے راستہ نظر آ رہا تھا اور پھر چند ہی لمحوں میں وہ اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا۔

”جلدی چلو۔ جلدی“...... عمران نے ان کے قریب پہنچ کر تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھپٹ کر کیپٹن شکیل کے کاندھے پر لدے ہوئے جوزف کو لے کر خود اٹھا لیا کیونکہ کیپٹن شکیل جس انداز میں چل رہا تھا اس سے صاف دکھائی دے رہا تھا کہ وہ خود بھی زخمی ہے اور وہ دیو قامت اور بھاری بھرکم جوزف کا

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

وزن اٹھا کر شاید مزید دس بارہ قدم بھی نہ چل سکے گا۔ تنویر بھی زخمی ہو کر گر چکا تھا۔ جوزف، جوانا اور فور سٹارز پہلے ہی ہٹ ہو چکے تھے۔ عمران اور کیپٹن شکیل ہی تھے جو ابھی تک تگ و دو کر رہے تھے۔ کیپٹن شکیل زخمی تھا لیکن عمران ابھی تک زخمی ہونے سے بچا ہوا تھا۔

”ہمت کرو کیپٹن شکیل۔ ہمت کرو۔ ہم پاکیشیا کی بقاء کی جنگ لڑ رہے ہیں“...... عمران نے کہا اور اس کے اس فقرے نے جیسے کیپٹن شکیل کے جسم میں نئی روح پھونک دی۔ اس کی رفتار یکلخت تیز ہو گئی۔ عمران اور کیپٹن شکیل نے سامنے نظر آنے والی پہاڑی کی طرف مسلسل میزائل فائر کرنا شروع کر دیئے۔ پراڈ کے کہنے کے مطابق یہی وہ پہاڑی تھی جس میں میزائل اسٹیشن تھا اور جس کے نیچے کوبرا میزائل کا سپر سٹور تھا۔ عمران اور کیپٹن شکیل نے میزائل گنوں سے پہاڑی کے نچلے حصے کو نشانہ بنانا شروع کر دیا تھا اور اس پہاڑی کے پرخچے اُڑتے جا رہے تھے۔ پھر پہاڑی میں ایک غار کا دہانہ دکھائی دیا تو عمران کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

”مجھے دہانہ مل گیا ہے۔ تم باہر سنبھالو میں اندر جا رہا ہوں“۔ عمران نے چیخ کر کہا اور پھر وہ مشین گن سے غار میں مسلسل فائرنگ کرتا ہوا اندر بڑھتا چلا گیا۔ کیپٹن شکیل نے فوراً ایک چٹان کی آڑ لی اور اردگرد کا جائزہ لینے لگا۔ وہاں ہر طرف لاشیں ہی لاشیں بکھری ہوئی تھیں۔ غار سے مسلسل فائرنگ کی آوازیں سنائی

دے رہی تھیں۔ شاید اندر موجود مسلح افراد اور عمران کے درمیان ٹھن گئی تھی۔ کیپٹن شکیل کو بے چینی سی ہو رہی تھی کیونکہ عمران غار میں اکیلا گیا تھا اور اس کے مقابلے میں نجانے کتنے مسلح افراد موجود تھے۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ عمران کی مدد کے لئے اس کے پیچھے اندر چلا جائے لیکن اس کا باہر رہنا بھی ضروری تھا۔

اسی لمحے اسے عقب میں ایک آواز سنائی دی۔ وہ زخمی شیر کی طرح پلٹا۔ اس نے مشین گن سیدھی کی اور انگلی ٹریگر پر جما دی۔ اسے عقب میں موجود چٹانوں کے پیچھے سے آواز سنائی دی تھی۔ اس کی نظریں اس چٹان کے پیچھے جم گئیں۔ اسی لمحے اس نے چٹان کے عقب سے ایک سر ابھرتے دیکھا تو اس کی نظریں اس سر پر جم گئیں اور اس نے مشین گن کی نال کا رخ اس سر کی طرف کر دیا۔ وہ ٹریگر دبانے ہی لگا تھا کہ اسی لمحے سر اوپر ہوا تو یہ دیکھ کر کیپٹن شکیل کے چہرے پر اطمینان آ گیا کہ چٹان کے پیچھے سے تنویر نے سر نکالا تھا جو شاید زخمی ہونے کے باوجود جھاڑیوں میں رینگتا ہوا اس طرف آ گیا تھا۔ کیپٹن شکیل نے اردگرد کا جائزہ لیا اور تیزی سے اٹھا اور جنگلی خرگوش کی طرح دوڑتا ہوا اس چٹان کی طرف بڑھا جس کے پیچھے تنویر موجود تھا۔ تنویر نے بھی اسے دیکھ لیا تھا۔

”تم ٹھیک ہو“...... کیپٹن شکیل نے چٹان کے قریب پہنچ کر تنویر سے پوچھا اور پھر یہ دیکھ کر اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کہ تنویر کی دونوں ٹانگیں زخمی تھیں اور اس کے دائیں کاندھے سے بھی

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

خون بہہ رہا تھا۔

’’میں ٹھیک ہوں‘‘...... تنویر نے کہا اور چٹان کے ساتھ کمر لگا کر بیٹھ گیا۔

’’تمہیں شاید تین گولیاں لگی ہیں‘‘...... کیپٹن شکیل نے اس کے زخموں کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

’’ہاں‘‘...... تنویر نے جواب دیا۔ خون کے زیادہ اخراج کی وجہ سے اس کی حالت کافی خراب ہو رہی تھی۔

’’باقی ساتھی کہاں ہیں‘‘...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

’’میں نے انہیں گھسیٹ گھسیٹ کر ایک غار میں چھپا دیا ہے۔ اس طرف کافی تعداد میں مسلح افراد ہیں لیکن مجھے یقین ہے کہ کسی کا اس غار کی طرف دھیان نہیں جائے گا وہ چٹانوں کے پیچھے اور خاص طور پر پہاڑیوں کے گرد ہمیں تلاش کر رہے ہیں۔ میں موقع ملتے ہی وہاں سے نکل آیا تھا‘‘...... تنویر نے جواب دیا۔

’’ٹھیک ہے۔ ہمیں چاروں طرف دھیان رکھنا ہے۔ عمران صاحب غار میں گئے ہیں۔ شاید یہ غار سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن میں داخل ہونے کا راستہ ہے۔ عمران صاحب اندر کارروائی کر رہے ہیں ہمیں باہر رہ کر ان کی حفاظت کرنی ہے‘‘...... کیپٹن شکیل نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ غار سے مسلسل فائرنگ کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں پھر تھوڑی ہی دیر میں انہیں عمران غار سے نکلتا دکھائی دیا۔

’’چلو۔ نکل چلو یہاں سے‘‘...... عمران نے غار سے باہر آتے ہی چیختے ہوئے کہا۔ اس نے چٹان کے پیچھے کیپٹن شکیل اور تنویر کی جھلک دیکھ لی تھی۔ وہ دوڑتا ہوا چٹان کی طرف آیا تو تنویر اور کیپٹن شکیل اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر وہ تیزی سے سامنے کی جانب دوڑتے چلے گئے۔ تنویر کی ٹانگ میں بھی گولی لگی تھی لیکن اس کے باوجود وہ بھاگ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوسری پہاڑی کے غار میں داخل ہو رہے تھے۔

’’یہ وہی غار ہے جہاں میں نے دوسرے زخمی ساتھیوں کو پہنچایا ہے‘‘...... تنویر نے کہا۔ اسی لمحے ان کے عقب میں خوفناک دھماکے ہوئے۔ اس قدر خوفناک دھماکے کہ ان کے جسم بے اختیار اس طرح آگے کی طرف ہوئے جیسے کسی دیو نے انہیں پیچھے سے دھکیل دیا ہو۔ وہ بری طرح لڑکھڑائے لیکن پھر سنبھل گئے۔ دھماکے مسلسل ہو رہے تھے۔ انتہائی خوفناک دھماکے۔ شاید اس طرف مسلح افراد موجود تھے اور انہوں نے انہیں اس غار کی طرف آتے دیکھ لیا تھا اور انہوں نے غار میں بم پھینکنے اور میزائل برسانے شروع کر دیئے تھے۔ انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس پہاڑی میں کوئی خفیہ آتش فشاں موجود تھا جو یکلخت پھٹ پڑا ہو۔ وہ مسلسل بھاگے چلے جا رہے تھے اور پھر اچانک آگے جاتا ہوا کیپٹن شکیل رک گیا۔ اس کا جسم ایک لمحے کے لئے جھولا اور پھر وہ زمین پر ڈھیر ہوتا چلا گیا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

''اوہ۔ اسے کیا ہوا''...... عمران نے اس کے قریب پہنچ کر کہا۔

''کیپٹن شکیل بھی زخمی ہے''...... تنویر نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ کیا تم اس کو اٹھا لو گے تنویر''...... عمران نے تنویر سے کہا۔

''ہاں۔ ہاں۔ میں اٹھا لوں گا''...... تنویر نے کہا اور جھک کر کیپٹن شکیل کو اٹھانے لگا۔ مگر دوسرے لمحے وہ بھی گھٹنوں کے بل گرا اور پھر ڈھیر ہوتا چلا گیا۔ وہ بھی ساکت ہو چکا تھا اور عمران اپنے زخمی اور بے ہوش ساتھیوں کے اس ڈھیر کے ساتھ حیرت سے بت بنا کھڑے کا کھڑا رہ گیا۔ اس کا ذہن اس سچویشن کی وجہ سے جیسے یکلخت ماؤف سا ہو گیا تھا۔ اسے بس اپنے عقب میں ہونے والے دھماکے سنائی دے رہے تھے اور پھر اسے اپنے جسم میں جیسے بے شمار گرم سلاخیں گھستی ہوئی محسوس ہوئی تھیں۔ شاید غار کے دہانے سے اندر فائرنگ کی گئی تھی اور پھر اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا وزن انتہائی تیزی سے بڑھنے لگ گیا ہو۔ پھر یہ وزن اس قدر بڑھ گیا کہ بے اختیار اس کے گھٹنے ٹیڑھے ہوئے اور دوسرے لمحے وہ زمین پر پڑے ہوئے اپنے ساتھیوں پر ڈھیر ہوتا چلا گیا اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن بھی گہری تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

جولیا اور صالحہ دونوں ائیر چیک پوسٹ سے نیچے اتر کر دوڑتی ہوئیں ایک کیبن کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ ان کے دوڑنے کی رفتار کافی تیز تھی۔ انہوں نے اوپر پہنچتے ہی منی میزائل گنوں سے وہاں موجود ائیر چیک پوسٹ کو تباہ کر دیا تھا اور انہیں واپسی کا کاشن بھی مل گیا تھا اور اس کاشن کے ملتے ہی وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے اس چیک پوسٹ سے نیچے اتریں۔ نیچے ایک قیامت سی برپا تھی۔ ہر طرف فوجی اور دوسرے مسلح افراد بے تحاشہ دوڑتے ہوئے وادی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ وہاں اس قدر سنگین حالات تھے کہ ان دونوں کی طرف کسی نے بھی توجہ نہ کی تھی۔ وادی سے دھماکوں اور فائرنگ کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے ان پہاڑیوں اور اس کے اردگرد کے علاقے پر کسی فوج نے ایٹمی میزائلوں سے حملہ کر دیا ہو۔

''اب ہم کیا کریں۔ کس طرف جائیں''...... صالحہ نے دوڑتے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

ہوئے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”رکو نہیں۔ بس دوڑتی رہو۔ میں جس طرف دوڑ رہی ہوں تم میرے پیچھے آتی جاؤ“...... جولیا نے کہا اور چند لمحوں بعد وہ بڑے لکڑی کے بنے ہوئے ایک کیبن کے قریب پہنچ گئیں جس کے ساتھ ایک ہیلی کاپٹر موجود تھا اور فوجی اس کیبن سے نکل کر اس ہیلی کاپٹر میں سوار ہو رہے تھے اور ایک ہیلی کاپٹر کی آواز درختوں کے اوپر سے سنائی دے رہی تھی۔

”اگر ہم نے مشن مکمل کرنا ہے تو ہمیں ہر صورت میں اس ہیلی کاپٹر پر قبضہ کرنا ہوگا۔ یہ گن شپ ہیلی کاپٹر ہے۔ اس کی مدد سے ہم پہاڑیوں اور وادی میں موجود مسلح افراد کا آسانی سے صفایا کر سکتے ہیں“...... جولیا نے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

”میں بھی یہی سوچ رہی تھی“...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”تو پھر دیر کس بات کی۔ آؤ“...... جولیا نے جواباً مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں جھاڑیوں میں کرالنگ کرتی ہوئیں تیزی سے اس طرف بڑھ رہی تھیں جہاں ہیلی کاپٹر موجود تھا اور جس کے پنکھے تیزی سے گردش کر رہے تھے۔ ابھی تک ہیلی کاپٹر کا دروازہ کھلا ہوا تھا جہاں سے اندر مسلح افراد بیٹھے ہوئے نظر آ رہے تھے۔

”تم گھوم کر سامنے کی طرف جا کر پائلٹ کو نشانہ بناؤ میں اس طرف سے مسلح افراد کو نشانہ بناتی ہوں“...... جولیا نے کہا تو صالحہ

نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے رینگتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ وہ نیم دائرے کی شکل میں رینگتی ہوئی ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ رہی تھی جبکہ جولیا سیدھے رخ پر آگے جا رہی تھی اور پھر جولیا نے مشین گن سیدھی کی اور اس نے کھلے ہوئے دروازے سے نظر آنے والے مسلح افراد پر یکلخت لیٹے لیٹے فائرنگ کرنا شروع کر دی۔ ہیلی کاپٹر میں چھ افراد سوار تھے۔ جولیا نے اس انداز میں فائرنگ کی تھی کہ وہ چھ کے چھ افراد ایک ہی برسٹ میں ڈھیر ہو گئے۔ ادھر جیسے ہی جولیا نے فائرنگ کی صالحہ نے بھی ہیلی کاپٹر کے سامنے پہنچ کر پائلٹ اور سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے مسلح آدمی کو گولیاں مار دیں جو شاید ان کا کمانڈر تھا۔ پائلٹ نے گولیاں لگنے سے پہلے ہیلی کاپٹر اٹھانے والا لیور کھینچ لیا تھا۔ ہیلی کاپٹر کے پیڈ اوپر اٹھ رہے تھے۔ یہ دیکھ کر جولیا تیزی سے اٹھی اور تیز رفتار ہرنی کی طرح دوڑتی ہوئی ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھی۔ صالحہ بھی اٹھ کر ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑی۔ اتنی دیر میں ہیلی کاپٹر زمین سے چار سے پانچ فٹ بلند ہو چکا تھا۔ جولیا نے ہیلی کاپٹر کے قریب پہنچتے ہی یکلخت چھلانگ لگائی اور کسی پرندے کی طرح اڑتی ہوئی ہیلی کاپٹر کے کھلے ہوئے حصے سے ہوتی ہوئی مسلح افراد کی لاشوں پر جا گری۔ ادھر جیسے ہی جولیا ہیلی کاپٹر میں داخل ہوئی۔ ادھر کیبن کے عقب سے چار مسلح افراد نکلے اور انہوں نے صالحہ کو دوڑتے دیکھ کر اس پر فائرنگ کرنی شروع کر دی۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

صالحہ نے فوراً چھلانگ لگائی اور زمین پر تیزی سے رول ہوتی چلی گئی۔ گولیاں اس کے اردگرد سے گزرتی چلی گئیں۔ صالحہ نے خود کو سنبھالا اور رول ہوتے ہوئے کیبن کے پیچھے سے آنے والے افراد پر فائرنگ کرنے لگی۔ ماحول مشین گن کی تیز تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ تیز انسانی چیخوں سے بھی گونج اٹھا۔

صالحہ نے ان چاروں کو مار گرایا تھا لیکن مسلح افراد کی تعداد کم نہ ہوئی تھی۔ کیبن کے پیچھے سے جیسے بے شمار مسلح افراد نکل نکل کر اس طرف آنے لگے۔ صالحہ چونکہ جھاڑیوں میں تھی اور زمین سے لگی ہوئی تھی اس لئے کیبن کے پیچھے سے آنے والے مسلح آدمیوں نے اسے نہ دیکھا تھا اس لئے کیبن کے عقب سے نکلتے ہی انہوں نے اندھا دھند فائرنگ کرنی شروع کر دی تھی۔ صالحہ اتنی تعداد میں مسلح افراد کو دیکھ کر اور زیادہ دبک گئی۔ ہیلی کاپٹر اب کافی بلندی پر پہنچ چکا تھا۔ مسلح آدمیوں میں سے کسی نے بھی جولیا کو ہیلی کاپٹر میں موجود افراد پر فائرنگ کرتے اور اسے ہیلی کاپٹر میں سوار ہوتے نہ دیکھا تھا۔

اس لئے جولیا اٹھی اور اس نے پائلٹ کو پکڑ کر پوری قوت سے اپنی طرف کھینچ لیا اور اسے ان لاشوں پر گرا دیا جو ہیلی کاپٹر کے عقب میں تھیں۔ چونکہ پائلٹ نے ہیلی کاپٹر کو بلند کرنے والا لیور کھینچا تھا اس لئے ہیلی کاپٹر بغیر ڈگمگائے اوپر کی طرف ہی بلند ہوتا جا رہا تھا۔ سیٹ خالی ہوتے ہی جولیا تیزی سے پائلٹ سیٹ پر پہنچ

گئی۔ اس نے عقبی حصے میں موجود لاشوں میں سے کسی کو باہر نہیں پھینکا تھا۔ اگر وہ ایسا کرتی تو نیچے موجود افراد کو یقیناً شک پڑ جاتا کہ ہیلی کاپٹر دشمنوں کے قبضے میں ہے تو وہ یقیناً ہیلی کاپٹر پر فائرنگ کرنا شروع کر دیتے۔ پائلٹ سیٹ پر پہنچتے ہی جولیا نے ہیلی کاپٹر کا کنٹرول سنبھالا اور پھر اس نے ہیلی کاپٹر تیزی سے آگے بڑھایا اور اسے قدرے ترچھا کر کے اس طرف دیکھنے لگی جہاں اس نے صالحہ کو دیکھا تھا۔ صالحہ جھاڑیوں میں ہی تھی جبکہ کیبن کے عقب سے نکلنے والے مسلح افراد اٹھ کر فائرنگ کر رہے تھے۔

مسلح افراد کو دیکھ کر جولیا کے لبوں پر سفاکانہ مسکراہٹ آ گئی۔ اس نے ہیلی کاپٹر کو سیدھا کیا اور یوٹرن لیتی ہوئی واپس پلٹی۔ پلٹ کر واپس آتے ہی اس نے ہیلی کاپٹر کو غوطہ دیا اور ساتھ ہی اس نے لیور کے ساتھ لگے ہوئے سرخ بٹن کو انگوٹھے سے پریس کر دیا۔ ہیلی کاپٹر کے نیچے دو ہیوی مشین گنیں نصب تھیں۔ سرخ بٹن پریس ہوتے ہی دونوں مشین گنوں کے دہانے کھل گئے اور دوسرے لمحے گولیوں کی بوچھاڑ مسلح افراد پر پڑی اور وہ اچھل اچھل کر گرتے نظر آئے۔ مشین گنوں سے نکلنے والی گولیوں نے کیبن کو بھی ادھیڑنا شروع کر دیا۔ اپنے ہیلی کاپٹر سے اس طرح فائرنگ ہوتے دیکھ کر مسلح افراد میں کھلبلی سی مچ گئی۔ انہوں نے چیختے ہوئے ادھر ادھر دوڑنا شروع کر دیا۔ ہیلی کاپٹر سے مسلح افراد پر فائرنگ ہوتے دیکھ کر صالحہ سمجھ گئی کہ ہیلی کاپٹر پر جولیا کا قبضہ ہو چکا ہے چنانچہ وہ

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

اٹھی اور اس نے جھاڑیوں کی طرف آنے والے افراد پر فائرنگ کرنا شروع کر دی۔ اسی لمحے جولیا نے ہیلی کاپٹر سے ایک میزائل فائر کیا جو کیبن کے قریب موجود مسلح افراد کے قریب گرا اور دوسرے لمحے زور دار دھماکے کے ساتھ ان افراد کے ٹکڑے اُڑتے دکھائی دیئے۔ جولیا نے ہیلی کاپٹر کو گھما کر اور غوطے دے دے کر وہاں موجود مسلح افراد کا خاتمہ کرنا شروع کر دیا تھا اور جو افراد صالحہ کی طرف آ رہے تھے صالحہ انہیں نشانہ بنا رہی تھی۔

جب وہاں کوئی ایک آدمی زندہ نہ بچا تو جولیا نے ہیلی کاپٹر کو ایک لمبا ٹرن دیتے ہوئے اس طرف بڑھانا شروع کر دیا جس طرف صالحہ موجود تھی۔ جولیا ہیلی کاپٹر نیچے لے آئی۔ جب ہیلی کاپٹر پانچ فٹ کی بلندی پر آیا تو صالحہ جھاڑیوں سے نکلی اور وہ بھی جولیا کی طرح لمبی چھلانگ لگا کر ہیلی کاپٹر میں پہنچ گئی۔

''لاشیں اٹھا کر نیچے پھینک دو''...... جولیا نے چیخ کر کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے عقب میں پڑی ہوئی لاشوں کو کھینچ کھینچ کر ہیلی کاپٹر سے باہر پھینکنا شروع کر دیا۔ جولیا کی عقابی نظریں کیبن کے عقب کی طرف تھیں۔ لیکن اسے وہاں کوئی دکھائی نہ دے رہا تھا۔ صالحہ نے تمام افراد کو نیچے پھینکا اور پھر اس نے جولیا کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے آدمی کو کھینچ کر اپنی طرف گرایا اور اسے بھی نیچے دھکیل دیا۔

''بس ٹھیک ہے۔ اب تم آگے والی سیٹ پر آ جاؤ''...... جولیا

نے کہا اور اس نے ہیلی کاپٹر کو بلند کرنا شروع کر دیا۔ صالحہ درمیان سے گزرتی ہوئی اگلی سیٹ پر پہنچ گئی۔ اسی لمحے نیچے انہیں خوفناک دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ یہ دھماکے اس قدر خوفناک تھے کہ جولیا اور صالحہ بے اختیار چونک پڑیں۔ انہیں سامنے وادی میں پہاڑیوں کے قریب آگ کے شعلے اٹھتے دکھائی دے رہے تھے۔

''یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ کیسے دھماکے ہیں''...... جولیا کے لہجے میں خوف کی لرزش تھی۔

''ہمارے ساتھیوں نے وادی میں موجود مسلح افراد کو میگا بم سے نشانہ بنایا ہے''...... صالحہ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کا رخ موڑ دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ہیلی کاپٹر کو وادی پر لے آئی۔ وہاں واقعی قیامت مچی ہوئی تھی۔ ہر طرف کٹی پھٹی لاشیں دکھائی دے رہی تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہاں بے شمار میزائل فائر ہوئے ہوں جن سے مسلح افراد کے پرخچے اُڑ گئے ہوں۔ دھماکے مسلسل ہو رہے تھے اور نیچے ان دھماکوں کی وجہ سے تیز روشنی پھیلی ہوئی تھی اس کے ساتھ ہی پتھر فضا میں اڑتے نظر آ رہے تھے۔ جولیا کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔ چند لمحوں بعد ہی ہیلی کاپٹر وادی کو کراس کر کے آگے بڑھتا چلا گیا۔ جولیا نے وہاں موجود مسلح افراد کو دیکھ کر ان پر فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ جہاں زیادہ تعداد

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

میں افراد دکھائی دیتے وہاں وہ ان پر میزائل فائر کر دیتی۔ کچھ ہی دیر میں وہاں خاموشی چھا گئی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ہیلی کاپٹر کو درختوں کے درمیان خالی جگہ پر اتار دیا۔

''آؤ نیچے اترو۔ جلدی آؤ''...... جولیا نے انجن بند کر کے ہیلی کاپٹر سے نیچے چھلانگ لگاتے ہوئے کہا اور صالحہ اچھل کر دوسری طرف سے نیچے اتر آئی اور پھر وہ دوڑتی ہوئی آگے بڑھنے لگیں۔ سامنے ایک چٹان تھی جس میں ایک بڑا سا کھائی نما غار کا دہانہ دکھائی دے رہا تھا۔

''آؤ۔ اس کے اندر اترنا ہے۔ جلدی کرو''...... جولیا نے دہانے میں اترتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی جیب سے ایک چھوٹی سی ٹارچ نکالی اور ہلکی سی ٹرچ کی آواز کے ساتھ ہی اس سرنگ نما راستے میں روشنی سی پھیل گئی۔ بائیں طرف دھماکے ابھی تک سنائی دے رہے تھے لیکن اب ان میں وہ پہلے جیسی شدت نہ رہی تھی۔ جولیا ہاتھ میں ٹارچ پکڑے اس طرف کو واپس دوڑنے لگی۔ صالحہ بھی اس کے پیچھے دوڑ رہی تھی۔

''ارے۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ پڑے ہیں''...... یکلخت جولیا نے چیختے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد وہ دونوں انسانوں کے ایک ڈھیر کے قریب پہنچ کر رک گئے۔ وہ عمران اور اس کے ساتھی ہی تھے جو ایک دوسرے کے اوپر گرے ہوئے تھے اور سب کے سب زخمی تھے۔

''جلدی کرو صالحہ۔ ہمیں ان سب کو ہیلی کاپٹر میں پہنچانا ہے۔ جلدی کرو۔ ورنہ فوج اندر آ گئی تو سب کا خاتمہ ہو جائے گا''...... جولیا نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر عمران کو اٹھانے کی کوشش کی لیکن عمران کا وزن کافی تھا۔

''ٹھہرو۔ مل کر اٹھاتی ہیں۔ تم اکیلے نہ اٹھا سکو گی''......صالحہ نے کہا اور پھر ان دونوں نے مل کر عمران کو اٹھایا اور واپس اس کے دہانے کی طرف دوڑ پڑیں۔ عمران کو اس دہانے کے قریب چھوڑ کر وہ دونوں ہی ایک بار پھر واپس دوڑیں اور اس بار وہ چوہان کو اٹھا کر لے گئیں۔ اس طرح کئی چکر لگانے کے بعد وہ ان سب کو اس دہانے کے قریب اکٹھے کر لینے میں کامیاب ہو گئیں۔

''اب انہیں اوپر لے جانا ہے۔ میں اوپر جاتی ہوں۔ تم ایک ایک کو اٹھا کر اوپر کی طرف بڑھانا۔ میں انہیں باہر کھینچ لوں گی''...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ہائی جمپ کے انداز میں اچھلی اور اس کے دونوں ہاتھ دہانے کے کنارے پر جم گئے اور چند لمحوں بعد اس کا جسم بازوؤں کے زور پر اٹھتا ہوا دہانے سے باہر آ گیا۔ پھر صالحہ عمران کو کاندھے پر اٹھا کر سیدھی کھڑی ہوئی تو جولیا نے جھک کر ہاتھ نیچے کئے اور عمران کا بازو پکڑ لیا۔ پھر نیچے سے صالحہ نے اوپر اٹھایا اور اوپر سے جولیا نے کھینچا اور تھوڑی سی کوشش کے بعد جولیا، عمران کو باہر کھینچ لینے میں کامیاب ہو گئی۔ پھر ایک ایک کر کے باقی ساتھیوں کو بھی باہر کھینچ لیا گیا۔ سب سے

آخر میں صفدر کو اٹھایا گیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ جلدی کرو۔ میں دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سن رہی ہوں''...... یکلخت صالحہ نے چیختے ہوئے کہا اور صالحہ کے یہ الفاظ سنتے ہی جولیا کے جسم میں جیسے بجلیاں سی بھر گئیں اور اس نے ایک ہی جھٹکے سے صفدر کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اوپر کھینچ لیا۔

''باہر آ جاؤ جلدی''...... جولیا نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا کیونکہ اب دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں اسے بھی قریب آتی سنائی دینے لگی تھیں۔ یہ فوجی بوٹوں کی بھاری آوازیں تھیں اور چند لمحوں بعد صالحہ باہر آ گیا۔

''دہانے پر جھاڑیاں ڈال کر اسے چھپا دو۔ جلدی کرو۔ ورنہ ہم سب مارے جائیں گے''...... جولیا نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور پھر صالحہ اور جولیا نے مل کر دہانے پر جھاڑیاں توڑ توڑ کر ڈالنا شروع کر دیں۔ دہانہ بند ہوتے ہی جولیا نے بے اختیار اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔

''شکر ہے۔ بال بال بچے ہیں''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ فوجی یہاں بھی تو بکھرے ہوئے ہوں گے اور انہوں نے ہیلی کاپٹر بھی اترتے دیکھ لیا ہو گا لیکن ابھی تک کوئی بھی ادھر نہیں آیا''...... جولیا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''سب ادھر وادی کی طرف گئے ہیں اور ہیلی کاپٹر ان کا ہی ہے

بہرحال اب ہمیں جلدی یہاں سے نکل جانا چاہئے۔ آؤ اب ان سب کو اٹھا کر ہیلی کاپٹر میں بھی پہنچانا ہے''...... جولیا نے کہا اور ایک بار پھر وہ دونوں اس کام میں مصروف ہو گئیں۔

''لیکن ان زخمیوں کو ہم لے کر کہاں جائیں گے۔ ان سب کی حالت بے حد خراب ہے''...... سب کو ہیلی کاپٹر میں پہنچانے کے بعد صالحہ نے ہیلی کاپٹر پر سوار ہوتے ہوئے کہا۔

''یہاں سے تو نکلیں پھر دیکھتے ہیں کہ کیا کرنا ہے''...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر کو تیزی سے اوپر اٹھانا شروع کر دیا۔ اس کے چہرے پر اب قدرے اطمینان تھا۔ جوزف اور جوانا جیسے بھاری بھرکم افراد کو اٹھا کر ہیلی کاپٹر تک پہنچاتے ہوئے انہیں واقعی دانتوں پسینہ آ گیا تھا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

کرنل الیگزینڈر کو ہوش آیا تو اس نے خود کو اپنے مخصوص کیبن کے ایک صوفے پر پڑا ہوا پایا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے دھند سی چھائی ہوئی تھی۔ ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا جسم بے جان سا ہو گیا ہو۔

"تھینک گاڈ۔ آپ کو ہوش آ گیا"...... اسی لمحے اسے ایک شناسا سی آواز سنائی دی تو اس کی آنکھیں پوری طرح سے کھل گئیں اور اس نے ایک آدمی کو اپنے اوپر جھکے ہوئے پایا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سرنج تھی جو خالی تھی۔ شاید اس آدمی نے کرنل الیگزینڈر کو انجکشن لگایا تھا اور اسی انجکشن کی وجہ سے اسے ہوش آیا تھا۔ کرنل الیگزینڈر جیسے ہی مکمل طور پر ہوش میں آیا اس کی آنکھوں کے سامنے سابقہ منظر کسی فلم کی طرح چلنے لگا۔ جب عمران اور اس کے ساتھیوں کو وہ سموئیل کے حوالے کر کے پراڈ اور ڈارمن کے ہمراہ

چیف سیکرٹری کو کال کرنے باہر چلا گیا تھا۔ جب وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ واپس آیا تو اس پر اچانک حملہ ہو گیا۔ حملہ اس قدر شدید اور اچانک تھا کہ اسے سمجھ ہی نہ آئی کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے۔ اسے اپنے سر پر بس دو بار پہاڑ سے ٹوٹتے ہوئے محسوس ہوئے تھے اور اس کے بعد کیا ہوا تھا وہ کچھ نہ جانتا تھا اور اب اسے یہاں اپنے کیبن میں ہوش آ رہا تھا۔ کیبن میں بیٹری سے چلنے والی لائٹ جل رہی تھی۔

"کک کک۔ کیا مطلب۔ یہ میں یہاں کیسے آ گیا اور وہ پاکیشائی ایجنٹ۔ وہ کہاں ہیں"...... کرنل الیگزینڈر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کون سے ایجنٹ چیف۔ آپ تو مجھے چیف سیکرٹری اور لیڈی مارتھا کے ساتھ ہیلی کاپٹر میں پڑے ملے تھے۔ آپ بے ہوش تھے۔ میری ڈیوٹی اس طرف تھی اور میں نے ہیلی کاپٹر کو اس طرف لینڈ ہوتے دیکھا تھا۔ پہلے تو میں نے کوئی دھیان نہ دیا لیکن تھوڑی دیر بعد میں نے آ کر ہیلی کاپٹر کو چیک کیا تو اس میں آپ، چیف سیکرٹری صاحب اور لیڈی مارتھا صاحبہ بے ہوش تھے۔ میں نے فوراً سپیشل سیکشن کو کال کیا اور وہاں سے آدمیوں کو بلا لیا اور پھر ہم آپ کو وہاں سے لے آئے۔ لیڈی مارتھا اور جناب چیف سیکرٹری صاحب کو سپیشل ہیلی کاپٹر میں واپس بھجوا دیا گیا ہے۔ آپ کی حالت ٹھیک تھی۔ صرف آپ بے ہوش تھے اس لئے آپ کو یہاں

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

لے آیا گیا اور جب آپ کو ہوش میں آنے میں دیر ہو گئی تو میں نے آپ کو مارئل ایس کا انجکشن لگا دیا تاکہ آپ کے جسم کی توانائی بحال ہو اور آپ کو ہوش آ سکے''...... اس آدمی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو کرنل الیگزینڈر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''کیا سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن ابھی محفوظ ہے''...... کرنل الیگزینڈر نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''یس چیف''...... اس آدمی نے جواب دیا۔

''تمہارا نام کیا ہے اور تم کس سیکشن سے تعلق رکھتے ہو''۔ کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

''میرا تعلق گروپ بی ایس سے ہے اور میں بی ایس کے انچارج شمراک کا نمبر ٹو ہوں اور میرا نام ٹائس ہے''...... اس آدمی نے جواب دیا۔

''کیا شمراک مجھے، لیڈی مارتھا اور چیف سیکرٹری کو لینے آیا تھا''...... کرنل الیگزینڈر نے پوچھا۔

''یس چیف۔ میں نے ہی باس شمراک کو اطلاع دی تھی''۔ ٹائس نے جواب دیا تو کرنل الیگزینڈر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ہونہہ۔ تو وہ لوگ ہیلی کاپٹر میں ہمیں اپنے ساتھ لے گئے تھے''...... کرنل الیگزینڈر نے کہا۔ اسی لمحے اچانک کیبن کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلنے کی آواز سن کر وہ بے اختیار ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔

''باس۔ باس۔ عمران اور اس کے ساتھی ٹرانگ پہاڑی کی طرف جاتے ہوئے چیک کر لئے گئے ہیں۔ وہ سپر سٹور پر حملہ کرنے والے ہیں''...... دروازے سے اندر آتے ہوئے ایک نوجوان نے دہشت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کس نے حملہ کیا ہے۔ کیا ہوا ہے۔ کیا۔ کیا''...... کرنل الیگزینڈر نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر اٹھ کھڑا ہوا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ تم۔ تم شمراک تم یہاں۔ تم کب آئے ہو۔ وہ۔ وہ عمران کہاں ہے۔ تم شاید کہہ رہے تھے کہ وہ حملہ کر دیں گے''...... کرنل الیگزینڈر نے احمقوں کی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''باس۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو چیک کر لیا گیا ہے۔ ویسے فکر کی کوئی بات نہیں وہ کسی طرح بھی سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن پر حملے میں کامیاب نہیں ہو سکتے اور ہو سکتا ہے کہ اب تک وہ لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہوں''...... شمراک نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ اچھا۔ اوہ۔ اچھا۔ کاش اس بار ایسا ہی ہو۔ مجھے ان کی لاشیں مل جائیں۔ میں جانتا تھا کہ وہ ضرور حملہ کریں گے۔ کم بخت ہر طرف سے وار کرتے ہیں۔ نانسنس''...... کرنل الیگزینڈر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور جلدی جلدی جوتے پہننے شروع کر

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

دیئے۔ ٹائس اس دوران کیبن سے باہر نکل گیا تھا۔ چند لمحوں بعد کرنل الیگزینڈر دوڑتا ہوا کیبن سے باہر نکلا اور تیزی سے بھاگتا ہوا آگے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ باہر ہر طرف خاموشی طاری تھی۔ کافی دور جانے کے بعد وہ درختوں کے اندر گھرے ہوئے ایک اور کیبن میں داخل ہو گیا۔ یہاں ایک کافی بڑی مشین نصب تھی اور یہاں چار افراد بھی موجود تھے جن میں ٹائس بھی شامل تھا۔

''باس۔ یہ دیکھیں عمران اور اس کے ساتھی۔ ٹرانگ پہاڑی کی طرف چھپے ہوئے بیٹھے ہیں۔ آپ کہیں تو میں وہاں موجود اپنے آدمیوں کو ان کی وہاں موجودگی کی اطلاع کر دوں''...... شمراک نے کہا اور کرنل الیگزینڈر تیزی سے اس مشین کی طرف دوڑ پڑا۔ جس کے درمیان ایک اسکرین روشن تھی اور اس اسکرین پر ایک پہاڑی کا درمیانی حصہ نظر آ رہا تھا جہاں درختوں اور جھاڑیوں کے درمیان کئی افراد موجود تھے اور وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے۔

''اوہ۔ اوہ۔ واقعی یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ مگر یہ یہاں تک کیسے پہنچ گئے''...... کرنل الیگزینڈر نے حیران ہو کر کہا۔

''یہ پتہ نہیں کیسے پہنچے ہیں۔ ہم نے یہاں پاور سرچر لگایا ہوا تھا جس سے ہم ہر طرف کی چیکنگ کر رہے تھے تو اچانک یہ نظر آ گئے۔ نجانے یہ یہاں تک کیسے صحیح سلامت پہنچ گئے ہیں اور ان کے خلاف کسی قسم کی کوئی نقل و حرکت بھی نہیں ہو رہی۔ اس کا مطلب ہے کہ کسی کو بھی ان کی وہاں تک آمد کا علم نہیں ہے''......

شمراک نے کہا اور کرنل الیگزینڈر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ٹھیک ہے اب ہم ان کا شکار کھیلیں گے''...... کرنل الیگزینڈر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور وہ آدمی سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔

''چیف۔ مجھے تو یقین ہے کہ یہ کسی صورت بھی آگے نہیں بڑھ سکتے۔ کیونکہ جیسے ہی یہ آگے بڑھے چاروں ایئر چیک پوسٹ سے ان پر فائر کھول دیا جائے گا اور یہ لوگ ایک لمحے میں لاشوں میں تبدیل ہو جائیں گے''...... ٹائس نے کہا اور کرنل الیگزینڈر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک عمران اور اس کے ساتھی تیزی سے آگے بڑھے اور پھر وہ درختوں اور جھاڑیوں کی اوٹ سے نکل کر بے تحاشہ انداز میں دوڑتے ہوئے نیچے وادی کی طرف دوڑنے لگے۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ احمق موت کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ صریحاً موت کی طرف''...... کرنل الیگزینڈر نے چیختے ہوئے کہا۔

''یہ جیسے ہی وادی میں اتریں گے فائر کھل جائے گا''...... ٹائس نے کہا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ایک ایک کر کے وہ سب وادی میں اتر گئے جہاں سرچ لائٹوں کی وجہ سے تیز روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ ہی وہ سب زگ زیگ انداز میں ٹرانگ پہاڑی کی طرف انتہائی تیز رفتاری سے دوڑنے لگے۔

''اوہ۔ اوہ۔ فائرنگ کیوں نہیں ہو رہی''...... کرنل الیگزینڈر نے چیختے ہوئے کہا۔ عمران اور اس کے ساتھی اب تک وادی کے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

درمیان میں پہنچ گئے تھے اور پھر فائرنگ کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں اور عمران اور اس کے ساتھیوں پر فائرنگ شروع ہو گئی اور پھر ایک آدمی لڑکھڑایا مگر پھر سنبھل کر بھاگ پڑا۔ پھر دوسرا لڑکھڑا کر نیچے گرا مگر پھر اٹھ کر بھاگ پڑا۔ سب سے آگے عمران تھا۔ گو اس کا چہرہ مختلف تھا لیکن اس کا قدوقامت اور انداز صاف بتا رہا تھا کہ وہ عمران ہے۔ کرنل الیگزینڈر کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں۔ عمران اس بے تحاشہ انداز میں دوڑ رہا تھا کہ اسے اپنے ساتھیوں کو بھی ہوش نہ تھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ سب سٹور والی پہاڑی کے قریب پہنچ گئے۔ ان میں سے پانچ زخمی تھے لیکن وہ بھی سنبھلے گئے تھے۔ اچانک وادی میں موجود سرچ لائٹیں ایک ایک کر کے بجھتی چلی گئیں اور اسکرین پر روشنی ہلکی ہوتی چلی گئی۔

"الفرا ریڈ آن کر دو۔ جلدی کرو۔ یہ سرچ لائٹیں تباہ کر رہے ہیں"...... کرنل الیگزینڈر نے چیخ کر کہا اور ایک آدمی نے مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے اور تاریک پڑتی ہوئی اسکرین ایک بار پھر جھماکے سے روشن ہو گئی۔ اسی لمحے دور سے تیز فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور ساتھ ہی خوفناک دھماکے شروع ہو گئے اور پھر کان پھاڑ دھماکے ان کے کیبن کے باہر سنائی دیئے اور وہ سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے"...... کرنل الیگزینڈر نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"چیف۔ چیف۔ ایئر چیک پوسٹ کو میزائلوں سے تباہ کر دیا گیا ہے اور باس یہ میزائل چیک پوسٹ سے فائر کئے گئے ہیں۔ ایک گن شپ ہیلی کاپٹر پر شاید ان کا قبضہ ہو گیا ہے۔ وہ اس گن شپ ہیلی کاپٹر سے ہر طرف تباہی پھیلا رہے ہیں"...... اسی لمحے ایک آدمی نے دوڑ کر کیبن میں داخل ہوتے ہوئے کہا اور کرنل الیگزینڈر حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

"چیف۔ وہ سٹور کو تباہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں"۔ اچانک شراک نے چیختے ہوئے کہا اور کرنل الیگزینڈر نے تیزی سے مڑ کر دیکھا تو سٹور کے اردگرد چٹانیں دھماکوں کے ساتھ فضا میں اڑتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

"احمق۔ سٹور اس طرح تباہ نہیں ہو سکتا۔ فوراً سپیشل گروپ کو حکم دو کہ وہ وادی میں اتر کر ان کا خاتمہ کرے۔ فوراً"...... کرنل الیگزینڈر نے چیختے ہوئے کہا اور ایئر چیک پوسٹ کی تباہی کی اطلاع لے آنے والا تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ باس۔ سٹور کا چٹانی دروازہ اڑ گیا ہے"...... اچانک ایک آدمی نے چیختے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... کرنل الیگزینڈر نے حیرت بھرے انداز میں کہا لیکن دوسرے لمحے اس کی آنکھیں اسکرین پر نظر آنے والے منظر کو دیکھ کر حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ اس کا منہ کھل گیا تھا۔ اسے دیکھ کر یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی جادوگر

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

نے جادو کی چھڑی گھما کر اسے انسان سے پتھر کا بت بنا دیا ہو۔

"اوہ۔ اوہ۔ سٹور تباہ ہو گیا۔ اوہ۔ سب انتظامات تباہ ہو گئے۔ اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ"...... کرنل الیگزینڈر نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پیٹتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا۔ اچانک سائیڈ پر ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور چٹانیں اڑتی دکھائی دیں۔

"یہ۔ یہ۔ ارے یہ تو غار کا دہانہ ہے۔ اوہ۔ یہ وہی راستہ ہے جسے ہم تلاش نہیں کر سکے۔ اوہ۔ یہ نکل جائیں گے"...... کرنل الیگزینڈر نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور پاگلوں کے سے انداز میں دوڑتا ہوا کیبن سے باہر نکل آیا۔ باہر آ کر وہ انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا شمال کی طرف بھاگ پڑا۔ اس کے پیچھے شمراک بھی باہر آ گیا تھا اور اب وہ بھی اس کے ساتھ ساتھ دوڑ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں دوڑتے ہوئے ایک درخت کے قریب پہنچے۔ ٹائس نے آگے بڑھ کر اس درخت کے تنے پر جڑ کے قریب زور سے ٹھوکر ماری تو زمین کا ایک ٹکڑا کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اٹھ گیا اور اس کے ساتھ ہی نیچے روشنی ہو گئی۔ نیچے ایک کچا راستہ جاتا دکھائی دے رہا تھا۔ کرنل الیگزینڈر اور ٹائس اس راستے پر دوڑتے ہوئے نیچے اترتے چلے گئے اور پھر تقریباً دس منٹ تک مسلسل دوڑنے کے بعد وہ اچانک ایک کھلے دہانے سے وادی میں پہنچ گئے۔ وہاں انہوں نے دس مسلح افراد کو

احمقوں کی ادھر ادھر بھاگتے دیکھا۔

"وہ ادھر گئے ہیں۔ ادھر آؤ احمقو"...... کرنل الیگزینڈر نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھ گیا جدھر اس نے خوفناک دھماکے کے ساتھ ہی ایک غار کا دہانہ کھلتے ہوئے دیکھا تھا اور جس طرف اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو جاتے دیکھا تھا ان میں سے دو افراد شدید زخمی تھے یا مر چکے تھے۔ کیونکہ دو افراد نے انہیں کاندھوں پر لادا ہوا تھا۔ کرنل الیگزینڈر کے چیخنے اور اس طرف دوڑنے کی وجہ سے اس کے مسلح ساتھی بھی اس طرف دوڑ پڑے لیکن ابھی وہ اس دہانے کے قریب پہنچے ہی تھے کہ اچانک کوئی چیز اس دہانے سے اڑتی ہوئی ان کی طرف آئی اور کرنل الیگزینڈر نے یکلخت سائیڈ پر چھلانگ لگائی اور اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور انسانی چیخوں کی آوازیں سنائی دیں۔ کرنل الیگزینڈر بال بال بچا تھا۔ اگر وہ ایک لمحہ بھی چھلانگ لگانے میں دیر کر دیتا تو یہ بم جو اس دہانے سے پھینکا گیا تھا ٹھیک اس کے قدموں میں پھٹتا۔

"فائر کرو۔ یہ اس دہانے میں چھپے ہوئے ہیں"...... کرنل الیگزینڈر نے ایک چٹان کی اوٹ لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی دہانے کی طرف فائرنگ شروع ہو گئی۔ اس کے آدمی ادھر ادھر پڑے بڑے بڑے پتھروں کی اوٹ لیتے ہوئے دہانے پر فائر کر رہے تھے جبکہ چھ افراد اس بم کے دھماکے سے ہلاک ہو چکے تھے

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

اور ابھی کرنل الیگزینڈر اور اس کے باقی ماندہ ساتھی سنبھلے ہی نہ تھے کہ اچانک سامنے سے ان پر تیز فائرنگ شروع ہو گئی۔ یہ فائرنگ سامنے اور سائیڈوں پر موجود پہاڑی سمتوں سے ہو رہی تھی اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر کرنل الیگزینڈر کے ساتھیوں کی چیخوں کی آوازیں سنائی دیں۔

''اوہ۔ اوہ۔ احمق۔ ہم پر فائر کھول رہے ہیں''...... کرنل الیگزینڈر نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ پتھر کی اوٹ سے نکلا اور چیتے کی سی رفتار سے دوڑتا ہوا واپس اس دہانے میں داخل ہو گیا جس سے نکل کر وہ وادی میں پہنچا تھا۔ اسی لمحے ٹائس بھی اس کے پیچھے آ گیا۔ ان کے دس کے دس آدمی باہر ختم ہو گئے تھے۔ چھ آدمی تو بم سے ہلاک ہوئے تھے جبکہ باقی چار کو سامنے سے ہونے والی فائرنگ نے بھون ڈالا تھا۔ صرف کرنل الیگزینڈر اور ٹائس اس لئے بچ گئے تھے کہ وہ اس فائرنگ کی براہ راست زد میں نہ تھے ورنہ اس اچانک فائرنگ سے ان کا خاتمہ بھی یقینی تھا۔ اب باہر انتہائی خوفناک انداز میں تین اطراف سے بے تحاشہ فائرنگ ہو رہی تھی۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ احمق ہیں وہ بھاگ جائیں گے۔ اوہ۔ انہیں روکو ٹائس۔ ان احمقوں کو روکو۔ اوہ۔ اوہ''...... کرنل الیگزینڈر نے غصے اور بے بسی سے تقریباً ناچتے ہوئے کہا اور ٹائس نے جلدی سے جیب سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کی سائیڈ پر لگا ہوا

ایک بٹن دبا دیا۔ ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ ٹائس کالنگ۔ اوور''...... ٹائس نے چیخ چیخ کر کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس۔ ہیرس اٹنڈنگ۔ اوور''۔ ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ہیرس۔ فوراً تمام سیکشنوں کے انچارجوں کو کال کر کے چیف کرنل الیگزینڈر کی طرف سے اطلاع دو کہ وادی میں فائرنگ بند کر دیں۔ عمران اور اس کے ساتھی ایک غار میں چھپ گئے ہیں اور فائرنگ کی وجہ سے ہمارے دس افراد بھی ہلاک ہو گئے ہیں اور ہم ان کے پیچھے بھی نہیں جا سکتے۔ جلدی بند کراؤ یہ فائرنگ۔ اوور''...... ٹائس نے چیختے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ٹائس نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ کرنل الیگزینڈر دہانے کی سائیڈ پر چھپا یک ٹک باہر دیکھے چلا جا رہا تھا۔ باہر جیسے گولیوں کی مسلسل بارش سی ہو رہی تھی۔

''یہ۔ یہ احمق۔ نانسنس۔ یہ۔ یہ اب اتنی فائرنگ کر کے انہیں کور دے رہے ہیں۔ اوہ۔ اوہ۔ کاش یہ احمق فائرنگ نہ کرتے۔ میں انہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ انہیں مرنا ہو گا۔ ہر صورت میں۔ ہر حال میں''...... کرنل الیگزینڈر نے انتہائی جھنجلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یس چیف''...... ٹائس نے جواب دیا۔

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

”جلدی کرو۔ جتنے بھی مسلح افراد ہیں سب کو یہاں وادی میں کال کر لو۔ سب کو۔ فوجیوں کو بھی۔ سب کو کال کر لو۔ سب کو۔ وہ آ کر یہاں سارے علاقے کو گھیر لیں اور جو بھی یہاں غیر متعلق آدمی دکھائی دے اسے ہلاک کر دیں۔ کرو کال جلدی“...... کرنل الیگزینڈر نے چیختے ہوئے کہا اور ٹائس نے ایک بار پھر ٹرانسمیٹر آن کر کے کال دینا شروع کر دی۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد فائرنگ آہستہ آہستہ بند ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی کرنل الیگزینڈر تیزی سے دوڑ کر اس دہانے سے باہر نکلا تو اس نے ہر طرف سے فوجیوں کو دوڑ دوڑ کر وادی میں اترتے ہوئے دیکھا۔ اس کے اپنے ساتھی اور فوجی بھی اس سائیڈ سے کود کود کر نیچے اترنے لگے تھے۔

”ادھر ادھر۔ دہانے کی طرف۔ ادھر“...... کرنل الیگزینڈر نے چیخ کر اس دہانے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جہاں سے ان پر بم پھینکے گئے تھے۔

اب پہاڑی کے چاروں اطراف سے فوجی چیونٹیوں کی طرح نیچے اترتے چلے آ رہے تھے۔ ہر طرف نئی سرچ لائٹیں لگا دی گئی تھیں جس کی وجہ سے سارا علاقہ روشن ہو گیا تھا۔ ابھی کرنل الیگزینڈر چیخ چیخ کر فوجیوں کو اس غار کے دہانے کی طرف متوجہ کر رہا تھا جس میں اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو جاتے ہوئے دیکھا تھا کہ یکلخت آسمان پر ہیلی کاپٹروں کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ہیلی کاپٹر بجلی کی سی تیزی سے

وادی کے اندر اتر گئے۔ ایک ہیلی کاپٹر میں لیڈی مارتھا اور اس کی اسسٹنٹ کیتھی تھی جبکہ دوسرے دو ہیلی کاپٹر فوجیوں کے تھے اور یہ تینوں گن شپ ہیلی کاپٹر تھے۔ سب فوجی اور ان سے متعلق افراد اپنے اپنے لیڈروں کے ہیلی کاپٹروں کی طرف اکٹھے ہونے شروع ہو گئے۔ لیکن کرنل الیگزینڈر ان کی طرف متوجہ ہوئے بغیر اپنے آدمیوں کو اس غار کی طرف بڑھنے کا حکم دیتا رہا اور اس کے حکم پر اس کے دس بارہ افراد اور تقریباً پچاس کے قریب فوجی تیزی سے اس غار کے دہانے کی طرف بڑھ گئے۔

”بم مار کر اڑا دو۔ بم مارو“...... کرنل الیگزینڈر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس چٹان پر جہاں غار کا دہانہ تھا انتہائی طاقتور بم بارش کی طرح برسنے لگے اور پھر جیسے کوئی خفیہ آتش فشاں پھٹ پڑتا ہے اس طرح اچانک پہاڑی کا وہ حصہ پھٹ پڑا اور دوسرے لمحے پوری وادی انسانی چیخوں سے گونج اٹھی۔ پوری پہاڑی پر چٹانوں اور پتھروں کی جیسے بارش سی شروع ہو گئی اور ان چٹانوں اور پتھروں کے ساتھ انسانی ہیولے بھی اچھل رہے تھے۔ گر رہے تھے۔ چیخ رہے تھے اور تڑپ رہے تھے۔ اسی لمحے ایک بھاری پتھر کرنل الیگزینڈر کے عین سر سے ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی کرنل الیگزینڈر کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ تاریک دلدل میں ڈوبتا چلا جا رہا ہو۔ یہ احساس بھی اسے صرف ایک لمحے تک رہا۔ اس کے بعد اس کے تمام احساسات فنا ہو کر رہ گئے۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

عمران کی آنکھیں کھلیں تو پہلے چند لمحے تو وہ لاشعوری کیفیت میں پڑا رہا۔ لیکن پھر جیسے جیسے اس کا شعور بیدار ہوتا گیا اس کے ذہن پر وہ سارے مناظر یکے بعد دیگرے فلم کی طرح آتے چلے گئے۔ جب سرنگ میں دھماکہ اور پھر فائرنگ ہوئی اور اسے اپنے جسم میں لوہے کی سلاخیں سی گھستی ہوئی محسوس ہوئی تھیں اور وہ سرنگ میں پڑے ہوئے اپنے ساتھیوں پر گر کر ڈھیر ہو گیا تھا۔

وہ چونکہ خود بھی اس مشن کے دوران زخمی ہو گیا تھا اس لئے اچانک ہی اس کے ذہن پر بھی تاریکی نے جھپٹا مار دیا تھا۔ جس وقت وہ بے ہوش ہوا تھا تو اس کے ذہن میں آخری احساس یہی ابھرا تھا کہ اس بار وہ اپنی زندگی ہار گیا ہے کیونکہ وہاں سے نکلنے کی کوئی صورت بھی ممکن نہ تھی لیکن اب اس ہسپتال نما کمرے کو دیکھ کر اس کے ذہن میں شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس نے اپنے آپ کو بستر پر لیٹے ہوئے دیکھا تھا اور اس پر سرخ

رنگ کا کمبل تھا اور اس کے ساتھ ہی گلوکوز اور خون کی بوتلوں کے سٹینڈ موجود تھے لیکن وہ کمرے میں اکیلا تھا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی تو وہ آہستہ آہستہ اٹھ کر بیٹھ جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا تو عمران نے گردن گھمائی اور دروازے سے پاکیشیا کے فارن ایجنٹ ریڈ کارٹر کو اندر آتے دیکھ کر اس کے چہرے پر ایک بار پھر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”آپ کو ہوش آ گیا عمران صاحب۔ شکر ہے۔ مگر آپ اٹھ کر کیوں بیٹھ گئے ہیں لیٹے رہیں۔ آپ یقینی موت کے منہ سے نکلے ہیں“...... ریڈ کارٹر نے آگے بڑھ کر اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ میں تمہارے پاس کیسے پہنچ گیا اور وہ میرے ساتھی۔ وہ کہاں ہیں“...... عمران نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

”سب ٹھیک ہے۔ آپ فکر نہ کریں۔ لیٹ جائیں۔ آپ کو اور باقی سب کو مس جولیا اور مس صالحہ لے کر آئی ہیں۔ وہ ہیلی کاپٹر میں تھیں اور انہوں نے مجھے ٹرانسمیٹر پر کال کر کے ساری صورتحال بتا دی تھی۔ میں فوراً آپ لوگوں کی مدد کے لئے پہنچ گیا اور آپ اس وقت لارڈ میکارٹ کے ایک خصوصی ہسپتال میں ہیں“...... ریڈ کارٹر نے جواب دیا۔

”جولیا اور صالحہ۔ اوہ۔ اوہ۔ وہ دونوں وہاں سرنگ میں کیسے پہنچ گئیں۔ وہ تو چیک پوسٹ پر گئی تھیں۔ میرے ساتھی کہاں ہیں۔ تم

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

نے مجھے یہاں اکیلا کیوں رکھا ہے''...... عمران کے لہجے میں بے حد پریشانی تھی۔

''آپ کے پانچ ساتھیوں کی حالت ابھی تک تشویش ناک ہے۔ ڈاکٹروں کی پوری ٹیم لگی ہوئی ہے آپ دعا کریں۔ میں مس جولیا کو آپ کے پاس بھیجتا ہوں۔ وہ آپ کو ساری تفصیل بتا دیں گی''...... ریڈ کارٹر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک کر بستر سے نیچے اترنے لگا۔

''میرے ساتھیوں کی حالت تشویش ناک ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ کہاں ہیں وہ۔ کہاں ہیں۔ کیا ہوا ہے انہیں''...... عمران کے لہجے میں یکلخت بے پناہ پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''ارے۔ ارے نیچے مت اتریں۔ پلیز۔ آپ زخمی ہیں''۔ ریڈ کارٹر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ میں ٹھیک ہوں۔ مجھے اپنے ساتھیوں کے پاس جانا ہے۔ انہیں دیکھنا ہے۔ وہ کس حال میں ہیں''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ارے اس قدر گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ قدرت ضرور مہربانی کرے گی۔ آپ سب نے پاکیشیا کے کروڑوں انسانوں کو ہلاک ہونے سے بچایا ہے اور اپنی جانوں کی پرواہ کئے بغیر جدوجہد کرتے رہے ہیں ایسے لوگوں پر قدرت کی خاص نظر کرم ہوتی ہے''...... ریڈ کارٹر نے عمران کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

''نہیں ریڈ کارٹر۔ میں اب ایک لمحے کے لئے بھی یہاں نہیں رک سکتا مجھے میرے ساتھیوں کے پاس لے چلو۔ وہ میرے ساتھی ہیں۔ وہی میرے لئے سب کچھ ہیں۔ ان کے بغیر میں کچھ بھی نہیں ہوں پلیز مجھے ایک نظر انہیں دیکھنا ہے۔ پلیز''...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے آئیں۔ میں آپ کو سہارا دے کر اپنے ساتھ لے چلتا ہوں''...... ریڈ کارٹر نے کہا اور عمران کو سہارا دے کر دروازے کی طرف لے جانے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ ان میں خاور، صدیقی، نعمانی، جوزف اور جوانا کی حالت بہتر تھی۔ ان کے جسموں پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں لیکن ٹائیگر، تنویر، صفدر، کیپٹن شکیل، اور چوہان بیڈز پر لیٹے ہوئے تھے۔ ان پانچوں کی آنکھیں بند تھیں۔ ان کے چہرے زرد پڑے ہوئے تھے اور ان پانچوں کے بستروں کے ساتھ ڈاکٹر اور نرسیں موجود تھیں جو مسلسل ان تینوں کو چیک کرنے میں مصروف تھے۔ عمران کو ریڈ کارٹر کے ساتھ اندر آتے دیکھ کر خاور، صدیقی، نعمانی، جوزف اور جوانا اٹھ کر بیٹھ گئے۔

''باس۔ ہمارے ان پانچوں ساتھیوں کی حالت کافی خراب ہے''...... جوزف کا لہجہ گلوگیر تھا۔

''تم فکر نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ یقیناً اپنا فضل کرے گا''...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے خود بھی ان پانچوں کو چیک کرنا

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

شروع کر دیا اور پھر یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے کہ ان کی نبضیں بحال تھیں اور ان کے دل بھی دھڑک رہے تھے۔

"آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب ان کی زندگی کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ ہم بس ان کے ہوش میں آنے کے منتظر ہیں۔ ایک بار انہیں ہوش آ گیا تو پھر سارا خطرہ ٹل جائے گا"۔ ایک ڈاکٹر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کچھ نہیں ہو گا انہیں۔ جلد ہوش آ جائے گا۔ مجھے قادر مطلق سے پوری امید ہے۔ وہ ان پر ضرور اپنا کرم کرے گا اور یہ جلد ہوش میں آ جائیں گے"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس دوران جولیا اور صالحہ وہاں پہنچ گئیں اور پھر وہ ان سے چیک پوسٹ سے ہیلی کاپٹر پر قبضہ کرنے اور اس سرنگ میں پہنچ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو نکالنے سے لے کر یہاں ہسپتال تک پہنچانے کی تفصیل سن رہا تھا۔

"گڈ شو۔ جولیا اور صالحہ۔ ریئلی گڈ شو۔ تم دونوں نے واقعی بے پناہ ذہانت سے کام لیا ہے۔ اگر تم یہ سب کچھ نہ کرتی تو ہم وہیں سرنگ میں ہی پڑے رہ جاتے اور یقیناً فوجیوں کے ہاتھ لگ جاتے۔ تم نے جس طرح ہر قدم پر ہمارا ساتھ دیا ہے میں اس کے لئے تمہارا بے حد مشکور ہوں"...... عمران نے جولیا اور صالحہ کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے عمران۔ اصل کام تو تم نے اور ہمارے باقی ساتھیوں نے کیا ہے۔ ہم دونوں تو اب یہی سوچ سوچ کر کانپ اٹھتی ہیں کہ تم سب نے کس طرح اپنی جانوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس مشن کو مکمل کیا ہے۔ یہ تمہارا ہی کام تھا۔ کوئی دوسرا تو ایسا کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا"...... جولیا نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"جولیا ٹھیک کہہ رہی ہے عمران صاحب۔ اس بار آپ نے اور ہمارے ساتھیوں نے مشن پورا کرنے کے لئے اپنی پوری جان لڑا دی تھی اور آپ میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہ تھا جو شدید زخمی نہ ہوا ہو۔ یہ تو اللہ کا کرم ہو گیا ہے کہ سب کے سب صرف زخمی ہوئے ہیں ورنہ جس طرح سے گولیوں کی بوچھاڑیں ہو رہی تھیں، بم پھینکے اور میزائل برسائے جا رہے تھے ہم دونوں واقعی سہم گئی تھیں کہ نجانے کیا ہو"...... صالحہ نے کہا۔ وہ اسی طرح سے باتیں کرتے رہے پھر ڈاکٹروں نے بتایا کہ ان کے ساتھیوں کو ہوش آ گیا ہے تو عمران، جولیا اور صالحہ کی مسرت کی انتہا نہ رہی۔

"اللہ تیرا شکر ہے۔ لاکھ لاکھ شکر ہے۔ تو واقعی رحیم وکریم ہے۔ تو ہی گناہ گاروں کی دعائیں سننے والا اور انہیں قبول کرنے والا ہے"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر وہ جولیا اور صالحہ کے ساتھ اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا جنہیں ہوش تو آ گیا تھا لیکن وہ ابھی تک بے سدھ پڑے ہوئے تھے۔ البتہ ان پانچوں کے زرد چہروں

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

پر تیزی سے پھیلتی ہوئی سرخی دیکھ کر وہ اس کا دل اطمینان اور مسرت سے بھر گیا۔ ان کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ اب خطرے کی حدود سے باہر آ گئے ہیں۔

"کیا تم نے سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کو تباہ کر دیا ہے"۔ اچانک جولیا نے پوچھا۔

"میں نے اسے تباہ کرنے کے انتظامات کر دیئے ہیں۔ میں سٹور اور میزائل اسٹیشن میں تو داخل نہ ہو سکا تھا لیکن میں نے غار کے ان حصوں میں ایسے میگا پاور بم لگا دیئے ہیں جو بڑی سے بڑی پہاڑی کو تباہ کر سکتے ہیں۔ یہ میگا پاور بم چارجڈ ہیں اور غار کی دیواروں کے اندر چھپے ہوئے ہیں جنہیں وہ لاکھ کوششوں کے باوجود ٹریس نہیں کر سکیں گے۔ میں نے بم سائنسی آلات سے بچانے کے لئے کوٹڈ کور میں لپیٹ دیئے تھے۔ ان کا لنک ایک ڈی چارجر کے ساتھ ہے۔ بس ایک بٹن پریس کرنے کی دیر ہے اس کے بعد سمجھو کہ اس سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کی تباہی کسی بھی طرح نہ رک سکے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے وہ ڈی چارجر"...... جولیا نے پوچھا۔

"تم نے ساری باتیں ابھی پوچھنی ہیں۔ کچھ نکاح کے بعد کے لئے بھی تو رکھ لو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نانسنس۔ زخمی ہو پھر بھی اپنی بکواس سے باز نہیں آؤ گے اور تم نے پھر سے چیف سیکرٹری، لیڈی مارتھا اور کرنل الیگزینڈر کو زندہ

چھوڑ دیا ہے۔ جس طرح ہم قابو آئے تھے کیا یہ ہمیں زندہ چھوڑ دیتے"...... جولیا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر تم بے بس ہو جانے والوں پر گولیاں چلا سکتی ہو تو میری طرف سے اجازت ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہ ایک سرکاری اداروں کے سرکردہ افراد ہیں مجرم تنظیموں کے آدمی نہیں ہیں۔ ان کے مرنے کے بعد لامحالہ اور لوگ ان عہدوں پر کام شروع کر دیں گے اور نجانے وہ کیسے لوگ ہوں کم از کم یہ دیکھے بھالے تو ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ تم واقعی دور کی بات سوچتے ہو"...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر عمران نے جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نکال لیا۔ اس نے باکس پر موجود سرخ رنگ کے بٹن کو پوری قوت سے دبا دیا۔ دوسرے ہی لمحے بٹن کے اوپر موجود چھوٹا سا بلب ایک جھماکے سے جلا اور پھر بجھ گیا اور عمران نے وہ باکس ایک طرف موجود ڈسٹ بن میں اچھال دیا۔ تھوڑی دیر بعد انہیں دور سے زور دار دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ عمران، جوگرڈ، ریڈ کارٹر کے ساتھ جولیا اور صالحہ بھی باہر آ گئیں۔ وہ ہسپتال کی چھت پر پہنچے تو انہیں دور پہاڑیوں کے پیچھے سے آگ کے شعلے بلند ہوتے دکھائی دیئے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہاں آتش فشاں پھٹ پڑا ہوا۔ پہاڑیوں کے ٹکڑے اُڑتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ہر طرف دھواں ہی دھواں دکھائی دے رہا تھا۔

"آخر کار ہمارا لانگ مشن کامیاب ہوا"...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مشن واقعی فائنل ہو گیا ورنہ اس بار تو ہم بھاگ دوڑ ہی کرتے رہ گئے تھے۔ اب جا کر مشن مکمل ہوا ہے"...... صالحہ نے بھی اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اب کیا پروگرام ہے"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم نے مشن کی فائنل گیم وِن کر لی ہے اس لئے اب ہمیں کچھ دن یہیں ریسٹ کرنا چاہئے۔ ابھی ٹارج ایجنسی اور دوسری ایجنسیاں ہماری تلاش میں ہوں گی۔ ریڈ کارٹر کے کہنے کے مطابق یہ جگہ ہمارے لئے سیف ہے اور پھر ہمارے ساتھی بھی ابھی اس حالت میں نہیں ہیں کہ کہیں جا سکیں۔ جب وہ ٹھیک ہو جائیں گے اور معاملات ٹھنڈے پڑ جائیں گے تو پھر ہم کوئی پروگرام بنائیں گے۔ سب کو مٹھائی کھلانے کا پروگرام"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیسی مٹھائی"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"سہرا بندی پر مٹھائی بٹے گی اور دعوت ولیمہ کے لئے بھی ہم مٹھائی سے ہی کام چلا لیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"دیکھ لینا۔ تم دوسروں کی مٹھائیاں ہی کھاتے رہ جاؤ گے۔

تمہیں اپنی مٹھائی کھانی کبھی نصیب ہی نہ ہو گی۔ نانسنس"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اس کے لہجے میں جذبات کی حدت پوری طرح نمایاں تھی۔

"ارے ارے۔ صالحہ۔ صفدر کو ہوش آتا ہے تو اس کے ساتھ مل کر جلدی سے مٹھائی کا بندوبست کرنا شروع کر دینا۔ جولیا نے ابھی سے بڑی بوڑھیوں کی طرح کوسنا شروع کر دیا ہے۔ کہیں واقعی ایسا نہ ہو جائے۔ مم۔ مم۔ میرا مطلب ہے بوڑھی"...... عمران نے کہا اور پھر جلدی سے منہ پر ہاتھ رکھ لیا اور وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے جبکہ جولیا برے برے منہ بنانے لگی۔

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے
کی عمران سیریز کے ان قارئین کے لئے جو
نیا ناول فوری حاصل کرنا چاہتے ہیں ایک نئی سکیم
"گولڈن پیکیج"
تفصیلات کے لئے ابھی کال کیجئے
0333-6106573 & 0336-3644440
ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

وسیع و عریض کمرے میں کرسیوں پر کرانس کی ریڈ رنگ ایجنسی کی چیف لیڈی مارتھا اور ٹارج ایجنسی کا چیف کرنل الیگزینڈر سر جھکائے خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ کرنل الیگزینڈر کے سر پر اور جسم کے کئی حصوں پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ اس کا چہرہ زرد تھا جبکہ لیڈی مارتھا کا چہرہ ستا ہوا تھا۔ وہ دونوں اپنے اپنے خیالوں میں غرق تھے کہ کمرے کی سائیڈ دیوار میں موجود دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو ان سب نے چونک کر اس طرف دیکھا۔

دروازے سے وزیراعظم اور ان کے پیچھے چیف سیکرٹری سر آسٹن اندر داخل ہو رہے تھے۔ وہ دونوں ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ چیف سیکرٹری اور وزیراعظم دونوں کے چہرے بھی بجھے ہوئے تھے۔ وہ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے ایک طرف رکھی ہوئی دو خالی کرسیوں کی طرف بڑھ گئے۔ کرنل الیگزینڈر اور لیڈی مارتھا

نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں انہیں سلام کیا۔

''تشریف رکھیں''...... وزیراعظم نے سپاٹ لہجے میں کہا اور خود بھی ایک کرسی پر بیٹھ گئے۔ ان کے بعد چیف سیکرٹری بیٹھے اور پھر وہ دونوں بھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

''سپر سٹور میں موجود تمام میزائل تباہ ہو چکے ہیں اور میزائل اسٹیشن کا بھی نام و نشان مٹ چکا ہے۔ یہ تو ہماری خوش قسمتی تھی کہ میزائلوں میں ابھی تک وارہیڈ نصب نہیں کئے گئے تھے ورنہ ہر طرف خوفناک تباہی پھیل جاتی اور لاکھوں لوگ ہلاک ہو جاتے۔ البتہ شوالا کی کوبرا میزائل فیکٹری، سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن پر کافرستان اور کرانس نے جو اربوں ڈالر خرچ کئے تھے وہ سب ختم ہو چکے ہیں۔ اب ہمارے لئے کافرستان کو جواب دینا مشکل ہو جائے گا اور اگر اس نے ہم سے اپنے سرمائے کی واپسی کی ڈیمانڈ کی تو ہمارے لئے اور زیادہ مشکل ہو جائے گی۔ کرانس کو پہلی بار اس قدر شدید اور خوفناک نقصان ہوا ہے جس کا اندازہ لگانا بھی مشکل ہو گیا ہے''...... وزیراعظم نے انتہائی سنجیدگی اور پریشانی سے بھرپور لہجے میں کہا تو کرنل الیگزینڈر، لیڈی مارتھا اور چیف سیکرٹری سر آسٹن کے پہلے سے لٹکے ہوئے چہرے مزید لٹک گئے۔

''آپ دونوں کرانس کی انتہائی ٹاپ ایجنسیوں کے سربراہ ہیں۔ آپ کو فوج کی مدد بھی حاصل تھی۔ اس کے باوجود آپ چند افراد کو نہ روک سکے۔ کیوں نہ آپ دونوں اور چیف سیکرٹری

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

صاحب خاص طور پر آپ کی اس نااہلی کی بنا پر آپ کا کورٹ مارشل کو دیا جائے“...... وزیراعظم کے لہجے میں شدید غصہ عود کر آیا تھا۔

”انتظامات ہر لحاظ سے فول پروف تھے جناب اور جناب بعد کی صورتحال انتہائی پیچیدہ تھی اس کے باوجود کہ ہم سب قصور وار ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو روکنا ہم سب کی ذمہ داری تھی۔ ہم نے انتظامات بھی ایسے کر رکھے تھے کہ کوئی مکھی بھی کسی بھی سمت سے شوالا کے علاقے اور ان پہاڑیوں میں داخل نہ ہو سکتی تھی لیکن اس کے باوجود وہ لوگ نہ صرف شوالا پہنچ گئے اور انہوں نے پہلے لیبارٹری تباہ کی اور پھر وہ پہاڑیوں میں بھی پہنچ گئے اور انہوں نے ناقابل تسخیر سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن کو بھی تباہ کر دیا اور یہ سب کر کے وہ ایک بار پھر غائب بھی ہو گئے۔ لیکن میں نے اپنے طور پر جو تحقیقات کرائی ہیں اس کے مطابق عمران اور اس کے ساتھی شدید زخمی تھے اور انہیں کسی نامعلوم کمپنی کے خصوصی ہیلی کاپٹر میں لے جایا گیا ہے اور وہ یقیناً ابھی تک کرانس میں ہی کہیں موجود ہیں۔ کوبرا میزائل فیکٹری، سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن تو بہرحال تباہ ہو چکا ہے لیکن اگر ہم کوشش کریں تو عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کر سکتے ہیں اگر ایسا ہو جائے تو یہ یقیناً ہماری بہت بڑی کامیابی ہو گی“...... اس بار لیڈی مارتھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ جب آپ اتنی کوششوں کے باوجود انہیں پکڑ کر ان کے انجام تک نہ پہنچا سکے ہیں تو اب آپ کیا کر سکتے ہیں۔ اب تک تو وہ یہاں سے واپس پاکیشیا بھی پہنچ چکے ہوں گے“۔ وزیراعظم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”میں نے اپنے طور پر تفصیلی انکوائری کرائی ہے۔ ہم نے واقعی انتہائی فول پروف انتظامات کئے تھے لیکن مجھے یہ کہنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہو رہی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے واقعی حیرت انگیز صلاحیتوں سے کام لیتے ہوئے یہ مشن مکمل کیا ہے۔ گو یہ مشن ان کے لئے بھی انتہائی جان لیوا ثابت ہوا ہے لیکن اس کے باوجود بہرحال وہ کامیاب رہے ہیں“...... لیڈی مارتھا نے کہا۔

”لیڈی مارتھا۔ آپ تو ان کی کامیابی کے قصیدے بیان کرنے لگی ہیں۔ ان کے قصیدے پڑھنے کی بجائے تفصیل بتائیں“۔ وزیر اعظم نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”جناب۔ میری تحقیقات کے مطابق انہوں نے پہاڑیوں سے کچھ فاصلے پر موجود جنگل میں بہت سی مشین گنیں درختوں پر باندھ دیں اور ان پر وائرلیس کنٹرول آپریٹر بٹن فٹ کر دیئے۔ اس کے بعد وہ لوگ کسی نامعلوم راستے سے ٹرانگ پہاڑی کے دامن میں پہنچ گئے اور وہاں انہوں نے چند فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ اس کے بعد ان کے ساتھیوں نے ٹرانگ پہاڑی پر موجود ائیر چیک پوسٹ پر قبضہ کر لیا جبکہ عمران اور باقی ساتھی وادی میں

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

پہنچتے ہی انہوں نے عجیب و غریب انداز میں ایکشن کیا۔ وہ انتہائی دیدہ دلیری سے وادی میں اترے اور سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن والی ٹرانگ پہاڑی کی طرف بڑھنے لگے۔ ایئر چیک پوسٹ سے ان کے چند ساتھیوں نے ایک گن شپ ہیلی کاپٹر حاصل کیا اور یہ ہیلی کاپٹر ہمارے لئے تباہی کا اصل باعث بن گیا۔ وہاں موجود افراد اس ہیلی کاپٹر کو اپنا ہیلی کاپٹر سمجھتے رہے جبکہ اس ہیلی کاپٹر سے ہماری فورس اور فوجیوں پر بے تحاشا گولیاں برسائی گئیں اور میزائل فائر کئے گئے جس سے ہماری فورس کے آدمیوں کے ساتھ لاتعداد فوجی ہلاک ہو گئے۔ آگے بڑھنے والوں میں عمران اور اس کے ساتھی شامل تھے۔ ان پر چاروں اطراف سے فائرنگ کی گئی جس سے وہ زخمی بھی ہوئے لیکن بہرحال وہ ٹرانگ پہاڑی تک پہنچ گئے اور پھر وہاں بم برسا کر انہوں نے سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن تک جانے والے غار کا دہانہ کھول لیا۔ ادھر جنگل میں نصب مشین گنیں بھی چل پڑیں۔ اس طرح سب کی توجہ اس طرف ہو گئی۔ اس کے باوجود پہاڑیوں پر موجود فوجی وادی میں پہنچ گئے۔ کرنل الیگزینڈر کا گروپ وہاں پہنچا لیکن ان پر بم پھینک کر ان کا خاتمہ کر دیا گیا جبکہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس دوران حیرت انگیز طور پر سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن والے غار میں داخل ہو گیا اور پھر وہ وہاں سے نجانے کہاں غائب ہو گیا۔ پھر انہیں ایک غار میں چیک کیا گیا۔ جب ان پر حملہ کیا گیا تو غار سے انہوں نے میگا بم

پھینک دیا جس سے زور دار دھماکہ ہوا اور کرنل الیگزینڈر اس سے زخمی ہو گئے۔ میں اپنے ہیلی کاپٹر میں وادی میں پہنچ گئی جب دھماکے ختم ہوئے تو ہم فوجیوں سمیت اس غار میں داخل ہوئے لیکن وہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود نہ تھے۔ ہم نے وہاں روشنی کا بندوبست کیا تو پھر وہاں موجود خون کی لکیروں سے پتہ چلا کہ غار میں ایک خفیہ راستہ موجود تھا جس سے وہ لوگ باہر پہاڑی پر پہنچے۔ وہاں دشمنوں کے قبضے میں موجود ہمارے گن شپ ہیلی کاپٹر کے نشانات بھی ملے ہیں۔ جن افراد کا ہیلی کاپٹر پر قبضہ تھا وہ نیچے آئے اور وہی عمران اور اس کے زخمی ساتھیوں کو وہاں سے نکال کر لے گئے ہیں۔ وہاں خون بھی موجود تھا۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ عمران اور اس کے زخمی ساتھیوں کو اس ہیلی کاپٹر کے ذریعے وہاں سے نکالا گیا ہے۔ پھر یہ ہیلی کاپٹر بلیک گھوسٹ پہاڑیوں سے تقریباً ڈیڑھ سو کلو میٹر دور ایک جنگل میں کھڑا مل گیا۔ اس کی اندرونی حالت بتا رہی تھی کہ اس میں شدید زخمی افراد کو لادا گیا تھا ہم نے اردگرد کی ساری بستیوں کو چیک کیا لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کا سراغ ابھی تک نہیں مل سکا اور پھر اچانک ٹرانگ پہاڑی کے اندر ہولناک تباہی شروع ہو گئی۔ عمران نے شاید اندر میگا پاور بم لگا دیئے تھے جنہیں ٹریس کرنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن کامیابی نہ مل سکی تھی۔ ان بموں کی تباہی کی زد میں آ کر کوبرا میزائل بھی پھٹ پڑے جس کے نتیجے میں پورا سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن تباہ ہو

گیا۔ یہ یقیناً عمران کا کام ہو گا جس نے غار میں چھپائے ہوئے میگا بموں کو کسی ڈی چارجر سے تباہ کیا ہوگا''...... لیڈی مارتھا نے کہا۔

''ہونہہ۔ آپ کی رپورٹ قابل قبول ہے۔ لیکن یہ لوگ گئے کہاں اگر یہ زخمی تھے تو پھر یقیناً یہ دور تک نہیں جا سکتے تھے''۔ وزیراعظم نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''جناب۔ میری فورس پورے کرانس میں انہیں تلاش کر رہی ہے مجھے یقین ہے کہ ہم جلد ہی ان کا سراغ لگا لیں گے''...... کرنل الیگزینڈر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو وزیر اعظم نے غصے اور پریشانی سے ہونٹ بھینچ لئے۔ ان سب کے چہرے بری طرح لٹکے ہوئے تھے۔ عمران نے واقعی انہیں مکمل شکست سے دوچار کر دیا تھا۔ اس لئے اب ظاہر ہے وہ سب منہ لٹکانے کے سوا کیا کر سکتے تھے۔ ان کی حالت ان شکست خوردہ جواریوں جیسی تھی جو اپنا سب کچھ ہار بیٹھے ہوں۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور یادگار ایڈونچر

مکمل ناول

سپیشل فورس

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

سپیشل فورس ..... ایک ایسے جدید ترین میزائل کا فارمولا جو پاکیشیا کے ایک سائنس دان نے ایجاد کیا تھا۔

سپیشل فورس ..... ایک ایسا فارمولا جو دنیا کی جدید ٹیکنالوجی کے حامل میزائلوں سے بھی بڑھ کر جدت کا حامل تھا۔

ڈاکٹر راشدی ..... جو اس فارمولے کا موجد تھا۔ اسے اپنی جان اور فارمولے کو خطرہ تھا۔ کیوں ——— ؟

بلیک کوبرا ..... ایکریمیا کی ایک طاقتور، فعال اور انتہائی خوفناک تنظیم جس کے کارندے ڈاکٹر راشدی کے ساتھ اس کی رہائش گاہ میں موجود تھے۔

عمران ..... جس نے بلیک کوبرا کے ایک نمائندے کو پہچان لیا لیکن اس کے خلاف کوئی بھی کارروائی کئے بغیر واپس چلا گیا کیوں ——— ؟

سپیشل فورس ..... جسے حاصل کرنے کے لئے کافرستان کی ایک سرکاری ایجنسی بھی بے تاب تھی۔

گوپال سروس ..... کافرستان کی ایک نئی، طاقتور اور باوسائل ایجنسی جس تک اصل فارمولا پہنچ گیا اور پھر ——— ؟

وہ لمحہ ..... جب عمران کی ہرممکن کوشش کے باوجود فارمولا پاکیشیا سے نکل گیا۔ کیسے ؟

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

سپیشل فورس ..... جس کی اصل نوٹ بک کافرستان گوپال سروس کے پاس پہنچ گئی تھی اور اس فارمولے کی ایک کاپی ایکریمیا کی مجرم تنظیم بلیک کوبرا کے پاس پہنچ گئی تھی۔ کیسے ——؟

عمران ..... جو ہر صورت میں اصل اور کاپی کیا گیا فارمولا حاصل کرنا چاہتا تھا۔

کیا وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکا ——؟

عمران ..... جس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر بلیک کوبرا کے خلاف کام کرنے کا فیصلہ کرلیا اور گوپال سروس سے اصل فارمولا حاصل کرنے کے لئے اس نے سپر ایجنٹ صفدر کو کافرستان بھیج دیا۔

وہ لمحہ ..... جب سپر ایجنٹ صفدر کافرستان کی گوپال سروس کے خلاف اکیلا مشن پورا کرنے کے لئے نکل کھڑا ہوا۔

بلیک کوبرا ..... جو عمران کو بخوبی جانتا تھا۔ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنی انگلیوں پر نچانا شروع کر دیا۔ کیسے ——؟

عمران ..... اور اس کے ساتھی جو بلیک کوبرا سے بار بار ڈاج کھا رہے تھے۔ آخر کیوں ——؟

منفرد اور انتہائی جدید انداز میں لکھی گئی تحریر جسے آپ بار بار پڑھنا پسند کریں گے۔ ایک ایسی کہانی جو آپ کے دلوں میں گھر کر لے گی۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران سیریز میں چونکا دینے والا انتہائی دلچسپ ناول

مکمل ناول

ریڈ سپائیڈر

مصنف
ظہیر احمد

ریڈ سپائیڈر —— ایک ایسی تنظیم جس کی ایک رکن نے اکیلے پاکیشیا میں ایک مشن مکمل کیا اور عمران سمیت پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کی ہوا تک نہ لگ سکی۔

ریڈ سپائیڈر —— ایک ایسی تنظیم جو ہر صورت اسرائیل اور ایکریمیا کے لئے مشن مکمل کرنا چاہتی تھی۔ وہ مشن کیا تھا ——؟

عمران اور اس کے ساتھیوں کو ڈاج دینے کے لئے دو ایجنسیاں کام کر رہی تھیں جن میں ایک ایکریمین ایجنسی اور دوسری اسرائیلی ایجنسی تھی۔

ٹائیگر —— جس نے اکیلے اصل مشن کا بیڑہ اٹھایا اور ایکریمیا نکل کھڑا ہوا۔

وہ لمحہ —— جب عمران اور اس کے ساتھی بے ہوش پڑے تھے اور ایک دشمن مشین پسٹل لئے انہیں ہلاک کرنے کے لئے ان کے سروں پر پہنچ گیا اور پھر؟

ریڈ سپائیڈر —— جو عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے ہر طرح کے حربے استعمال کر رہے تھے۔

عمران اور اس کے ساتھی بھٹکتے رہ گئے اور ٹائیگر نے اکیلے مشن مکمل کرلیا۔ کیسے؟

سسپنس، ایکشن اور مزاح سے بھرپور کہانی۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

عمران سیریز میں ہیون ویلی کے خلاف کی جانے والی بھیانک سازش

مکمل ناول

ایجنٹ لی ہاگ

مصنف
ظہیر احمد

لی ہاگ ☆ شوگرانی نژاد کافرستانی ایجنٹ، جو انتہائی ذہین اور ماسٹر پلانر تھا۔

لی ہاگ ☆ جس نے ایک ایسا گریٹ پلان بنایا جس پر عمل کر کے ہیون ویلی کا کافرستان سے الحاق یقینی تھا۔

گریٹ پلان ☆ جسے پوری دنیا سے خفیہ رکھا جا رہا تھا۔ مگر عمران اور اس کے ساتھی اس پلان سے آگاہ ہو گئے۔ کیسے ——؟

لی ہیڈ کوارٹر ☆ جسے لی ہاگ نے سائنسی انتظامات سے ناقابلِ تسخیر بنا رکھا تھا۔

عمران ☆ جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک نئے طریقے سے خفیہ طور پر کافرستان میں داخل ہوا۔ مگر ——؟

وہ لمحہ ☆ جب عمران اور لی ہاگ کے درمیان دماغی قوتوں کا زبردست مقابلہ ہوا اور عمران اس مقابلے میں ناکام ہو گیا۔ کیا واقعی ——؟

وہ لمحات ☆ جب لی ہاگ نے عین آخری وقت میں عمران کی پلاننگ کا پانسہ پلٹ دیا۔ مگر ——؟

ایک ایسی کہانی جو اس سے پہلے آپ نے کبھی نہیں پڑھی ہو گی۔

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران سیریز میں چونکا دینے والا انتہائی دلچسپ ناول

مکمل ناول

ڈارک کیمپ

مصنف
ظہیر احمد

فاسٹ ایکشن ---- ایسا ایکشن جس کے لئے عمران کو پوری ٹیم لے کر کافرستان جانا پڑا۔ کیوں ——؟

فاسٹ ایکشن ---- ایسا ایکشن جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے اپنی جانیں بچانا مشکل ہو گیا۔

پلوشہ ---- ایک معصوم سی لڑکی جو صالحہ سے ملی تھی اور صالحہ اسے جولیا کے پاس لئے آئی تھی۔ اس نے ان دونوں کے سامنے ایک انکشاف کیا، ایسا انکشاف جسے سن کر جولیا اور صالحہ دنگ رہ گئیں۔ وہ انکشاف کیا تھا ——؟

پلوشہ ---- جس کے پاس ایک کوڈ بک تھی۔ اس کوڈ بک میں کیا تھا ——؟

پلوشہ ---- جو جولیا اور صالحہ کے فلیٹ میں تھی کہ مسلح افراد نے وہاں حملہ کیا اور انہوں نے جولیا اور صالحہ کو گولیاں ماردیں اور پلوشہ کو اٹھا کر لے گئے۔ کیوں؟

ڈی کیمپ ---- ایک ایسا کیمپ جہاں پاکیشیا سمیت پوری دنیا کے مسلم ممالک کے خلاف بھیانک سازش کی جا رہی تھی۔

ڈی کیمپ ---- جس کا نقشہ کافرستان کے ڈی کلب میں تھا اور عمران اس ڈی کیمپ سے وہ نقشہ حاصل کرنا چاہتا تھا۔ لیکن ——؟

ڈی فورس ---- ڈی کیمپ کی حفاظت کرنے والی فورس جو عمران اور اس کے

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

ساتھیوں کے لئے سوہان روح بن گئی تھی اور انہیں ایک انچ آگے بڑھنے کا موقع نہ دے رہی تھی۔

عمران --- جسے اس کے تمام ساتھیوں سمیت پکڑ لیا گیا اور انہیں گولیوں سے بھون دیا گیا۔ کیا واقعی ——؟

وہ لمحہ --- جب عمران اور اس کے ساتھی پہاڑیوں میں موجود ڈی کیمپ کو تباہ کرنے کے لئے تباہ کن ایکشن میں آ گئے۔

وہ لمحہ --- جب ان پہاڑیوں میں عمران اور اس کے ساتھیوں پر ہر طرف سے گولیوں اور بموں کی بارش شروع ہوگئی اور پھر ——؟

کیا --- عمران ڈی کلب سے ڈارک کیمپ کا نقشہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکا ——؟

کیا --- عمران اور اس کے ساتھی ڈی کیمپ تباہ کر سکے۔ یا ——؟

تیز رفتار ایکشن، سسپنس اور مزاح سے بھرپور ناول۔ ایسا فاسٹ ایکشن جسے آپ نے پہلے کبھی نہ پڑھا ہوگا۔ یادگار اور انوکھے واقعات۔ سے لبریز دلوں کی دھڑکن روک دینے والی کہانی جس کا ایک ایک لفظ آپ کو اپنے اندر سمو لے گا۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران اور اس کے ساتھی' ڈاکٹر سائمن اور اس کے ساتھی' ایک ماورائی داستان عشق کے تعاقب میں، سحر و اسرار کے سرمئی دھندلکوں میں لپٹے ہوئے سرزمین مصر کے خفیہ اور خفتہ اہراموں میں ایک یادگار، جان لیوا اور سنسنی خیز ایڈونچر

مصنف
سید علی حسن گیلانی

(ماورائی مصریات نمبر)

ہنٹ اینڈ ہنٹر

ڈاکٹر سائمن ☆ اور بیرسٹر کلارہ جن سے دو پراسرار روحیں ملنے آتی ہیں اور ان سے مدد مانگتی ہیں لیکن کیوں اور یہ پراسرار روحیں کون تھیں ——؟

عمران ☆ جسے ڈاکٹر سائمن اپنی مدد کے لئے مصر بلاتا ہے اور عمران بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ مصر پہنچ جاتا ہے اور مصریات کے سحر میں الجھ جاتا ہے۔

وہ خوفناک لمحہ ☆ جب جولیا، عمران، ڈاکٹر سائمن اور بیرسٹر کلارہ ایک خوفناک اہرام کے قیدی بن جاتے ہیں۔ مگر کیسے ——؟

وہ خوفناک لمحات ☆ جب عمران اور ڈاکٹر سائمن کے ساتھی ایک پراسرار کتاب کے لئے ایک اہرام میں جاتے ہیں لیکن شیطانی طاقتیں انہیں وہاں قید کر دیتی ہیں۔ مگر کس طرح ——؟

وہ حیرت انگیز لمحہ ☆ جب جولیا جوزف کی طرح ایک پراسرار عمل کرتی ہے تاکہ ان کے ساتھی ہلاک ہونے سے بچ سکیں کیا اس کا یہ عمل کامیاب رہا ؟

عمران ☆ اور اس کے ساتھی ارواح کی پراسرار دنیا میں کتاب ارواح کی تلاش میں ہوتے ہیں۔ وہ کتاب ارواح کیا تھی اور کیا انہیں مل سکی ——؟

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

علی عمران اور میجر پرمود کا اسرائیل میں ایک یادگار، مشترکہ سنسنی خیز کارنامہ

مکمل ناول

ٹارگٹ

بلیک اینڈ وائٹ

مصنف

سید علی حسن گیلانی

ڈاکٹر آسٹن ——— اسرائیل اور یہودیوں کا معروف ترین ڈاکٹر جس کا میڈیسن کی دنیا میں معتبر ترین نام تھا اور وہ ایک انقلابی ایجاد کے فارمولے پر کام کر رہا تھا۔ وہ انقلابی ایجاد کیا تھی ———؟

وہ لمحات ——— جب عمران اور میجر پرمود اسرائیل سے ملحقہ ایک بڑے صحرا، صحرائے بستان میں پہنچ گئے جہاں ڈاکٹر آسٹن کی لیبارٹری تھی۔ ان کا وہاں جانے کا کیا مقصد تھا ———؟

وہ لمحات ——— جب اسرائیل کی معروف ایجنسی جی پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ اور ریڈ آرمی کے کرنل فرانک نے اس بار عمران اور میجر پرمود کو پکڑنے کا حتمی منصوبہ بنا رکھا تھا۔ مگر کیسے ———؟

وہ خوفناک لمحہ ——— جب جولیا نے بلندی پر پرواز کرنے والے ہیلی کاپٹر سے چھلانگ لگا دی اور عمران اسے بے بسی سے دیکھتا رہ گیا۔ کیا جولیا زندہ بچ سکی؟

لیڈی بلیک تمثیلہ ——— میجر پرمود کی منگیتر، جس کی کرنل ڈیوڈ سے خوفناک فائٹ ہوئی۔ انجام کیا ہوا ———؟

حیرت کے وہ لمحات ——— جب ٹائیگر اور کیپٹن نوازش نے اسرائیل کی سرزمین پر ایک بڑے ڈیم کے تیز رفتار بہتے پانی کی سرنگ میں چھلانگ لگا دی۔ مگر کیوں؟

جوزف ——— جس نے اس پراسرار مصری مہم میں اپنی صلاحیتوں کی بدولت کتابِ ارواح میں درج خفیہ تحریر کو پڑھ لیا۔ مگر کیسے ———؟

رابرٹ ——— اور کیپٹن مائیکل جو قدیم مصری اصولوں پر چلتے ہوئے ارواح کی دنیا میں کتابِ ارواح تک پہنچے۔ مگر وہ قدیم مصری اصول کیا تھے ———؟

پروفیسر رابون ——— جو ایک مہان ساحر تھا اور وہ ہر قیمت پر ڈاکٹر سائمن اور بیرسٹر کلارہ کو شیطان کی بھینٹ دینا چاہتا تھا۔ لیکن کیوں۔ اس میں اس کا کیا مقصد پوشیدہ تھا ———؟

کتابِ ارواح ——— جس کی جوزف کو تلاش تھی۔ کیونکہ اس میں درج راز پڑھے بغیر جوزف کا اپنے کسی وچ ڈاکٹر سے رابطہ نہیں ہو سکتا تھا۔ اور عمران جوزف کو بے بس دیکھ رہا تھا۔ اس کتاب میں آخر کیا راز پوشیدہ تھا ———؟

کیا ——— ساحر پروفیسر رابون ڈاکٹر سائمن اور بیرسٹر کلارہ کو اپنی سیاہ طاقتوں سے شکار کر سکا یا خود شکار ہو گیا ———؟

ڈاکٹر سائمن اور پروفیسر رابون کی جنگ میں کون ہنٹ ہوا اور کون بنا ہنٹر؟

مصر کی مستند معلومات سے مزین مصری اثاتیر میں الجھا ہوا

ایک یادگار اور پراسرار ناول جو آپ کو مدتوں یاد رہے گا۔

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

وہ خوفناک لمحات — جب ٹائیگر اور تنویر کو اسرائیلی سیکرٹ سروس نے گرفتار کر لیا اور پھر ان بندھے ہوئے تنویر اور ٹائیگر پر گولیاں برسا دی گئیں۔ پھر کیا ہوا؟

حیرت کے وہ لمحات — جب اسرائیل کی سرزمین پر تنویر اور کیپٹن توفیق نے ایک بڑے ڈیم کو تنکوں کی طرح اُڑا دیا۔ انہوں نے ایسا کیوں کیا —؟

وہ لمحات — جب عمران اور میجر پرمودا ایک دوسرے سے برسرِ پیکار ہو گئے۔ مگر کیوں —؟

وہ لمحات — جب جولیا اور ریڈ آرمی کے چیف کرنل فرانک کی آپس میں خوفناک فائٹ ہوئی۔ ان میں سے کون فاتح ٹھہرا —؟

وہ لمحات — جب عمران، میجر پرمودا اور ان کے ساتھیوں پر کرنل فرانک اور کرنل ڈیوڈ نے گولیاں برسا دیں حالانکہ یہ سب بندھے ہوئے تھے۔ پھر کیا ہوا —؟

وہ خوفناک لمحات — جب جولیا اور تمثیلہ دونوں کا ریز فائر سے خاتمہ کر دیا گیا اور ان کی لاشوں کو گٹر میں بہا دیا گیا۔ کیا دونوں واقعی مر چکی تھیں —؟

عمران کی حماقتیں، تنویر کا ایک نیا اور حیرت انگیز روپ اور رابرٹ اور لاٹوش کی عاشقانہ خرمستیوں سے مزین ایک دلچسپ ناول۔

انتہائی تیز رفتار ٹیمپو اور اعصاب کو چٹخا دینے والے سسپنس سے بھرپور ایک شاہکار ناول جو آپ کو مدتوں یاد رہے گا۔

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران سیریز میں ایک تہلکہ خیز یادگار ایڈونچر

ڈبل ٹارگٹ

مکمل ناو

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

اسرائیل — جس نے پاکیشیا کو مکمل طور پر تباہ کرنے کا ایک ہولناک اور انتہ
خوفناک منصوبہ بنالیا۔

اسرائیل — کا وہ منصوبہ کیا تھا جس سے پاکیشیا مکمل طور پر تباہ و برباد ہو
تھا۔

عمران — جسے اسرائیل کے اس بھیانک منصوبے کی خبر ملی تو وہ اپنے ساتھی
سمیت دیوانہ وار اسرائیل پہنچ گیا۔

کرنل ڈیوڈ — جس نے اپنی ایک اسسٹنٹ ریڈ روزی کے ساتھ مل کر عم
اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کی تمام پلاننگ مکمل کر لی۔

ریڈ روزی — کرنل ڈیوڈ کی نئی ساتھی جو کرنل ڈیوڈ سے بھی دو قدم آگے تھ

کیٹ ایجنسی — اسرائیل کی ایک نئی ایجنسی جس کی سربراہ بلیک کیٹ تھ
اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی سرکوبی کے لئے انتہائی فول پرو
پلاننگ کی۔

بلیک کیٹ — جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو قدم قدم پر شکست
اور عمران کے ساتھیوں کو زندہ جلانے کی حد تک پہنچ گئی اور پھر —؟

عمران — جس کے سامنے دو ٹارگٹ تھے لیکن وہ اپنے ساتھیوں سمیت اپا

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com